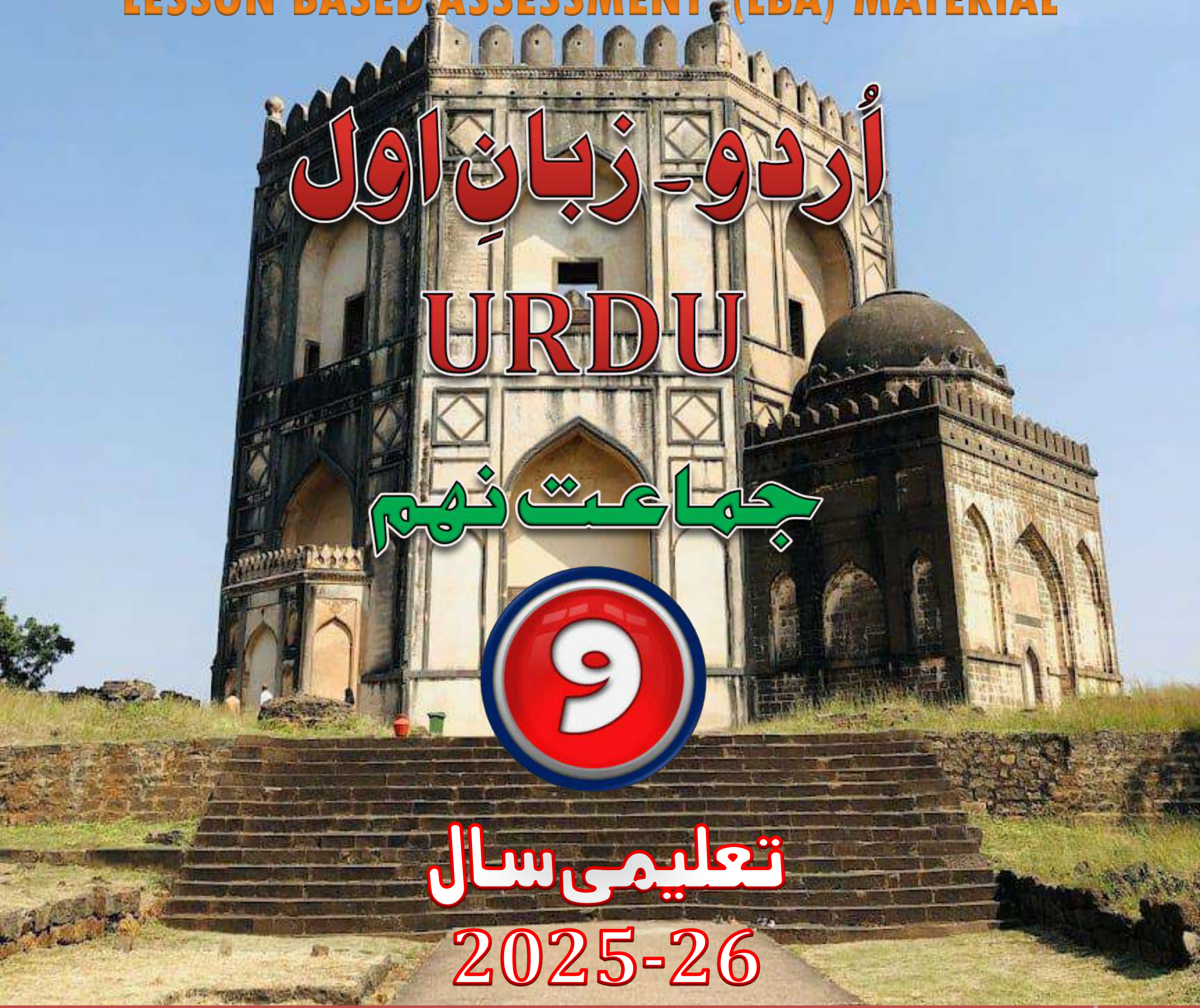


ریاستِ کرناٹکہ

محکمہ اسکولی تعلیم و خواندگی

ضلعی اِدارہ برائے تعلیم و تربیت (ڈائیٹ) بیدر

سبق پر مبنی تشخیصی مواد

LESSON BASED ASSESSMENT (LBA) MATERIAL

اُردو۔ زبانِ اول

URDU

جماعت نہم

9

تعلیمی سال

2025-26

ریاستی محکمہ برائے تعلیمی تحقیق وتربیت

نمبر4، 100 فٹ رنگ روڈ، بن شنکری، تھرڈ اسٹیج بنگلور- 85

CONCEPT & GUIDANCE

Smt. Rashmi Mahesh V. IAS,
Chief Secretary To Government,
Department Of School Education And Literacy

Sri Dr. Trilok Chandra K.V. IAS, Commissioner, Dept. Of Education, Bangalore.	Sri Gopal Krishna H. N. Director, D.S.E.R.T., Bangalore

DIET CO ORDINATORS

ایچ۔ایس نگنور پرنسپال،ڈائیٹ بیدر H.S NAGNOOR Principal , DIET Bidar	ڈاکٹر محمد گلسین سینئیر لیکچرر،ڈائیٹ بیدر Dr. Mohd. Gulseen Senior Lecturer, DIET Bidar

اراکین کمیٹی برائے تشکیلِ ادب

Mentor

محمد مظہر میاں معاون معلم
Mohammed Mazhar Miyan A.M.
Govt. Urdu H.S. Bagdal, Tq. & Dist. Bidar

بُشریٰ پروین معاون معلمہ Bushra Parveen A.T Govt. Urdu High School Amlapur, Tq. & Dist. Bidar	بلقیس فاطمہ معاون معلمہ Bilquees Fatima A.T Govt. Urdu High School Markunda, Tq. & Dist. Bidar
سید منور علی معاون معلم Syed Munawar Ali A.M. Govt. Urdu HPS Rao taleem Bidar, Tq. & Dist. Bidar	نسیم سلطانہ معاون معلمہ Naseem Sultana A.T Govt. Urdu High School Mailoor, Tq. & Dist. Bidar

GUIDED BY & VERIFICATION

ڈاکٹر محمد گلسین سینئیر لیکچرر،ڈائیٹ بیدر
Dr. Mohd. Gulseen Senior Lecturer, DIET Bidar

DTP WORK

سید منور علی معاون معلم
Syed Munawar Ali A.M. Govt. Urdu HPS Rao taleem Bidar,

فہرست

فہرست

اکتسابی نتائج

اسمائے اسباق		اکتسابی نتائج
حصّہ : 1		
(1) حمد	زہرہ بتول	اُردو کے اصناف سخن سے واقفیت، نظم کو بند کی شکل میں معلوم کریں گے۔ اردو کے مشہور شعراء،ان کے کلام کے معلومات حاصل کریں گے۔ نئے الفاظ،اضداد، نیز لفظوں کو جملوں میں استعمال کریں گے۔ یادداشت کو تیز تر کرنے کے لئے نظم کو ازبر کریں گے۔
(2) بہترین فیصلہ	ادارہ	طلبہ میں فیصلہ لینے کی صلاحیت کو مضبوط ہو گی۔ نئے الفاظ، مرکبات اس کے معنی معلوم ہوں گے۔ قواعد کے ذریعہ سے زبان درست ہو گی ،نئے الفاظ کے اضداد معلوم ہوں گے۔ زبان میں محاوروں کا استعمال اور اس کے معنی معلوم کریں گے۔ نئے الفاظ کے واحد اور جمع معلوم کریں گے۔ مرکب الفاظ، سابقے اور لاحقے بنانے کے طریقے سیکھیں گے۔
(3) نعت	امیر مینائی	طلباء حضور ﷺ کی عظمت، ان کا بلند مقام اور شفاعت کے مرتبے کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ طلباء نعت کے ذریعے محمد ﷺ سے عشق و محبت کا اظہار کریں گے۔ امیر مینائیؔ کی نعت کے ذریعے زبان اردو کی بول چال میں فصاحت، بلاغت اور روحانی کیفیت محسوس کریں گے۔ طلباء حضور ﷺ کی زندگی اور سیرت طیبہ کو مثالی بنا کر سبق حاصل کریں گے۔

(4) مہابلیشور	ادارہ	• طلباء کو فطرت کی خوبصورت، ہریالی، پہاڑوں، آبشاروں اور دریاؤں کے مناظر کے ذریعے قدرتی ماحول سے دلچسپی اور محبت پیدا کرنا سیکھیں گے۔ • سیاحتی مقامات پر صفائی، نظم وضبط اور شائستہ رویئے کی اہمیت کو سمجھانا، تاکہ طلباء اچھے اور ذمہ دار شہری بن سکیں گے۔ • مہابلیشور کے مشہور مقامات کی تاریخ، محلِ وقوع اور (پرتاب گڑھ کا قلعہ، پنچ گنی، کیتھولک چرچ، مرارجی گھوارہ) تمام مقامات کے ذریعہ جغرافیہ و تاریخ کا شعور پیدا کرنا سیکھیں گے۔ • طلباء سیر و تفریح کے واقعات کو بیان کریں گے۔
(5) شکوہ وجوابِ شکوہ	علامہ اقبالؔ	• طلبا نظم کے مشکل الفاظ، محاورات اور تراکیب کو سمجھیں گے۔ • طلبا نظم میں موجود علامتی زبان، اشاراتی معنی اور ادبی اصطلاحات کی شناخت کرنا سیکھیں گے۔ • طلبا نظم کے مختلف حصوں کا تجزیہ کرنا اور اس کے پیغام کو سمجھیں گے۔ • طلبا میں خود احتسابی، خود شناسی اور قومیت کے شعور کو فروغ حاصل کرینگے۔ • اس مطالعہ سے طلبا کو مذہبی فرائض کی پابندی اور زندگی کے مقصد کو سمجھنے میں مدد ملے گی ۔
(6) لیسر شعاعیں کیا ہیں؟	خالد عرفان	• طلبا لیسر شعاعوں کی تعریف اور مخفف کو سمجھیں گے۔ • طلبا لیسر شعاعوں کی چار بنیادی خصوصیات کو پہچان کر ان کی اہمیت بیان کر سکیں گے۔ • طلبا لیسر شعاعوں کا عام روشنی سے موازنہ کر سکیں گے۔ • طلبا لیسر شعاعوں کی ایجاد کی تاریخ اور اہم سائنس دانوں سے واقف ہونگے۔ • طلبا لیسر شعاعوں کے مختلف شعبوں میں استعمالات کو سمجھیں گے۔ • طلبا سائنسی ایجادات کے اخلاقی اور سماجی اثرات پر بحث کر سکیں گے۔

(7) حُبِ وطن	مولانا الطاف حسین حالیؔ	طلبہ حُبِّ وطن کے مفہوم کو سمجھیں گے۔ نظم کے اشعار کے مطلب سمجھنے اور اپنے الفاظ میں بیان کرنے کی صلاحیت حاصل کریں گے۔ طلبہ میں ملک کیلئے جذبہ قربانی، وفاداری اور خدمت کا احساس پیدا ہوگا۔ لسانی مہارتوں کو حاصل کریں گے۔
(8) مولانا ابوالکلام آزاد	ادارہ	سبق میں آئے ہوئے اہم الفاظ، مترادفات، متضاد الفاظ، واحد جمع اور محاورات کا استعمال سیکھیں گے۔ طلبہ مولانا ابوالکلام آزاد کی زندگی، تعلیم، اور علمی ادبی و سیاسی خدمات سے واقفیت حاصل کریں گے۔ طلبہ کو حُبِّ وطن، قومی یکجہتی، اور مذہبی رواداری جیسے نظریات سے آگاہی حاصل کریں گے۔ طلبہ کو اردو نثر کے انداز، زبان و بیان قواعد کے تعلق سے معلومات حاصل کریں گے۔ طلبہ کو تحریک آزادی میں ان کے کردار اور قربانیوں کو سمجھیں گے اور اس کی قدر کرنے کا شعور حاصل کریں گے۔
(9) اور آنا گھر میں مرغیوں کا	مشتاق احمد یوسفی	طلبہ کو اردو کے مختلف اصناف نثر سے واقفیت حاصل کریں گے ۔ اردو کے اصنافِ نثر مزاحیہ مضمون کی صنف سے واقف حاصل کریں گے۔ مزاحیہ مضمون کے ذریعہ اخلاقی تعلیم حاصل کریں گے۔ نئے الفاظ و تراکیب سے واقف ہوں گے۔ اردو کے قوائد' حروفِ شرف۔ حروفِ جزا کو سمجھانا اور اس کے استعمال کے قابل ہوں گے۔ سماج کی ناہمواریوں کو سمجھیں گے۔

(10) حکایت: بادشاہ کی حکمت	ادارہ	✍ . طلباء میں انصاف پسندی، نیکی، دوراندیشی کے صفات پیدا کریں گے۔ ✍ . طلباء میں حکمت ودانائی کی صفات پیدا ہوں گی۔ ✍ . طلباء میں سچائی، دانائی اور صحیح فیصلہ کرنے کی ترغیب پیدا ہونگی۔ ✍ . طلبا عمل، فیصلوں میں صبر اور سوچ سمجھ کر کام کرنا سیکھیں گے ۔
(11) دکنی غزلیں	علی عادل شاہ شاہی	✍ . طلبا دکنی اردو کے لسانیاتی پہلوؤں کو سمجھیں گے۔ ✍ . طلبا غزل کی تعریف اور اس کی بنیادی اجزاء کی پہچان کر سکیں گے۔ ✍ . طلبا علی عادل شاہ شاہیؔ کی غزل کے مرکزی خیال کا تجزیہ کر سکیں گے۔ ✍ . طلبا ولیؔ اورنگ آبادی کی غزل کے فکری جائزہ کو سمجھیں گے۔ ✍ . طلبا دونوں غزلوں کا تقابلی مطالعہ کر سکیں گے۔
	ولی اورنگ آبادی	✍ . اردو کے اصنافِ سُخن سے واقفیت حاصل کریں گے۔ ✍ . غزل کی تعریف تفصیل سے فراہم کریں گے۔ ✍ . دکنی ادب اور شعراء سے واقف ہوں گے۔ ✍ . اردو میں دکنی الفاظ کے استعمال سے آگاہی حاصل کریں گے۔ ✍ . غزلِ مسلسل کی تعریف اور طریقہ تحریر سے آگاہ ہونگے۔
		حصہ دوم
(12) پگڈنڈی	سلیمان خطیب	✍ . طلباء شاعر کی تنہائی، غور وفکر، اور ماضی میں کھو جانے کی کیفیت کو محسوس کریں گے۔ ✍ . وقت کا گزرنا، کچھ لمحے اور یادوں کو ہمیشہ دل میں زندہ رہنے کے احساس کو سمجھیں گے۔ ✍ . طلباء دکنی زبان سے واقفیت حاصل کریں گے۔ ✍ . نظم کے ذریعے سے طلبہ قریوں کی زندگی سے واقفیت حاصل کرینگے۔

(13) پھول ہی پھول	ادارہ	طلبا پھولوں کی اہمیت اور افادیت کا ادراک کر سکیں گے۔ طلبا پھولوں کی اقسام اور خصوصیات کی شناخت کر سکیں گے۔ طلبا پھولوں کی طبّی اور تجارتی استعمالات کی تفہیم کر سکیں گے۔ طلبا ماحولیاتی اور ثقافتی پہلوؤں کی اہمیت کو سمجھیں گے۔ طلبا کی ذخیرہ الفاظ میں اضافہ ہوگا۔
(14) قطعات	میر تقی میر	طلبہ میر تقی میر کی شاعرانہ شخصیت ان کے انداز بیان اور کلاسیکی اردو شاعری کے اسلوب کو سمجھیں گے۔ طلبہ ہیت قطعہ کی تشریح اور مفہوم کو اپنے الفاظ میں بیان کرنے کی مشق کریں گے اور اخلاقی، روحانی اور فکری پیغامات اخذ کرنا سیکھیں گے۔ طلبہ لغت فہمی اور ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں گے۔ نظم کو درست تلفظ، لہجے اور روانی سے پڑھنے، سنانے کی مشق کریں گے۔
(15) آزمائش	محمد مجیب	طلبہ ڈرامہ میں موجود زبان، اسلوب الفاظ معنی، مرکبات، ہم آواز الفاظ) کو سمجھ کر اپنی لسانی مہارت بہتر بنا سکیں گے۔ طلبہ ڈرامے کے مرکزی خیال (آزمائش، سچائی، کردار کی مضبوطی) کو سمجھنے کے قابل ہوں گے، اور فرض شناسی جیسے اخلاقی اقدار کی اہمیت کو سمجھیں گے طلبہ ڈرامے کے اہم واقعات کی ترتیب اور پیغام کو خلاصہ کے سوالات یا مکالمات کی صورت میں پیش کریں گے۔ طلبہ قومی، سماجی، اور ذاتی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں گے۔
(16) کلاسیکی غزلیں	خواجہ میر درد	طلباء کلاسیکی (روایتی) غزل سے متعلق جاننے کی کوشش کریں گے۔ طلباء اس بات کا ادراک کریں گے کہ شاعر نے عاشقانہ جذبات، دل کی بے چینی اور یادوں کی شدت کو کس خوبصورتی کے ساتھ پیش کریں گے۔ طلباء کی یادداشت اور مطالعہ کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے اور یاد کرنے اور ذہن نشین کرنے کی صلاحیت کو پروان چڑھائیں گے۔

(16) کلاسیکی غزلیں	حسرت موہانی	نظم میں استعمال ہونے والی ، تشبیہات،اور محاورات کی پہچان کریں گے۔ طلبہ اشعار کی تشریح اور مفہوم کو اپنے الفاظ میں بیان کرنے کی مشق کریں گے اور اخلاقی، روحانی اور فکری پیغامات اخذ کرنا سیکھیں گے۔ طلبہ لغت فہمی اور ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں گے۔ نظم کو درست تلفظ، لہجے اور روانی سے پڑھنے اور سنانے کی مشق کریں گے۔
(17) ڈائنوسارس	ادارہ	طلبہ کو مضمون نویسی کے فن سے واقف ہوں گے۔ مضمون نویسی کے حصےّ۔تمہید، نصفِ مضمون، خاتمہ۔کے اصول سے آگاہ کرنا مضمون کے ذریعہ دنیامیں بھر میں حاصل شدہ ڈائنوسارس کے باقیات مختلف اشکال، سائنسی طور پر ڈائنوسارس کے وجود کی اطلاع فراہم کریں گے۔ نئے الفاظ سکھانا، اور ان کے معلومات دینا۔ غیر مانوس الفاظ کے اضداد بتانا۔ اردو کے غیر مانوس الفاظ کے واحد اور جمع بتائیں گے۔ اردو قواعد۔ حروفِ استعجاب، حروفِ تنبیہ سے واقف ہوں گے۔
(18) رباعیات	راہی قریشی	طلبہ راہی قریشی کی شاعری، ان کے اندازِ بیزن اور رباعی کی ساخت اور معنی و مفہوم کو جانیں گے۔ رباعیات میں مستعمل الفاظ و معنی، اضداد، واحد جمع اور مرکبات سے واقفیت حاصل کریں گے۔ رباعیات کے معنی و مفہوم سمجھ کر اپنے الفاظ میں لکھنے کے قابل ہونگے طلبہ معاشرتی تضاد کا مشاہدہ، اخلاقی اقدار پر سوال، دوغلے معیار کی نشاندہی اور حق و باطل کے فرق کو سمجھیں گے۔

(19) مچھر کا اعلان جنگ	خواجہ حسن نظامی	• طلباء طنز و مزاح کے ذریعے سنجیدہ موضوعات کی پیش کش کو محسوس کریں گے • انسان کے غرور کو مچھر تباہ کر دیتا ہے۔ یہاں تک انسان کی موت کا باعث بھی بنتا ہے اس بات کو طلباء سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ • طلباء میں عاجزی وانکساری کے جذبات پیدا کریں گے۔ • مچھر کا اعلان جنگ ایک علامت ہے انسان کی بے خبری اور تکبر کی، اس بات کو سمجھیں گے۔ • طلباء مصنف کی سادہ نثر، اور الفاظ کو وہ سمجھتے ہیں اور اس میں پوشیدہ پیغام کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔
(20) حکایت: فرماں برداری	فرماں برداری	• طلبہ حکایت میں موجود نئے الفاظ و معنی، مرکب الفاظ اور اس کے معنی، اضداد مترادفات سے روشناس ہوں گے • طلبہ فرماں برداری کی اہمیت و فاداری کا انعام، حکم پر عمل کی ضرورت، عقل و جذبات میں توازن مخلصی، خود غرضی میں فرق۔ اعتماد کا امتحان ظاہری قدر و قیمت سے بڑھ کر اطاعت کی اہمیت کو جانیں گے۔
(21) جدید غزلیں	شہریار ــ	• طلبا غزل کی بنیادی سمجھ، شناخت اور غزل کی تعریف کر سکیں گے۔ • طلبا روایتی سے جدید کا فرق، اشعار کی ابتدائی پہچان کر سکیں گے۔ • طلبا منتخب جدید غزلوں کی تفہیم، مفہوم کی ادائیگی، موضوعات کی شناخت کر سکیں گے۔
	گومل تریکیمیروی	• طلبا میں سادہ لسانی عناصر، لسانی مہارتوں کا فروغ، نئے الفاظ کا ذخیرہ اور تلفظ کا درست استعمال کر سکیں گے۔ • طلبا جذباتی، فکری و ذاتی ربط، شاعر کے احساسات کی پہچان کر سکیں گے۔ • طلبا میں اخلاقی اقدار، اظہار رائے اور تخلیقی صلاحتوں میں اضافہ ہو سکے گا۔ • طلبا اپنی ذاتی پسند کا اظہار، ابتدائی تخلیقی کوشیش کریں گے۔

اسباق پر مبنی نشانات کی تقسیم:

نمبر شمار	نصابی مواد	جملہ نشانات	فیصد وار
1.	حصہ نثر	34	34٪
2.	حصہ نظم	33	33٪
3.	قواعد و انشاء	19	19٪
4.	مضمون نگاری	05	05٪
5.	مکتوب نگاری	05	05٪
6.	عبارت	04	04٪
7.	**جملہ نشانات**	**100**	**100٪**

سوالات پر مبنی نشانات کی تقسیم:

نمبر شمار	سوالات کی نوعیت	سوالات	نشانات	جملہ نشانات	ضمن جملہ
1.	معروضی سوالات	06	01	06	6X 1 = 06
2.	مناسبت کے سوالات	04	01	04	4X 1 = 04
3.	ایک جملے کے سوالات	07	01	07	7X 1 = 07
4.	دو یا تین جملوں کے سوالات	10	02	20	10X2 = 20
5.	تین یا چار جملوں کے سوالات	11	03	33	11X 3 = 33
6.	تفصیلی سوالات	05	04	20	5X4 = 20
7.	مکتوب و مضمون نگاری	02	05	10	2X 5 = 10
8.	**جملہ سوالات**	**45**		**100**	

سطح و قابلیت پر مبنی نشانات کی تقسیم:

قابلیت	آسان	اوسط	مشکل	جملہ
فیصد	30%	50%	20%	100%
نشانات	30	50	20	100

وقت پر مبنی نشانات کی تقسیم:

نمبر شمار	سوالات کی نوعیت	سوالات	نشانات	جملہ نشانات	مقررہ وقت
1.	معروضی سوالات	06	01	06	06منٹ
2.	مناسبت کے سوالات	04	01	04	06منٹ
3.	ایک جملے کے سوالات	07	01	07	14منٹ
4.	دو یا تین جملوں کے سوالات	10	02	20	30منٹ
5.	تین یا چار جملوں کے سوالات	11	03	33	44منٹ
6.	تفصیلی سوالات	05	04	20	50منٹ
7.	مکتوب و مضمون نگاری	02	05	10	30منٹ
8.	**جملہ سوالات**	**45**		**100**	**180منٹ**
نوٹ: 15منٹ سوالیہ پرچہ پڑھنے کے لیے مختص ہے۔					

1۔ حمد

زہرہ بتولؔ

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کرکے لکھیے۔

1۔ وہ نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی گئی ہو

(a) نعت (b) حمد (c) مرثیہ d) غزل

2۔ اکثر شعراءاپنے کلام کی ابتداءاس سے کرتے ہیں۔

(a) حمد (b) نعت (c) غزل (d) نظم

3۔ آپ کی درسی کتاب میں موجود " حمد " کی شاعرہ ہیں۔

(a) زہرہ بتولؔ (b) امیر مینائیؔ (c) محمد اقبالؔ (d) مولانا حالیؔ

4۔ لفظ " جلالی " کے معنی ہیں۔

(a) دکھائی دینے والا (b) چھپا ہوا۔

(c) بزرگی والا (d) جس کی مثال نہ ہو۔

5۔ لفظ "اعلیٰ "کی ضد ہے۔

(a) اصلی (b) بزرگی والا (c) حقیقی (d) ادنیٰ

6۔ لفظ "ذاتِ لازوالی " کے معنی ہیں۔

(a) لاجواب (b) ہمیشہ رہنے والی ذات

(c) اونچا اور بلند (d) اصلی۔جو بناوٹی نہ ہو

7۔ لفظ " زوال " کی ضد ہے ۔

(a) عروج (b) ظاہر (c) ادنیٰ (d) اونچا

(II) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔:۔

8۔ حمد کسے کہتے ہیں۔؟

9۔ لفظ "شمس و قمر" کے معنی کیا ہیں؟

10۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کہاں نہاں ہے

11۔ کس کی ذات بے مثال اور لازاوال ہے؟

12۔ شاعرہ اللہ تعالیٰ سے کس جذبہ کی تمنا کر رہی ہے؟

13۔ زہرہؔ کی زبان کس چیز سے عاجز ہے؟

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملے میں لکھیے:۔

14۔ شاعرہ اللہ تعالیٰ سے جذبۂ بلالیؓ کی دعا کیوں کر رہی ہے؟

15۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کہاں کہاں عیاں ہے؟

(IV) مندرجہ ذیل شاعرہ کا تعارف لکھیئے۔ 16۔زہرہؔ بتول

17۔ مندرجہ ذیل مصرعوں کو مکمل کیجئے۔

اے ذاتِ بے مثالی------------------------------

------------------------------ ہر شئے تری نرالی

18۔ ہم سب ہیں تیرے بندے------------------------

------------------------------وہ جذبۂ بلالیؓ

(V) مندرجہ ذیل بند کی تشریح کیجئے:۔

19۔ شمس و قمر میں تو ہے، لعل و گہر میں تو ہے

شاخ و شجر میں تو ہے، ہر خشک و تر میں تو ہے

قدرت ہے تیری ہر سو، انداز بھی جلالی۔

20۔ قدرت تیری عیاں ہے، دل میں بھی تو نہاں ہے

حمد و ثنا سے عاجز، زہرہؔ کی اب زباں ہے

رتبہ بلند تیرا، تیرا مقام عالی۔

(VI) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

21۔ زہرہ بتولؔ کی لکھی حمد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیئے

22۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

1۔ ہر سو:

2۔ نرالی:

3۔ لعل:

4۔ تر:

2۔ بہترین فیصلہ

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ لفظ " زد میں آنا" کے معنی ہیں۔

(a) ضد کرنا (b) متاثر ہونا (c) باز وآنا d) درست کرنا

2۔ لفظ " تفاخر" کے معنی ہیں۔

(a) ایک دوسرے پر فخر کرنا (b) بتوں کی پوجا کرنا

(c) نیک کام (d) سب سے آگے

3۔ لفظ " بت پرستی" کی ضد ہے۔۔

(a) نیک کام (b) کالا (c) خدا پرستی (d) عقل کا کام

4۔ لفظ " دانش مندی" کی ضد ہے۔

(a) مرمت کرنا (b) غیر دانش مندی۔

(c) مل جل کر رہنا (d) نیک کام۔

5۔ ان میں ایک محاورہ نہیں ہے۔

(a) خاک میں ملنا (b) تو تو میں میں ہونا

(c) چوں وچرا کرنا (d) شکستِ فاش

6۔ وہ کلمہ جو ایک لفظ پر مشتمل ہو۔۔۔ کہلاتا ہے۔

(a) مرکب لفظ (b) مفرد لفظ (c) محاورہ (d) ضد

7۔ وہ کلمہ جو ایک سے زائد لفظوں پر مشتمل ہو کہلاتا ہے۔

(a) مفرد لفظ (b) ضد (c) مرکب لفظ (d) جمع

8۔ وہ علامتیں، حروف یا لفظ جو کسی دوسرے مفرد لفظ یا کلمے کے پہلے آ کر نیا لفظ یا کلمہ بنا لیتے ہیں کہلاتے ہیں۔

(a) مرکب لفظ (b) لاحقے (c) سابقے (d) اضداد

9۔ وہ علامتیں، حروف یا لفظ جو کسی دوسرے مفرد لفظ یا کلمے کے پ بعد آکر نیا لفظ یا کلمہ بنا لیتے ہیں کہلاتے ہیں۔

(a) سابقے (b) مرکب لفظ (c) اضداد (d) لاحقے

10۔ غیر مستقل کلمہ کی قسمیں ہیں۔

(a) ایک (b) دو (c) تین (d) چار

11۔ درجِ ذیل میں ایک غیر مستقل کلمہ کی قسم نہیں ہے۔

(a) حروفِ ربط (b) حروفِ واحد (c) حروفِ عطف (d) حروفِ تخصیص

12۔ حروفِ ربط کی قسمیں ہیں۔

(a) ایک (b) دو (c) تین (d) چار

13۔ لفظ "نے" ہے۔

(a) علامتِ فاعلی (b) حروفِ اضافی

(c) علامتِ مفعولی (d) علامتِ فعل

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(14) تنصیب : لگانا : : منہدم ہونا :

(15) کارِ خیر : ثواب کا کام : : سیاہ :

(16) بے زبان : سانقہ : : قلم دان :

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے :۔

16۔ ایک بار مکہ میں کیا آیا؟

17۔ کونسی بات مکہ والوں کے لیئے پریشانی کا باعث بنی ہوئی تھی؟

18۔ عرب والے خانہ کعبہ کی دیواروں کی مرمت کیوں کرنا چاہتے تھے؟

19۔ کعبہ کی تعمیرِ نو میں آنحضورؐ نے کیا عمل کیا؟

20۔ کس مسئلہ پر عرب والوں میں اختلاف پیدا ہوا؟

21۔ کعبہ پر کس نے چڑھائی کی تھی؟

22۔ حربِ فجار سے کیا مراد ہے؟

23۔ عرب کے لوگوں نے خون میں اپنی انگلیاں کیوں ڈبو لیں؟

24۔ کتنے دن تک لوگوں میں توتو میں میں ہوتی رہی؟

25۔ ابوامیہ بن مغیرہ کون تھے؟

26۔ حجرِ اسود کو نصب کرنے کی تجویز کیا تھی؟

27۔ حجرِ اسود کو کس نے نصب کیا؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

29۔ مکہ میں آئے سیلاب کے اثرات کیا تھے؟

30۔ کیوں عرب والے آپس میں جھگڑنے لگے۔؟؟

31۔ مکے والوں نے کیسے ایک دوسرے پر فخر جتایا۔؟

32۔ حجرِ اسود کی تنصیب کا مسئلہ کیوں کر حل ہوا۔؟

33۔ گھر کا نقشہ ہی بدل کے رکھ دیا تھا؟

(V) متن کے حوالے سے تشریح کیجئے۔

34۔ "اب اس بات کا فیصلہ تلوار کریگی"

35۔ "ہر بات اور ہر مسئلہ کا حل تلوار ہی نہیں ہوا کرتی"

36۔ "حجرِ اسود نصب کرنے کا حق صرف ہمیں پہنچتا ہے"

37۔ " خانۂ کعبہ میں جو شخص کل صبح سب سے پہلے داخل ہو اسی کو حکم مان لیا جائے"

38۔ " آپ ہی ہمارے مسئلے کو حل فرمائیں''

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے لکھیے:۔

39۔ مفرد لفظ اور مرکب لفظ کی تعریف معہ مثال لکھیئے؟

40۔ سابقہ الفاظ اور لاحقہ الفاظ کی تعریف معہ مثال لکھیئے؟

41۔ غیر مستقل کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ کوئی دو اقسام کی تعریف معہ مثال لکھیئے؟

3۔ نعت

امیرؔ مینائی

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں لکھی جانے والی نظم کہلاتی ہے۔

(a) حمد (b) نعت (c) غزل d) مرثیہ

2۔ آپ کی نصابی کتاب میں موجود نعت کے تخلیق کار ہیں۔

(a) صغریٰ عالم (b) امیرؔ مینائی

(c) زہرہؔ بتول (d) مولانا الطاف حسین حالیؔ

3۔ تاج شفاعت پانے والے پیغمبر ہیں۔

(a) محمد ﷺ (b) عیسیٰ علیہ السلام (c) موسیٰ علیہ السلام (d) ابراہیم علیہ السلام

4۔ آپ کی نصابی کتاب میں شامل نعت کے ردیف کی نشاندہی کیجیے۔

(a) طبعیت (b) شفاعت (c) پایا (d) قیامت

5۔ حُسن یوسف۔ دم عیسیٰ، ید بیضائے کلیم جو ملا جس کو اسی گھر کی بدولت پایا۔

اس شعر میں استعمال ہوئی صنعت ہے۔

(a) صنعت تلمیح (b) صنعت تشبیہ

(c) صنعت استعارہ (d) صنعت تضاد

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(6) شرف : مقام و مرتبہ : : علم :

(7) ذکر : اذکار : : شعر :

(8) حق : ناحق : : روز :

(9) محمدؐ کی تعریف : نعت : : اللہ کی تعریف :

(10) خلیل اللہ : ابراہیم : : کلیم اللہ :

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

11۔ شافع محشر کون ہیں؟

12۔ کون محمدؐ کے سائے تلے ہوں گے؟

13۔ شاعر نے نعت کے کس شعر میں اپنے متعلق کیا کہا ہے؟

14۔ شاعر امیر ؔمینائی کس شاعر کے ہم عصر تھے؟

15۔ شاعر امیر ؔمینائی کس علوم سے واقف تھے؟

16۔ شاعر امیر ؔمینائی کی لغت کا نام لکھیے؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

17۔ شاعر امیر ؔمینائی نے نعت میں اپنے آپ کو کیا کہہ کر یاد کیا ہے؟

18۔ شاعر امیر ؔمینائی نے کونسے انبیاء کے معجزات ذکر کیا ہے؟

19۔ جوڑیاں لگائیے۔

	حصہ الف	حصہ ب
الف)	نبی	مقام و مرتبہ
ب)	حق	الطاف
ج)	لطف	ناحق
د)	شرف	انبیاء

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

20۔ ذیل میں دیئے گئے مرکب الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

(a) لطف حق (b) فخر رسالت (c) تاج شفاعت

21۔ شاعر امیر ؔمینائی کا تعارف اپنے الفاظ میں لکھیے۔

22۔ درج ذیل شعر کی تشریح کیجئے۔

کیا شرف۔-------------------

------------------ تاج شفاعت پایا

23۔ ذیل میں دیئے گئے اشعار مکمل کیجئے۔

کیا شرف۔-------------------

------------------ تاج شفاعت پایا

جس کے سائے ------------------

------------------ روز قیامت پایا

اور کا ذکر۔-------------------

------------------ بدولت پایا

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

24۔ نعت امیرؔ مینائی کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیئے۔

4۔ مہابلیشور

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کرکے لکھیے۔

1۔ مغربی گھاٹ کا سب سے اونچا پہاڑی مقام ہے۔

(a) کیرالا (b) مہابلیشور (c) چنئی d) میسور

2۔ مہابلیشور اس ریاست میں واقع ہے۔

(a) کرناٹک (b) گجرات (c) مہاراشٹرا (d) تمل ناڈو

3۔ مہابلیشور تقریبا۔۔۔۔۔۔۔کلو میٹر احاطے میں پھیلا ہوا ہے۔

(a) 20کلو میٹر (b) 25 کلو میٹر (c) 10کلو میٹر (d) 40کلو میٹر

4۔ مہابلیشور کلب کے چمن میں خوبصورت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی کیاریاں ہیں۔

(a) چمیلی (b) موگرا (c) چمپا (d) گلاب

5۔ ۔۔۔۔میں گاندھی جی نے مرارجی گھوارہ میں قیام کیا تھا۔

(a) 1945 (b) 1948 (c) 1960 (d) 1942

6۔ مراہٹوں کا جنگجو حکمران تھا۔

(a) سمبھاجی (b) شیواجی (c) شاہو جی مہاراج (d) راجہ رام

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(6) پنج : پانچ : : گنی :

(7) چہل قدمی : ٹہلنا : : دیکھ بھال :

(8) مراٹھا حکمران : شیواجی : : اُس وقت کا بیجاپور کا حکمران :

(9) بری : بحری : : بلندی :

(10) مقام : مقامات : : کوٹھی :

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

11۔ مہابلیشور سیر و تفریح کے لئے کن علاقوں میں نہایت مشہور ہے؟

12۔ مہابلیشور ونا جھیل سے کتنے میٹر کی بلندی پر واقع ہے؟

13۔ مہابلیشور کس موسم میں قدیم ممبئی کے رسیڈنٹ کی قیام گاہ تھا؟

14۔ مہابلیشور کن تہوار میں سیاحوں سے بھر جاتا ہے؟

15۔ میلکوم پہاڑی کی تعمیر کس سن عیسوی میں ہوئی؟

16۔ موجودہ دور میں کیتھولک چرچ کی حالت کیسی ہے؟

16۔ مہابلیشور کلب کب تعمیر کیا گیا؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

17۔ مہابلیشور کے معنٰی کیا ہیں؟ اور یہ کتنے وادیوں پر مشتمل ہے؟

18۔ انگریزوں نے مہابلیشور کے اطراف کیا تعمیر کروائے؟

19۔ قلعہ پرتاب گڑھ سے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

20۔ کیتھولک چرچ کی حالات کیا ہے؟ اور آج کل اس کی دیکھ بھال کون کر رہا ہے؟

21۔ مرارجی گھوارہ سے متعلق آپ کیا جانتے ہیں لکھیئے۔

22۔ مہابلیشور کے اطراف کی تفریحی مقامات کے نام لکھیئے۔

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

23۔ علامت مفعولی کسے کہتے ہیں؟ مثال لکھیئے۔

24۔ علامت ظرفی کسے کہتے ہیں؟ مثالوں کے ذریعے لکھیئے۔

25۔ حروف علت سے کیا مراد ہے؟ مثالوں کے ذریعے واضح کیجئے۔

26۔ ان مرکب الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

(a) فرحت بخش (b) سیر و تفریح (c) نظم و نسق

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

27۔ مہابلیشور کلب پر نوٹ لکھیئے۔

28۔ دی گئی عبارت کو غور سے پڑھیئے اور نیچے دیئے گئے سوالات کت جوابات لکھیئے۔

یہ ستارہ ضلع میں صرف 19 کلومیٹر مغرب کی جانب واقع ہے اور مہابلیشور کے پرفضا سلسلہ وار پہاڑی مقامات میں سے ایک ہے اس کی وجہ تسمیہ یوں ہے پنچ اور پانچ اور گئی کے معنی پہاڑ کے ہیں کیونکہ یہ مقام پانچ پہاڑیوں پر مشتمل ہے اس لیے اس کو پنچانگی کہتے ہیں یہ مقام کوہ پیمائی اور مہم جوئی کے لیے مشہور ہے ٹیبل زمین اس کا اونچا مقام ہے جو کہ پہاڑ کے اوپر حصے میں واقع ڈھلوان کی شکل میں ہے جہاں سے نیچے پھیلے ہوئے میدانوں پر مشتمل زمین کا نظارہ کیا جا سکتا ہے یہاں کے باغات بھی کافی دلکش اور قابل دید ہیں یہاں تک پہنچنے کے لیے فضائی اور بری راستوں کی سہولت ہے ٹیکسی اور اٹو رکشہ بھی اس راستے پر آتے جاتے ہیں۔

(a) پنچانگی کے معنٰی کیاہیں؟اور یہ کس لئے مشہور جاناجاتاہے؟

(b) پنچانگی کی خصوصیات کیاہیں؟

(VII) خط کے اجزائے ترکیبی کالحاظ رکھتے ہوئے اپنے دوست کے نام ایک خط لکھئے جس میں مہابلیشور سے متعلق اپنے خیالات کااظہار ہو:۔

(VII کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے:۔

(a) مہابلیشور ایک تفریح گاہ۔

5۔ شکوہ جواب شکوہ (سر محمد اقبال)

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ نظم کے لغوی معنٰی ہیں۔

(a) موتیوں کو دھاگہ میں پرونا (b) عورتوں سے بات کرنا

(c) عشق اور محبت کی باتیں کرنا (d) عام انداز میں لکھی نثر

2۔ شکوہ جواب شکوہ نظم۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔

(a) نظم (b) غزل (c) رباعی (d) مسدس

3۔ اشعار میں آنے والے ہم آواز الفاظ کہلاتے ہیں۔

(a) الفاظ (b) جملے (c) قافیہ (d) مرکب لفظ

4۔ اشعار میں قافیے کے بعد مکرر اور بلکل یکساں آنے والے الفاظ کہلاتے ہیں۔

(a) ردیف (b) قافیہ (c) تخلص (d) مفرد لفظ

5۔ دو مصرعوں سے ایک۔۔۔۔۔۔۔۔بنتا ہے۔

(a) جملہ (b) غزل (c) شعر (d) نظم

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے:۔

6۔ محفل انجم : ستاروں کی محفل : : آئین وفاداری :

(7) نوع انسان : بنی آدم : : طبع آزاد :

(8) باطل : سچ : : انجام :

(9) غنی : بخیل : : گل :

(10) مہابلیشور : نثر : : شکوہ جواب شکوہ :

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

11۔ نوعِ انسان کو غلامی سے کس نے چھڑایا؟

12۔ قرآن کو کس نے سینے سے کس نے لگایا؟

13۔ شکوہ میں کون کس سے شکایت کر رہا ہے؟

14۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فرد کسے کہا گیا ہے؟

15۔ قومِ حجاز کا لڑائی کے میدان میں کیا انداز ہوتا تھا؟

16۔ کس کی سرکار میں پہنچ کر سبھی ایک ہوئے؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

17۔ جوابِ شکوہ نظم میں موجودہ دورے مسلمانوں کی کن کمزوریوں اور خامیوں کا ذکر ہے؟

18۔ نظم کا نام جوابِ شکوہ کیوں رکھا گیا؟

19۔ " ہم وفادار نہیں، تو بھی تو دلدار نہیں"

اس مصرعے میں کس سے دلدار نہ ہونے کا شکوہ کیا گیا ہے؟

20۔ " ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز"

اس مصرعے میں محمود و ایاز کون ہیں؟

21۔ علامہ اقبالؔ نے جوابِ شکوہ نظم کیوں لکھی؟

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

22۔ شاعر علامہ اقبالؔ کا تعارف لکھئے؟

23۔ ذیل میں دیئے گئے مرکبات کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

(a) نوعِ انسان (b) وفادار (c) قبلہ رو

24۔ ذیل میں دیئے گئے مرکبات کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

(a) طبع آزاد (b) محفلِ انجم (c) دلدار

25۔ ذیل میں دیئے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

(a) باطل (b) جبیں (c) غنی

26۔ ذیل میں دیئے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

(a) گل (b) دہر (c) گراں

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

27۔ نظم " شکوہ جواب شکوہ " سے ایک بند زبانی لکھئے ؟

28۔ نظم " شکوہ جواب شکوہ " کا خلاصہ لکھئے۔

6۔ لیسر شعاعیں کیا ہیں؟ (خالد عرفان)

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ حروف ربط کی قسمیں ہیں۔

(a) 3 (b) 2 (c) 4 (d) 1

2۔ حروف عطف کی قسمیں ہیں۔

(a) آٹھ (b) سات (c) پانچ (d) دو

3۔ حروف علت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی قسم ہے۔

(a) حروف فجائیہ (b) حروف ربط (c) حروف عطف (d) حروف انبساط

4۔ کہ، کیوں کہ، تاکہ، چوں کہ۔۔۔۔۔۔۔ہیں۔

(a) حروف ربط (b) اسم (c) واحد (d) حروف علت

5۔ صحیح حروف کا استعمال کرتے ہوئے جملہ مکمل کیجیے۔

میں کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ بھی تشریف لائیے۔

(a) کیوں کہ (b) کہ (c) تاکہ (d) چوں کہ

6۔ خط کشیدہ لفظ کی شناخت کیجیے۔

آپ ہی مناسب شخص تھے اس لئے آپ کو بلایا گیا۔

(a) اسم (b) حروف تجنس (c) حروف علت (d) سابقہ

7۔ ' کیوں کیا ہوا" یہ جملہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی ایک مثال ہے۔

(a) اسم (b) مرکب جملے (c) جملے (d) حروف علت

8۔ خط کشیدہ لفظ کی شناخت کیجیے۔

چوں کہ آپ سے ملا تھا اس لئے ایسا ہوا۔

(a) جمع (b) حروف علت (c) اسم (d) لاحقہ

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

9۔ شکوہ جواب شکوہ : نظم :: لیسر شعاعیں :

(10) مصنوعی : بناوٹی :: قدرتی :

(11) صلاحیت : قابلیت :: پنہاں :

(12) توانائی : قوت :: افادیت :

(13) عیاں : پنہاں :: طول :

(14) تقدیر : تدبیر :: انفرادی :

(15) لا محدود : سابقہ :: مالدار :

(16) ناسمجھ : سابقی :: عبادت گاہ :

(17) خوش مزاج : سابقہ :: مددگار :

(18) کتب خانہ : لاحقہ :: کم عقل :

(19) پرہیزگار : سابقہ :: لاجواب :

(20) خصوصیت : خصوصیات :: ایجاد :

(21) وقت : اوقات :: شخص :

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے :۔

22۔ قدرتی روشنی کی کیا خصوصیت ہے؟

23۔ لیسر کی ایجاد سے پہلے کیا ممکن نہیں تھا؟

24۔ لیسر شعاعوں کی سب سے اہم خصوصیت کیا ہے؟

25۔ لیسر شعاعوں کی طبّی میدان میں سب سے نازک استعمال کیا ہے؟

26۔ لیسر شعاعوں کا صنعتی استعمال کیا ہے؟

27۔ لیسر شعاعوں کا خلاء میں کیسے استعمال کیا جاتا ہے؟

28۔ لیسر شعاعوں کا طبّی میدان میں کیا کردار ہے؟

29۔ لیسر شعاعوں کو فوجی مقاصد کے لئے کیسے استعمال کیا جا سکتا ہے؟

30۔ کس ایجاد نے انسان کو قدرت کے مد مقابل کھڑا کیا؟

31۔ زمین سے چاند پر لیسر شعاع پھینکنے سے کتنا احاطہ روشن ہو سکتا ہے؟

32۔ لیسر شعاعوں کے متنوع استعمال کس چیز میں پوشیدہ ہے؟

33۔ لیسر شعاعیں کس قسم کی روشنی میں ترکیب پائی ہوتی ہیں؟

34۔ ٹی ایچ مائے من نے کس کمپنی میں کام کرتے ہوئے لیسر بنایا؟

35۔ طول موج کیا ہے؟

36۔ چند غیر عامل گیس کے نام بتایئے؟

37۔ خون کے بے رنگ حصہ کو انگریزی میں کیا کہتے ہیں؟

38۔ بین سیارہ پیغام رسائی کسے کہتے ہیں؟

39۔ جوہری توانائی کسے کہتے ہیں؟

40۔ عمل جراحی سے یا مراد ہے؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے :۔

41۔ لیسر شعاعیں کیا ہیں؟

42۔ لیسر شعاعوں کی منفرد خصوصیات کیا ہیں؟ جو اسے عام روشنی سے منفرد بناتی ہیں؟

43۔ لیسر شعاعیں کب اور کس نے ایجاد کیں؟

44۔ لیسر شعاعیں صنعتی شعبے میں کیسے استعمال ہوتی ہیں؟

45۔ طبّی میدان میں لیسر شعاعوں کے چند استعمالات بیان کیجئے؟

46۔ مواصلات اور خلائی تحقیق میں لیسر کا کردار کیا ہے؟

47۔ لیسر شعاعوں کو الہ دین کا چراغ کے دیو جیسی صلاحتیں کیوں کہا گیا ہے؟

48۔ لیسر شعاعوں کی ممکنہ خطرناک استعمالات کیا ہو سکتے ہیں؟

49۔ لیسر شعاعوں کی ایجاد سے پہلے مصنوعی روشنی کی شعبے میں کیا مشکلات تھے؟

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

50۔ مصنف "خالد عرفان" کا تعارف لکھئے؟

51۔ ذیل میں دیئے گئے مرکبات کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

(a) ایجاد (b) ٹکنالوجی (c) طول

52۔ ذیل میں دیئے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

(a) مصنوعی (b) قدرتی (c) توانائی

53۔ ذیل میں دیئے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

(a) پنہاں (b) صلاحیت (c) افادیت

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

54۔ لیسر شعاعوں کی بنیادی خصوصیات کیا ہیں؟اور جدید ٹکنالوجی میں کس طرح انقلاب برپا کررہی ہیں؟

55۔ طبّی میدان میں لیسر شعاعوں کے استعمال کی تفصیل بیان کیجئے۔

56۔ صنعتی اور دفاعی شعبوں میں لیسر شعاعوں کے استعمال کی وضاحت کیجئے۔

57۔ لیسر شعاعیں " الہ دین کا چراغ یا دودھاری تلوار"۔

58۔ لیسر شعاعوں کا مواصلات اور خلائی تحقیق میں کردار۔

(VII) کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے:۔

(59) لیسر شعاعیں

(60) سائنسی ایجادات اور انسان

(61) انٹرنیٹ کے استعمالات فائدہ اور نقصانات

7۔ حُبِّ وطن (مولانا الطاف حسین حالیؔ)

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کرکے لکھیے۔

1۔ مثنوی حُبِّ وطن کے شاعر ہیں ۔

(a) مولانا الطاف حسین حالیؔ (b) مولانا رجب علیؔ

(c) مولانا ابوالکلام آزادؔ d) مولوی عبدالحقؔ

2۔ ایسی نظم جس میں کوئی تاریخی واقعہ یا عشقیہ داستان بیان کی گئی ہو کہلاتی ہے ۔

(a) رباعی (b) مرثیہ (c) مثنوی (d) قطعہ

3۔ مثنوی کا مضمون ہوتا ہے۔

(a) مسلسل (b) لگاتار (c) الگ (d) ٹوٹا ہوا

4۔ کچھ مثنویاں اتنی ہوتی ہیں کہ مکمل کتاب بن جاتی ہیں۔

(a) لمبی (b) اوسط (c) مختصر (d) مکمل

5۔ مثنوی کے ہر شعر میں قافیہ ہوتے ہیں۔

(a) مل کر (b) الگ الگ (c) ایک جیسے (d) تینوں

6۔ مثنوی کے اشعار کی تعداد مقرر نہیں ہوتی۔

(a) یہ بیان درست ہے (b) درست نہیں ہے (c) نامکمل ہے (d) a اور c

7۔ مثنوی " حُبِّ وطن "پڑھنے کے بعد شاعر کی اس خوبی کا پتہ چلتا ہے۔

(a) ہندوستان کی تعریف (b) وطن دوستی

(c) نفرت (d) a اور b

8۔ شاعر حالؔی کا اصل نام ہے۔

(a) الطاف (b) محمد الطاف

(c) الطاف حسین (d) محمد الطاف حسین

9۔ حالیؔ اس سن میں پیدا ہوئے۔

(a) 1837 (b) 1850 (c) 1840 (d) 1830

10۔ حالیؔ کی ابتدائی تعلیم ہوئی۔

(a) پانی پت (b) مراد آباد (c) بہار (d) دہلی

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(11) خورد آلام : رنج و غم کا سبب :: حشت خاک :

(12) بہشت بریں : اعلیٰ درجہ کی جنت :: جاں نثار :

(13) زندگی : موت :: مجھ :

(14) آرام : تکلیف :: دوری :

(15) الم : آلام :: زمانہ :

(16) بدن : ابدان :: دشمن :

(17) مزہ : مزے :: ناطہ :

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

18۔ حالیؔ ملازمت کے سلسلے میں کہاں گئے؟

19۔ مثنوی سے کیا مراد ہے؟

20۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ اپنے وطن کو کس سے تعبیر کر رہے ہیں؟

21۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ کے مطابق زندگی کب بے مزہ ہوتی ہے؟

22۔ حُبِّ الوطن کا ایک ایک پل کیسا لگتا ہے؟

23۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ کب تک اپنے وطن میں رہنا پسند کرتے ہیں؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

24۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ کو کب اور کون سے خطاب سے نوازا گیا؟

25۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ کس کے شاگرد بنے اور ملازمت کے سلسلے میں کہاں قیام کیا؟

26۔ مولانا حالیؔ کی چند تصانیف کا کے نام لکھیے ؟

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے :۔

27۔ وطن سے دوری کا حالیؔ کی زندگی پر کیا اثر پڑا؟

28۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ اپنے اہل وطن سے کیا توقع رکھتے ہیں ؟

29۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ کا تعارف لکھیے۔

30۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

(a) فدا (b) خاک (a) عزیز

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے :۔

31۔ مثنوی " حُبِّ وطن " کا خلاصہ آسان زبان میں لکھیے۔

(VII) خط کے اجزائے ترکیبی کا لحاظ رکھتے ہوئے درج ذیل خط لکھیے :۔

32۔ اپنے دوست یا سہیلی کے نام خط لکھیں جس میں اپنے سکول میں منائے جا رہے سالانہ جلسے میں شرکت کرنے کی دعوت دی گئی ہو۔

(VIII) کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے :۔

(a) حُب وطن

(b) قومی یکجہتی

8۔ مولانا ابوالکلام آزاد (ادارہ)

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ حرف بیانیہ کی مثال ہے۔

(a) نہ صرف اپ بلکہ اپنے احباب کو بھی ساتھ لائیے (b) ساری جماعت حاضر ہے لیکن خلیل غائب ہے

(c) کامیابی سوائے محنت کے حاصل نہیں ہوتی (d) ادمی لائق تھا مگر ناکام رہا

2۔ حرف جو شبہ کو دور کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں کہلاتے ہیں۔

(a) حرف بیانیہ (b) حرف استدراک

(c) حروف استثنا (d) حرف فجائیہ

3۔ مولانا آزاد کا تاریخی نام رکھا گیا۔

(a) فیروز (b) بخت (c) فیروز بخت (d) خان بخت

4۔ مولانا آزادؔ کے والد کا نام تھا۔

(a) مولوی خیر الدین (b) مولانا خیر (c) مولانا قیر (d) علادین

5۔ مولانا آزاد نے صرف 11 سال کی عمر میں کلکتہ سے ایک رسالہ شائع کیا۔

(a) عالم (b) فیرنگ (c) دُنیا (d) فیرنگ عالم

6۔ مولانا آزاد کانگرس کے صدر منتخب ہوئے۔

(a) 1930 (b) 1932 (c) 1940 (d) 1947

7۔ انہوں نے اپنے دل کی دھڑکن اور جسم میں دوڑنے والے خون کا ہر قطرہ ملک کے لیے وقف کر دیا۔

(a) میر تقی میر (b) مولانا ابوالکلام آزاد

(c) امجد حیدرابادی (d) غالب

8۔ مولانا آزاد نے عالم اسلام کی سیاحت کے سلسلے میں سفر کیا۔

(a) قاہرہ (b) پاکستان (c) افغانستان (d) نخلستان

9۔ مولانا آزاد کو باغی قرار دیتے ہوئے رانچی جیل میں بند کر دیا گیا۔

(a) 1916 (b) 1836 (c) 1630 (d) 1940

10۔ مولانا آزاد کی بیوی تھی۔

(a) زلیخا بیگم (b) بیگم (c) حمیدہ بیگم (d) ثُریا بیگم

11۔ 9اپریل کو زلیخا بیگم کا انتقال ہو گیا۔

(a) 1943 (b) 1942 (c) 1944 (d) 1945

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(12) امام الہند : ہندوستان کے امام : : دوراندیش :

(13) قابل ستائش : تعریف کے قابل : : سبق آموز :

(14) مخالفت : موافقت : : بیدار :

(15) غلام : آقا : : واقف :

(16) طویل : عریض : : حریت :

(17) خواب : حقیقت : : فانی :

(18) ادیب : ادبا : : رسالہ :

(19) خبر : خبریں : : محقق :

(20) ماہر : ماہرین : : مفکر :

(21) مجاہد : مجاہدین : : ملک :

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے :۔

22۔ مولانا آزاد کا اصل نام کیا تھا؟

23۔ مولانا آزاد کے والد کہاں کے رہنے والے تھے؟

24۔ مولانا آزاد ہندوستان کب آئے؟

25۔ مولانا آزاد کس جذبے سے سرشار تھے؟

26۔ کس نے حریت کا صور پھونکا؟

27۔ مولانا آزاد کس نظریے کے خلاف تھے؟

28۔ رسالہ نیرنگ عالم کب شائع ہوا؟

29۔ مولانا آزاد کے والد کہاں سے ہجرت کر کے آئے؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

30۔ مولانا ابوالکلام آزاد کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

31۔ مولانا آزاد کے اخبارات کے نام لکھیے؟

32۔ مولانا آزاد کون کون سی زبان جانتے تھے؟

33۔ مولانا آزاد میں بیک وقت کون کون سی خوبیاں موجود تھیں؟

34۔ مولانا آزاد کی بیوی کس مرض میں مبتلا تھیں اور ان کا انتقال کب ہوا ؟

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

35۔ مولانا آزاد کی پیدائش اور ابتدائی تعلیم پر اظہار خیال کیجئے۔

36۔ "مولانا آزاد کا عہد" سے کیا مراد ہے؟

37۔ مولانا آزاد کی صحافتی خدمات کا مختصر ذکر کیجئے؟

متن کے حوالے سے وضاحت کیجئے۔

38۔ "بلا آخر 9 اپریل کو ظاہر غم کا یہ پیالہ لبریز ہو گیا" ۔

39 درج زیل محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجئے:۔

(a) لوہا منوانا (b) شمع روشن کرنا (c) کسر نہ چھوڑنا

40۔ حروف استثنا کی تعریف معہ مثال لکھیے۔

41۔ حروف بیانیہ کی تعریف معہ مثال لکھیے۔

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

42۔ مولانا آزاد کی زندگی اور خدمات پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔

43۔ آپ مولانا آزاد کو تحریک آزادی کا عظیم رہنما کیوں سمجھتے ہیں؟ لکھیے ۔

44۔ مولانا آزاد کی شخصیت کو کس حد تک مثالی سمجھتے ہیں وضاحت کیجئے ؟

(VII) خط کے اجزائے ترکیبی کا لحاظ رکھتے ہوئے درج ذیل خط لکھیے:۔

45۔ ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام خط لکھیے جس میں کوئی مناسب وجہ بتا کر دو دن کی چھٹی طلب کی گئی ہو۔

(VIII) کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے:۔

(a) جدوجہد ازادی

(b) یوم جمہوریہ

9۔ اور آنا گھر میں مرغیوں کا (مشتاق احمد یوسفی)

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ کس کی نسل مٹائے نہیں مٹتی۔

(a) انسانوں کی (b) مرغیوں کی (c) بکریوں کی d) بلیوں کی

2۔ ایک اعلیٰ نسل کی مرغی ایک سال میں اوسطاً۔۔۔

(a) دوسو سے ڈھائی سو انڈے دیتی ہے (b) سو سے ڈیڑھ سو انڈے دیتی ہے

(c) دوسو سے تین سو انڈے دیتی ہے (d) پچاس سے سو انڈے دیتی ہے

3۔ جملہ مکمل کیجئے۔

آدھے گھر میں ہم اور آدھے گھر میں۔۔۔۔۔

(a) بکریاں رہتے ہیں (b) رشتہ دار رہتے ہیں

(c) مرغیاں رہتے ہیں (d) پڑوسی رہتے ہیں

4۔ مصنف کے دوست اپنی مرغیاں اس لیئے مصنف کو دینا چاہتے تھے کہ۔

(a) ان کے گھر میں جگہ نہیں تھی۔ (b) انہیں روپیوں کی ضرورت تھی۔

(c) کچھ سسرالی رشتہ داران کے پاس آنے والے تھے۔ (d) وہ مرغیوں سے بیزار ہو چکے تھے۔

5۔ مصنف ایک دن بارش میں شرابور گھر پہنچ کر دیکھے کہ۔

(a) مرغیاں گھر پر موجود نہیں تھیں (b) مرغیاں ڈربے کے اندر تھے

(c) مرغیاں درختوں پر بیٹھے تھے (d) مرغ پلنگ پر باجماعت اذان دے رہے تھے۔

6۔ مصنف نے ایک دن دیکھا کہ۔

(a) لوگ مرغیاں چوری کر رہے تھے (b) ہمسایوں میں شیرینی تقسیم ہو رہی تھی

(c) لوگ انہیں تلاش کر رہے تھے (d) سب مرغیاں غائب تھیں۔

7۔ مصنف افتادِ طبع کے اعتبار سے۔

(a) غصہ والے تھے (b) گوشہ نشین واقع تھے

(c) ملنسار تھے (d) کنجوس تھے

8۔ مصنف کی شمعون صاحب سے اس لیئے لڑائی ہوئی کہ۔۔۔۔۔۔۔

(a) ان کی مرغی شمعون صاحب کا گلاب کا پودا کھا گئی تھی۔

(b) ان کی مرغی بیمار ہوگئی تھی۔

(c) مرغ آپس میں لڑ رہے تھے۔

(d) ان کا کتا مصنف کی مرغی کھا گیا تھا۔

9۔ ایک دن خلیل منزل والے قوی ہیکل مرغ نے۔

(a) مصنف کی بکاولی کی آنکھ پھوڑ دی تھی (b) ان کا پودا کھا گیا تھا۔

(c) مصنف کا پلنگ گندہ کر دیا تھا (d) مصنف کے کتے کو مارا تھا۔

10۔ اس وباء کی وجہ سے مصنف کے آن کی آن ڈربے صاف کر دیئے۔

(a) تیز بخار (b) رانی کھیت (c) چکن گنیا (d) کرونا

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

11۔ تقریر : تقاریر :: رحمت :

(12) خوبی : خامی :: نزدیک :

(13) محتاط : احتیاط کے ساتھ ہوا :: سنگین :

(14) حروفِ شرط: جن سے شرط کا اظہار ہو :: حروفِ جزاء :

(15) لیسر شعاعیں: خالد عرفان :: اور آنا گھر میں مرغیوں کا :

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے :۔

16۔ ایک اعلیٰ نصل کی مرغی سال میں اوسطاً کتنے انڈے دیتی ہے؟

17۔ مرغی کس طرح اپنا پیٹ بھرتی ہے؟

18۔ کس کے رزق کی فکر اللہ کو بھی نہیں ہوتی؟

19۔ مصنف کے مطابق انسان کس چیز کا بھوکا ہوتا ہے؟

20۔ کتا اپنے مالک کو دیکھ کر کیا کرتا ہے؟

21۔ سانپ کس سے ہل جاتا ہے؟

22۔ مرغیاں برسوں ہتھیلی پر چگانے کے باوجود کیا نہیں ہوتی؟

23۔ مصنف کو کیا سنگین غلط فہمی تھی؟

24۔ مصنف کے تجربے کا نچوڑ کیا ہے؟

25۔ ایک اتوار کی دوپہر آنکھ کھلنے پر مصنف نے کیا دیکھا؟

26۔ محلے بھر کے بچوں کے سروں پر کون منڈلا رہے تھے؟

27۔ بچوں نے کیرم بورڈ کس کام کے لیئے استعمال کیا؟

28۔ بچے اپنے قد کے مطابق کس میں بٹ گئے؟

29۔ جلوس کے آخر میں کچھ شرکاء کیسے چل رہے تھے؟

30۔ کن لوگوں میں شیرینی تقسیم ہو رہی تھی؟

31۔ شیرینی کیوں تقسیم ہو رہی تھی؟

32۔ کس کا جنازہ بڑی دھوم سے نکل رہا تھا؟

33۔ چند ہی ماہ میں کس نے گھر کا نقشہ ہی بدل کے رکھ دیا تھا؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

34۔ مصنف کے دوست نے مرغ بانی کو کس طرح مفید بتایا؟

35۔ مرغیاں پالنے والے کو ان کے رزق کی فکر کیوں نہیں ہوتی؟

36۔ مصنف کے دوست نے کس وجہ اپنی مرغیاں ان کے پاس بھیجیں؟

37۔ بچوں نے مرغیوں کے نام کن لوگوں کے نام پر رکھے تھے؟

38۔ مصنف نے موسلا دھار بارش میں گھر آکر کیا دیکھا؟

39۔ تقریب کے لیئے پیسہ کہاں سے آیا؟

40۔ مضمون نگار کا مکان کس وجہ سے مشہور ہو گیا تھا؟

41۔ مصنف کا تعارف محلے والوں سے کس وجہ سے ہوا؟

42۔ مصنف خلیل منزل کیوں گئے تھے ؟

43۔ رانی کھیت سے زیادہ جان لیوا کیا ثابت ہوا؟

44۔ آخر میں مرغیوں کا کیا حشر ہوا؟

45۔ ظلم و زیادتی کے خلاف آواز اٹھانے پر مصنف کو کیا نقصان اٹھانا پڑا؟

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے :۔

متن کے حوالے سے تشریح کیجئے۔

46۔ " مرغ اور ملا کے رزق کی فکر تو اللہ کو بھی نہیں ہوتی"

47۔ " دو اور دو چار نہیں چالیس ہوتے ہیں"

48۔ " اگر مرغیاں پالنا اتنا آسان اور نفع بخش ہے تو آپ اپنی مرغیاں مجھے کیوں دینا چاہتے ہیں "

49۔ " مگر یہ سب کھائیں گے کیا"

50۔ "یہ آپ نے پہلے ہی کیوں نہ پوچھا ناحق رود قدح کی"

51۔ " میں ڈربے والے مکان میں رہتا ہوں"

52۔ " کل آپ کے مرغ نے میری مرغی کی آنکھ پھوڑ دی"

53۔ " اس سے کیا فرق پڑتا ہے"

54۔ " آپ کی مرغی دوغلی ہے"

55۔ " آپ مجھے برا بھلا کہہ لیجئے مرغ تک کیوں جاتے ہیں"

56۔ مشتاق احمد یوسفی کا تعارف لکھیئے۔

57۔ حروفِ شرط کسے کہتے ہیں؟ مثال کے ساتھ لکھیئے۔

58۔ حروفِ جزا کسے کہتے ہیں؟ مثال کے ساتھ لکھیئے۔

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

59۔ مصنف کے دوست نے مرغیوں کی تعریف میں کیا تقریر کی؟

60۔ مرغیوں اور دوسرے جانوروں میں کیا فرق ہے؟

61۔ بچوں نے مرغ کا جنازہ کس طرح نکالا؟

62۔ مصنف کی ہمسایوں سے دشمنی کیوں بڑھ گئی؟ کوئی واقعہ بیان کیجیے۔

10۔ حکایت : بادشاہ کی حکمت

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ آدمی نے۔۔۔۔۔۔۔۔رقم بطور امانت رکھی۔

(a) ایک ہزار دینار (b) دو ہزار دینار

(c) چار ہزار دینار (d) چھ ہزار دینار

2۔ آدمی نے اپنی رقم۔۔۔۔۔۔۔۔کے پاس بطور امانت رکھی۔

(a) سنار (b) لوہار (c) عطار (d) بڑھئی

3۔ مجبور آدمی۔۔۔۔۔۔۔۔کے پاس پہنچا۔

(a) پولیس کچہری (b) دواخانہ (c) مدرسہ (d) بادشاہ کے دربار

4۔ سوائے۔۔۔۔۔۔۔۔کے جواب کے تم کچھ نہ کہنا۔

(a) سلام (b) محنت (c) کلام (d) فریاد

5۔ مجبور آدمی کا حق۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نے دلوایا۔

(a) کوتوال (b) اُستاد (c) بادشاہ (d) وزیر

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(6) آدمی : عورت : : لڑکی :

(6) دن : رات : : صبح :

(6) حمایت : مخالفت : : سچا :

(6) دادرسی : فریاد : : مطلع کرنا :

(6) خیانت کرنا: امانت میں ہیرا پھیری کرنا: : حجت کرنا :

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

11۔ سفر پر کون جارہا تھا؟

12۔ آدمی نے اپنی رقم کیا کہہ کر عطار کے پاس رکھی؟

13۔ آدمی سفر سے کب واپس آیا؟

14۔ آدمی نے عطار سے اپنی رقم کا مطالبہ کیا تو اُس نے کیا کہا؟

15۔ بادشاہ کتنے دنوں بعد آنے کا وعدہ کیا؟

16۔ لوگ کس کی حمایت کرنے لگے؟

17۔ دونوں میں کیا ہونے لگا؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

18۔ آدمی کے رقم کا مطالبہ کرنے پر کیا معاملہ پیش آیا؟

19۔ لوگوں نے آدمی کو کیا دھمکی دی؟

20۔ وہ آدمی مجبور ہو کر کیا اقدام اُٹھایا؟

21۔ بادشاہ نے اُس آدمی سے کیا کہا؟

22۔ بادشاہ نے عطار کے دکان پر پہنچ کر کیا کہا؟

23۔ عطار نے بادشاہ کی سواری گذرنے کے بعد کیا کہا؟

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

24۔ ذیل میں دیئے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے؟

(a) محافظ　(b) بھیڑ　(c) قصہ

25۔ ان الفاظ کی ضد لکھیئے۔

(a) خیانت　(b) نفرت　(c) جزاء

26۔ ان الفاظ کی واحد لکھیئے۔

(a) امانتوں　(b) سواریاں　(c) دیناروں

متن کے حوالے سے تشریح کیجیے۔

27۔ "تو جھوٹا ہے تو نے کبھی میرے پاس تیری امانت نہیں رکھی"۔

28۔ "سوائے سلام کے جواب کے تم کچھ نہ کہنا"۔

29۔ "جب تم نے اپنی رقم میرے حوالے کی تھی اس وقت کیا ہمارے ساتھ کوئی تھا"۔

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

24۔ 'عطار' سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

25۔ بادشاہ کی حکمت کو اپنے الفاظ میں لکھیئے۔

11۔ دکنی غزلیں

1۔ علی عادل شاہ شاہیؔ

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ اردو شاعری کی مقبول صنف ہے۔

(a) حمد (b) نعت (c) غزل d) نظم

2۔ غزل کا ہر شعر معنی و مفہوم کے لحاظ سے۔

(a) مکمل ہوتا ہے (b) نامکمل ہوتا ہے

(c) ادھورا ہوتا ہے (d) بہتر ہوتا ہے

3۔ غزل کا پہلا شعر کہلاتا ہے۔

(a) مقطع (b) بیت الغزل (c) مطلع (d) حسنِ مطلع

4۔ کبھی کبھی مطلع کی خوبی دوسرے شعروں میں بھی ہوتی ہے جسے۔

(a) مقطع کہتے ہیں (b) حسنِ مطلع (c) غزل (d) نظم

5۔ پہلے شعر کو چھوڑ کر غزل کے تمام اشعار کے اس مصرع میں قافیہ اور ردیف ہوتے ہیں۔

(a) مصرع ثانی (b) اوّل مصرع

(c) آخری شعر d) دوسرا مصرع

6۔ غزل کے سب سے اچھے شعر کو کہتے ہیں۔

(a) مقطع (b) بیت الغزل (c) مطلع (d) حسنِ مطلع

7۔ غزل کا آخری شعر جس میں شاعر کا تخلص استعمال ہوتا ہے اسے۔

(a) حسنِ مطلع (b) مقطع (c) مطلع (d) بیت الغزل

8۔ علی عادل شاہ شاہیؔ کی غزل، غزلِ مسلسل کہلاتی ہے۔ کیونکہ اس شعر میں شاعر ایک ہی خیال کو ایسے پیش کر رہا ہے۔

(a) ادھورا (b) تسلسل کے ساتھ (c) نامکمل (d) مکمل

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(9)	پہلا شعر	: مطلع	: : آخری شعر	:
(10)	مطلع کی خوبی	: حسنِ مطلع	: : سب سے اچھا شعر	:
(11)	پارکھی	: پرکھنے والا	: : مرجان	:
(12)	ہمنا	: ہمیں	: : تمنا	:
(13)	کچ	: کہو	: : ہور	:

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

14۔ علی عادل شاہیؔ نے جہاں کے پار کھیوں سے کیا پوچھا؟

15۔ لفظ ''یاقوت'' کے معنٰی کیا ہیں؟

16۔ لفظ ''بولیا'' کے معنٰی کیا ہیں؟

17۔ لفظ ''نت'' کے معنٰی کیا ہیں؟

18۔ پار کھیوں نے شاہیؔ کو کیا جواب دیا؟

19۔ مرجان میں کیا خوبی نہیں ہے؟

20۔ یاقوت میں کونسی خوبی ہے؟

21۔ شاہی نے کس کی ذات کو بہتر کہا ہے ؟

22۔ شاہیؔ نے کس کو افسر کہا ہے۔

23۔ شاہیؔ نے پوری غزل کس سے متعلق لکھی ؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔

24۔ سارے جہاں کے پار کھیوں پر کہوں رتن کیوں کر کہو
یاقوت ہور مرجان میں کو ہے رتن برتر کہو

25۔ مرجان میں صافی نہیں یاقوت میں صافی اچھے

جس ذات میں صافی اچھے اس ذات کو بہتر کہو

26۔ بولیا ہوں نت میں فکر تے یو دور تن کا فرق

انصاف تو اس بول کوں خوش تر کہو

27۔ یاقوت ہور مرجان کی شاہی لکھیا ساری غزل

سن کر جگت کے شاعر اں اس شعر کوں افسر کہو

28۔ علی عادل شاہ شاہیؔ کا مختصر تعارف لکھیئے۔

29۔ علی عادل شاہ شاہیؔ نے یاقوت کو مرجان سے کیوں بہتر قرار دیا ؟

30۔ علی عادل شاہ شاہیؔ نے خود کی تعریف کس طرح کی ہے؟

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

31۔ غزل کی تعریف تفصیل سے لکھیئے۔

32۔ علی عادل شاہ شاہیؔ کی غزل کے اُن الفاظ کی فہرست بنایئے جن کا اردو میں آج بھی چلن ہے؟

33۔ علی عادل شاہ شاہیؔ کی اس غزل کا خلاصہ اپنی زبان میں کیجئے۔

11۔ دکنی غزلیں

2۔ (ولی اورنگ آبادی)

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کرکے لکھیے۔

1۔ اُردو شاعری کی مشہور صنف ہے۔

(a) نظم (b) غزل (c) مرثیہ (d) رباعی

2۔ وہ منظوم کلام جس کا ہر شعر معنی و مفہوم کے لحاظ سے مکمل ہوتا ہے۔

(a) غزل (b) رباعی (c) مسدس (d) قطعہ

3۔ غزل کا پہلا شعر کہلاتا ہے۔

(a) مقطع (b) حسن مطلع (c) تخلص (d) مطلع

4۔ وہ شعر جس کے دونوں مصرعوں میں ردیف و قافیہ کا استعمال لازمی ہے۔

(a) مطلع (b) مقطع (c) مرثیہ (d) غزل

5۔ کبھی کبھی دوسرے شعر کے دونوں مصرعوں میں قافیہ اور ردیف پائے جاتے ہیں جسے کہتے ہیں۔

(a) مقطع (b) حسن مطلع (c) بہترین مطلع (d) بیت الغزل

6۔ غزل کے سب سے اچھے شعر کو کہتے ہیں۔

(a) حسن مطلع (b) اچھا شعر (c) بہترین شعر (d) بیت الغزل

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

7۔ زندگی : حیات : : محبت :

(8) یار : دوست : : جگ :

(9) رقیب : دشمن : : کٹاری :

(10) کوں : کو : : سوں :

(11) ولی اورنگ آبادی : ولؔی : : علی عادل شاہی :

(12) وقت : اوقات : : عاشق :

(13) ولی : اولیاء : : شعر :

(14) عاشق زار : لاحقہ : : بے زار :

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

15۔ عشق کے تیر لگنے سے زندگی کیسی محسوس ہوتی ہے؟

16۔ محبت کو کب تک نہیں چھوڑنا چاہیئے؟

17۔ کس شخص کو قرار نہیں ملتا؟

18۔ عاشق زار کو کس کی باتیں پیاری لگتی ہیں؟

19۔ ولی کا محبوب بچن کہے تو رقیبوں پر کیا اثر پڑتا ہے؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

20۔ ردیف سے کیا مراد ہے؟ غزل سے ردیف لکھیئے۔

21۔ قافیہ سے کیا مراد ہے؟ غزل سے قافیوں کی فہرست بنایئے۔

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

درج ذیل شعر کی تشریح کیجئے۔

22۔ جسے عشق کا تیر کاری لگے

اسے زندگی کیوں نہ بھاری لگے۔

23۔ نہ چھوڑے محبت دم مرگ تک

جسے یار جانے سو یاری لگے۔

24۔ نہ ہوئے اس جگ میں ہر گز قرار

جسے عشق کی بے قراری لگے۔

25۔ ولؔی کو کہے توں اگر اک بچن

رقیباں کے دل میں کٹاری لگے۔

26۔ شاعر ولؔی اورنگ آبادی کا تعارف لکھئے۔

12۔ پگڈنڈی

محمد سلیمان خطیب

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ پگڈنڈی نظم کو لکھنے والے شاعر۔۔۔۔۔۔۔۔ہیں۔

(a) مولانا حالیؔ (b) اسماعیل میرٹھیؔ (c) امیرؔ مینائی (d) سلیمان خطیبؔ

2۔ محمد سلیمان خطیب کو کرناٹک سرکار نے۔۔۔۔۔۔۔انعام سے نوازا۔

(a) راجیہ اُتسو (b) پدم شری (c) پدم بھوشن (d) ارجن ایوارڈ

3۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔نے چاندنی راتوں کو دیکھنے کی بات کہی ہے۔

(a) ڈاکٹر (b) اُستاد (c) مریض (d) شاعر

4۔ شاعر نے۔۔۔۔۔۔۔۔کی باتوں کو سننے کی بات کہی ہے۔

(a) نور (b) طور (c) ظہور (d) مشہور

5۔ پگڈنڈی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے بازو سے نکل کر گھاٹ کو جاتی ہے۔

(a) شہر (b) ندی (c) دریا (d) گوں

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے:۔

(6) ہنگے : ہونگے : : بھوت :

(7) سرکا : جیسا : : عارس :

(8) تمے : تم : : باتاں :

(9) یہو بیچ : یوں ہی : : آکو :

(10) چان : چاند : : شار :

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

11۔ کس نے چاندنی راتوں کو دیکھنے کی بات کہی ہے؟

12۔ پگڈنڈی کسے کہتے ہیں؟

13۔ مُنہ اندھارے پگڈنڈی کیا بن جاتی ہے؟

14۔ پگڈنڈی کیسے شرماتی ہے؟

15۔ شاعر نے کن باتوں کو سننے کی بات کہی ہے؟

16۔ طور کی باتیں کیسے سنی ہوں گی؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

17۔ طور کیا ہے؟ طور بن کر پگڈنڈی کیسے بن جاتی ہے؟

18۔ گاؤں سے پگڈنڈی کیسے اپنا سفر طئے کرتی ہے؟

19۔ دھان کے کھیتوں میں پگڈنڈی کیسے دکھائی دیتی ہے؟

20۔ پگڈنڈی لچکیلی کمر کیسے بن جاتی ہے؟

21۔ پگڈنڈی کا مُنہ اندھارے کیا حال ہوتا ہے؟

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

22۔ سلیمان خطیبؔ کا تعارف لکھیئے؟

23۔ ان الفاظ کی ضد لکھیئے۔ (a) بوجھل (b) قریہ (c) نرم

24۔ ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

(a) چاندنی راتاں (b) نوی عارس (c) آفتاباں

25۔ ذیل میں دیئے گئے اشعار مکمل کیجئے۔

جن کے انگے - - - - - - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - - - - - - لاتی ہوں میں

یاں پہ چھپتی - - - - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - - - بن جاتی ہوں میں

شار کے وہ پالی۔۔۔۔ - - - - - - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - - - - - - پا سکتیچ نہئں

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

26۔ شاعر نے شہر کی سڑکوں سے متعلق کیا کہا ہے۔اور کیوں؟

27۔ شہر اور قریہ کی سڑکوں کا فرق واضح کیجئے۔

28۔ پگڈنڈی نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیئے۔

13۔ پھول ہی پھول

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ تاکید کے لئے استعمال ہونے والے لفظ کہلاتے ہیں۔

(a) حروف علت (b) حروف تجسس (c) حروف عطف (d) حروف تاکید

2۔ مندرجہ ذیل میں حروف تاکید کی مثال نہیں ہے۔

(a) خبردار (b) ہرگز (c) بھی (d) ضرور

3۔ " یہ تم ہرگز نہیں کروگے " اس جملے میں حروف تاکید ہے۔

(a) تم (b) یہ (c) ہرگز (d) نہیں

4۔ حروف تخصیص کا بنیادی کام ہے۔

(a) سوال پوچھنا (b) معنی یا کیفیت میں زور پیدا کرنا

(c) کسی اسم کو متعارف کرانا (d) کسی عمل کی وضاحت کرنا

5۔ "امجد نے بھی تو آم کھایا"اس جملے میں حروف تخصیص ہے۔

(a) نے (b) بھی (c) تو (d) کھایا

6۔ "تم نے حبیب ہی کو دیکھا" اس جملے میں حروف تخصیص ہے۔

(a) تو (b) حبیب (c) ہی (d) دیکھا

7۔ حروف فجائیہ سے مراد وہ الفاظ جو ظاہر کرتے ہیں۔

(a) ماضی کا زمانہ (b) جذبات اور کیفیات

(c) مستقبل کے واقعات (d) موازنہ

8۔ "اُف ! کس غضب کی گرمی ہے" اس جملے میں حروف فجائیہ ہے۔

(a) کس (b) اُف !

(c) غضب (d) گرمی

9۔ "ماشاءاللہ ! کیاخوب پڑھتے ہو" اس جملے میں حروف فجائیہ ہے۔

(a) ماشاءاللہ! (b) کیا (c) خوب (d) پڑھتے

10۔ حروف فجائیہ کی قسمیں ہیں۔

(a) چار (b) تین (c) سات (d) دو

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

11۔	فرحت : مسرت	: :	طراوٹ	:
(12)	گلپوشی : پھول پہنانا	: :	کاشت کاری	:
(13)	خوشبو : بدبو	: :	لذیذ	:
(14)	مفید : مضر	: :	مقبول	:
(15)	ملک : ممالک	: :	عطر	:
(16)	مرض : امراض	: :	قسم	:
(17)	گلاب : پھولوں کا راجا	: :	موگرا	:
(18)	موگرا : کچی کلی	: :	چنبیلی	:

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے :۔

19۔ پھول کو کس چیز کا شاہکار کہا گیا ہے؟

20۔ انسانی زندگی میں پھولوں کی کیا اہمیت ہے؟

21۔ پھول ماحول کو کیا بناتے ہیں؟

22۔ دو خوشبودار پھولوں کے نام بتایئے؟

23۔ دو کم خوشبو والے پھولوں کے نام بتایئے؟

24۔ پھولوں کا راجا کس کو کہا جاتا ہے؟

25۔ گلاب کا عطر کس نے کشید کیا تھا؟

26۔ پھولوں کی رانی کس پھول کو کہا جاتا ہے؟

27۔ ہندوستان کا قومی پھول کونسا ہے؟

28۔ سورج مکھی کس طرف کھلتا ہے؟

29۔ مغل بادشاہ اکبر کس پھول کو ہندوستان لائے تھے؟

30۔ گلقند کس سے تیار کیا جاتا ہے؟

31۔ چنبیلی ادوسرا نام کیا ہے؟

32۔ دنیا کا سب سے قیمتی عطر "جوائے" کس پھول سے تیار کیا جاتا ہے؟

33۔ گلاب سے حاصل ہونے والے عطر کا کیا کہتے ہیں؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

34۔ پھول انسانی دل ودماغ پر کیا اثر ڈالتے ہیں؟

35۔ شادی بیاہ اور جلسے جلوس میں پھولوں کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے؟

36۔ پھولوں کے کوئی دو فائدے بیان کیجئے؟

37۔ گلاب کی خاصیت کیا ہے؟

38۔ موگرے کی خصوصیات کیا ہیں؟ اس سے حاصل ہونے والا عطر کیا کہلاتا ہے؟

39۔ چنبیلی کا استعمال کن چیزوں میں ہوتا ہے؟

40۔ گیندے کے پھول کا استعمال بتائیں؟

41۔ جاسوت کا پھول صحت کے لئے کیسے مفید ہے؟

42۔ سورج مکھی کے تیل کی کیا اہمیت ہے؟

43۔ رات کی رانی اور مگن مست پھولوں کی خصوصیات بیان کیجئے؟

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

44۔ حروف تاکید سے یا مراد ہے؟ مثالوں کے ساتھ واضح کیجئے۔

45۔ حروف تخصیص سے کیا مراد ہے؟ مثالوں کے ذریعے وضاحت کیجئے۔

46۔ حروف فجائیہ سے کیا مراد ہے؟ مثالوں کے ذریعے وضاحت کیجئے؟

47۔ حروف فجائیہ کی قسمیں کون کونسی ہیں؟

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

48۔ پھول انسانی زندگی کا ایک اٹوٹ حصہ کیوں ہے؟ اسکی وضاحت کیجئے۔

49۔ گلاب کو پھولوں کا راجا کیوں کہا جاتا ہے؟ اس کی چند خصوصیات بیان کیجئے۔

50۔ چنبیلی کی طبّی اور تجارتی اہمت کیا ہے۔

51۔ کنول اور سورج مکھی کی نمایاں خصوصیات اور استعمالات کیا ہیں؟

52۔ گینداا اور جاسوت کے پھولوں کے طبّی اور دیگر استعمالات پر روشنی ڈالیئے۔

(VII) کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے:۔

(53) پھول اور انسانی زندگی

(54) ماحول

14۔ قطعات

میر تقی میرؔ

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ گوش گل کا مطلب ہے۔

(a) باغ کا کنارہ (b) پھول کی کلی

(c) پھولوں کے کان مراد پھول کے قریب ہو کر d) باغ کا راستہ

2۔ استخواں کا مفہوم ہے۔

(a) ہڈی (b) دوا (c) زہر (d) ہانڈی

3۔ مرغ چمن کے معنی ہے۔

(a) پرندہ (b) درندہ (c) باغ کا پرندہ (d) کوئی نہیں

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(4) گوشہ : کنارہ : : سحر :

(5) تبسم : مسکراہٹ : : غرور :

(6) کبھو : کبھی : : کسو :

(7) زمانے کی شکایت : شکایت دوراں : : زندگی کا غم :

(8) دل کا درد : درددل : : مسرت کا اظہار :

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے :۔

9۔ کاسہ ٔسر کا مفہوم کیا ہے؟

10۔ قطعات کے شاعر کون ہیں؟

11۔ صبح شاعر میر تقی میرؔ نے گوش گل میں کیا کہا؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔(دو مارکس کیلئے)

12۔ کاسۂ سر نے اپنے اوپر پاؤں رکھنے والے سے کیا کہا؟

13۔ قطعہ سے کیا مراد ہے؟

14۔ شاعر نے مرغ چمن کے ذکر سے کیا مراد لی ہے؟

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔ (تین مارکس کیلئے)

15۔ شاعر میر تقی میرؔ کا تعارف لکھئے ۔

16۔ درج زیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے:۔

(a) فرصت (b) شکستہ (c) بے خبر

17۔ "سو وہ بھی گریباں میں منہ کو چھپا کر دیکھ" اس مصرعے کی تشریح کیجئے؟

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔ (چار مارکس کیلئے)

18۔ پہلے قطعہ کی اپنے الفاظ میں تشریح کیجئے۔

19۔ نصابی کتاب میں موجود میر تقی میرؔ کے دوسرے قطعے کا مفہوم لکھیے ۔

(VII) خط کے اجزائے ترکیبی کا لحاظ رکھتے ہوئے درج ذیل خط لکھیے:۔

20۔ اپنے والد والدہ کے نام ایک خط لکھیے جس میں اپنی تعلیمی مصروفیات کا ذکر ہو۔

(VIII) کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے:۔ (پانچ مارکس کیلئے)

(a) چندرایان

(b) تعلیم نسواں

15۔ آزمائش (ڈرامہ)

محمد مجیب

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کرکے لکھیے۔

1۔ ڈرامہ آزمائش کے مصنف ہیں۔

(a) میر تقی میرؔ (b) محمد مجیب

(c) پریم چند d) خواجہ حسن نظامیؔ

2۔ ڈرامہ آزمائش کا مرکزی موضوع کیا ہے۔

(a) محبت (b) قربانی اور فرض شناسی

(c) دولت کی لالچ حرص (d) جنگ

3۔ ڈرامہ آزمائش کے کردار ہیں۔

(a) بھاگوتی (b) رام سہائے مل

(c) سلمی (d) تینوں

4۔ قربانی اور فرض شناسی کو ظاہر کرنے والے دو اہم کردار ہیں۔

(a) سلمی کشن کنور (b) رام سہائے مل، بھاگوتی

(c) رام سہائے مل اور پہلا سپاہی (d) دوسرا اور تیسرا سپاہی

5۔ ایک صنف ادب ہے۔

(a) ڈرامہ (b) نثر (c) ادب (d) نظم

6۔ لفظ ڈرامہ یونانی زبان سے مشتق ہے۔

(a) ڈراؤ (b) ڈرا (c) ڈراونی (d) ڈراہوا

7۔ ڈرامہ کے معنی ہیں۔

(a) سننا (b) بتانا (c) بیان کرنا (d) کرکے دکھانا

8۔ ڈرامہ میں ہر بات اس کے ذریعے پیش کی جاتی ہے۔

(a) اشاروں (b) مکالموں (c) بات چیت (d) تمام

9۔ ڈرامہ کے لیے ضروری ہے۔

(a) اسٹیج (b) کردار (c) مکالمہ (d) تینوں

10۔ سبحان اللہ! کیا انداز ہے۔

(a) حروف انبساط (b) حروف نفرین

(c) حروف افسوس (d) حروف خوشی

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(11) دیا : چراغ : : آنچل :

(12) پرماتما : بھگوان : : چوکس :

(13) وجد : بے خودی : : قصور :

(14) بغاوت : سرکشی : : جہادی :

(15) پنکھا جھلنا : پنکھا کرنا : : روہانسی آواز :

(16) پہرہ دار : چوکید : : آل اولاد :

(17) بھلی چنگی : تندرست : : گولہ باری :

(18) خطا : غلطی : : قطعہ :

(19) قطرہ : پانی کی بوند : : خطرہ :

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔ (ایک مارکس کیلئے)

20۔ کس کو پانی لانے کے لیے دور جانا پڑا؟

21۔ کس نے پرماتما کا شکرادا کیا؟

22۔ سلمیٰ کس کی منگیتر ہے؟

23۔ انگریز گورے نے کہاں بدتمیزی کی تھی؟

24۔ چار سپاہی کہاں ائے تھے؟

25۔ بھاگوتی نے کس مسلمان عورت کو پناہ دی؟

26۔ نہار سنگھ کو کس نے پکڑ لیا؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔ (دو مارکس کیلئے)

27۔ رام سہاے مل نے کس کو چوکس رہنے کے لیے کہا اور کیوں؟

28۔ اردو بازار میں پیش آنے والا واقعہ کیا تھا؟

29۔ مورچوں پر کس نے اور کس طرح انگریزوں کا مقابلہ کیا؟

30۔ سلمیٰ اور کشن کنور کو کس نے اور کیوں گرفت میں لیا؟

31۔ کس کے کہنے پر پہلا سپاہی سلمیٰ اور کشن کنور کو قیدی بنا کر لے جانا چاہتا تھا اور کیوں؟

32۔ سلمیٰ اور کشن کنور کس کی فوج میں داخل ہونا چاہتے تھے اور کیوں؟

33۔ امان کا پروانہ کس کے پاس تھا اور اسے سپاہیوں کو دکھانے کے لیے کون لے جاتا ہے؟

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔ (تین مارکس کیلئے)

متن کے حوالے سے وضاحت کیجئے

34۔ "پرماتما کا شکر ادا کرو اتنی بڑی مصیبت آئی اور گزر گئی"۔

35۔ "تمہارا دل اتنا کمزور ہے تو تم مجھے کیوں نہیں بلا لیتی ہو"۔

36۔ "ہم اپنے ملک کے لیے اپنے بادشاہ کی طرف سے لڑے ہیں"۔

37۔ "اُٹھو پیاری تمہارے بخت خاں نے تمہیں بلایا ہے"۔

38۔ حرف انبساط کی تعریف معہ مثال لکھیے۔

39۔ حرف افسوس کی تعریف معہ مثال لکھیے۔

40۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے۔

(a) مجرم (b) رخصت (c) وردی

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔ (چار مارکس کیلئے)

41۔ سلمیٰ اور کشن کنوران دونوں کرداروں پر روشنی ڈالیئے۔

(VII) خط کے اجزائے ترکیبی کا لحاظ رکھتے ہوئے درج ذیل خط لکھیے:۔ (پانچ مارکس کیلئے)

20۔ اپنے والد والدہ کے نام خط لکھیے جس میں تعلیمی سفر کا ذکر ہو۔

(VIII) کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے:۔

(a) موبائیل فون کے استعمال سے ہونے والے اثرات

(b) جہیز ایک سماجی برائی

16۔ کلاسیکی غزلیں

1۔ خواجہ میر دردؔ

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کرکے لکھیے۔

1۔ خواجہ میر دردؔ کی غزل کی ردیف ہے۔

(a) دھر (b) کر (c) چلے (d) اُدھر

2۔ درجِ ذیل میں ایک قافیہ دردؔ کی غزل کا نہیں ہے۔

(a) مر (b) تر (c) باہر (d) نرم

3۔ صحیح مصرعہ کی جوڑ ہے۔

ڈھونڈتے ہیں آپ سے اس کو پرے

(a) چشمِ ترآئے تھے دامن تر چلے (b) جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

(c) کس طرف آئے تھے کیدھر چلے (d) شیخ صاحب چھوڑ گھر باہر چلے

4۔ کبھی غزل کا پہلا شعر کہلاتا ہے۔

(a) مطلع (b) مقطع (c) بیت الغزل (d) عمدہ شعر

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(5) صبح : صبح کی ٹھنڈی ہوا : : بزم :

(6) دھر، کر : قافیہ الفاظ : : چلے :

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے :۔

7۔ شاعر اپنے ذمہ کیا دھر چلا؟

8۔ شاعر زندگی کو کس سے تشبیہ دے رہا ہے۔؟

9۔ شاعر ساقیا کو کیا ہدایت دے رہا ہے۔؟

10۔ شاعراس بزم میں کس طرح آئے تھے اور کس طرح چلے؟

11۔ اس دنیا کے لوگ کس طرف سے آئے تھے اور کدھر چلے؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

12۔ شاعر کو گلوں سے کام کیوں نہیں ہے۔؟

13۔ شاعر کیوں کہہ رہا ہے کہ شیخ صاحب گھر چھوڑ باہر چلے؟

14۔ شاعر کی ساقیا کے چل چلاؤ سے کیا مراد ہے؟

15۔ دردؔ کی اس غزل سے کوئی شعر بطورِبیت الغزل لکھیئے۔؟

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کیجئے۔

16۔ تہمت چند اپنے ذمہ دھر چلے
جس لیئے آئے تھے، سو ہم کر چلے

17۔ زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے
ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے

18۔ شمع کی مانند ہم اس بزم میں
چشمِ تر آئے تھے، دامن تر چلے

19۔ دردؔ کچھ معلوم ہے؟ یہ لوگ سب
کس طرف سے آئے تھے، کیدھر چلے

20۔ خواجہ میر دردؔ کا مختصر تعارف لکھیئے۔

(VI) درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے لکھیے:۔

21۔ دردؔ کی اس غزل میں ردیف کی نشاندہی کیجئے۔اور قافیوں کی فہرست بنائیے۔؟

22۔ بے ترتیب مصرعوں کو ترتیب دیجئے۔

1۔ دامن ترآئے تھے، چشمِ تر چلے۔

2۔ شیخ صاحب چھوڑ گھر باہر چلے۔

3۔ ہم تو اس مرنے کے ہاتھوں جی چلے۔

4۔ اے صبا! ان گلوں سے ہمیں کیا کام۔

16۔ کلاسیکی غــزلیں

2۔ حسرؔت موہانی

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ غزل کے لغوی معنٰی ہیں۔

(a) اللہ کی تعریف (b) طویل نظم

(c) لڑی میں پرونا (d) عورتوں سے بات کرنا

2۔ حسرؔت موہانی کا نام ہے۔

(a) سید افضل (b) سید فیض (c) سید افضل الحسن (d) فیض احمد

3۔ ساغر کے معنی ہیں۔

(a) دودھ کا پیالہ (b) چائے کا پیالہ (c) شراب کا پیالہ (d) دہی کا پیالہ

4۔ "انقلاب زندہ باد" کا نعرہ دینے والے شاعر ہیں۔

(a) میرؔ (b) غالبؔ (c) اقبالؔ (d) حسرؔت موہانی

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

5۔ کامیابی	: ناکامی	: : خودی	:
(6) محبت	: محبتوں	: : مہینہ	:
(7) ہم نشیں	: ساتھی	: : ترک الفت	:
(8) غزل کا پہلا شعر	: مطلع	: : غزل کا آخری شعر	:

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے :۔

9۔ شاعر کو کون یاد آتا ہے؟

10۔ شاعر اپنے محبوب کو کیوں بُھلا نہ پایا؟

11۔ شاعر کو کونسے ساغر یاد آتے ہیں؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

12۔ حسرؔت موہانی کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

13۔ حسرؔت موہانی نے غزل کو کیا مقام دیا؟

14۔ شاعر کو ترکِ الفت کے باوجود اپنا محبوب کیوں یاد آتا ہے؟

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

15۔ شاعر حسرؔت موہانی کا تعارف لکھئے؟

16۔ حسرؔت موہانی کا جنگ آزادی کے سلسلے میں جیل جانے پر مشہور شعر کونسا ہے؟

17۔ ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

(a) حقیقت　(b) دشت　(c) شراب

18۔ ان الفاظ کے واحد لکھئے۔

(a) حقوق　(b) شعراء　(c) کیفیات

19۔ ان الفاظ کی ضد لکھئے۔

(a) یاد رکھنا　(b) فسانہ　(c) حق

20۔ ان الفاظ کی جوڑیاں بنایئے۔

	الف	ب
(a)	مشقت	آزادی
(b)	قید	جنگل
(c)	دشت	محنت
(d)	فراموش	سچائی
(e)	حقیقت	ایک قسم کی لال شراب
(f)	صہبا	بھول جانا

درج ذیل شعر کی تشریح کیجیے۔

21۔ نہیں آتی تو یاد اُن کی مہینوں تک نہیں آتی

مگر جب یاد آتے ہیں تو اکثر یاد آتے ہیں۔

22۔ نہ چھیڑ اے ہم نشیں کیفیت صہبا کے افسانے

شراب بے خودی کے مجھ کو ساغر یاد آتے ہیں۔

درج ذیل شعر کی نثر بنایئے۔

23۔ بُھلاتا لاکھ ہوں لیکن برابر یاد آتے ہیں

الٰہی ترک الفت پہ وہ کیوں کر یاد آتے ہیں۔

24۔ حقیقت کھل گئی حسرتؔ تیرے ترک محبت کی

تجھے تو اب وہ پہلے سے بھی بڑھ کر یاد آتے ہیں۔

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

25۔ شاعر محبوب کو لاکھ کوشش کے بعد بھی بُھلا نہیں پایا کیوں؟ اور محبوب کی کن باتوں نے متاثر کیا؟

17۔ ڈائنوسارس

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کرکے لکھیے۔

1۔ اس جانور کا شمار دنیا کے بڑے جانوروں میں ہوتا ہے۔

(a) ہاتھی (b) ڈائنوسارس (c) شیر d) زراف

2۔ ڈائنوسارس کی شکل اس طرح بنائی گئی۔

(a) فوٹو لے کے (b) دیکھ کر (c) ہڈیوں پر چمڑا منڈھ کر (d) خیالی

3۔ بڑے سے بڑا ڈائنوسارس کا قد اتنا تھا۔

(a) 100فٹ (b) 50فٹ (c) 60فٹ (d) 20فٹ

4۔ ڈائنوسارس آج سے اتنے برس قبل دنیا میں آباد تھے۔

(a) 100 برس پہلے (b) 200 برس پہلے

(c) 1000 برس پہلے (d) دس کروڑ برس پہلے

5۔ ڈائنوسارس کی شکل اس کی طرح تھی۔

(a) مینڈک (b) گرگٹ

(c) مور (d) بکری

6۔ یہ بھاری بھرکم گینڈے کی ساخت کا جانور ہے۔

(a) الاموسارس (b) اسٹائی ریکوسارس

(c) ایڈفوسارس (d) پیراسارالوفس

7۔ اس سارس کی گردن کافی لمبی اور اژدہے نما تھی۔

(a) الاموسارس (b) اسٹائی ریکوسارس

(c) ایڈفوسارس (d) پیراسارالوفس

8۔ اس سارس کی پشت پر بادبانی کشتی کی طرح پنکھا تھا۔

(a) الاموسارس (b) پیراسارالوفس

(c) ایڈفوسارس (d) اسٹائی ریکوسارس

9۔ یہ کنگرو نما جانور تھا۔

(a) ٹواوجنگوسارس (b) الاموسارس

(c) ایڈفوسارس (d) اسٹائی ریکوسارس

10۔ چین کے ایک شہر کے نام سے اس سارس کا نام موسوم ہے۔

(a) ٹواوجنگوسارس (b) پیراسارالوفس

(c) ایڈفوسارس (d) الاموسارس

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(14)	قد و قامت	:	جسمانی ساخت	: :	ابتدائی نقوش	:
(15)	گوشت خور	:	گوشت کھانے والا	: :	سبزی خور	:
(16)	قطاریں	:	قطار	: :	اقسام	:
(14)	شکل	:	اشکال	: :	جسم	:
(15)	دستیاب	:	غیر دستیاب	: :	فربہ	:

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے :۔

16۔ ڈائنوسارس کو کیا کہا جاتا ہے؟

17۔ ڈائنوسارس کا شمار کیسے جانوروں میں ہوتا ہے؟

18۔ بڑے ڈائنوسارس کا قد کتنا ہوتا ہے؟

19۔ ڈائنوسارس کیسے کھڑا ہوتا ہے؟

20۔ الاموسارس کے پیر کیسے ہوتے ہیں؟

21۔ ڈائنوسارس کی شکل کیسے بنائی گئی؟

22۔ ڈائنوسارس کی شکل کس کے جیسی تھی؟

23۔ چھوٹے سے چھوٹا ڈائنوسارس کا قد کتنا تھا؟

24۔ ڈائنوسارس کتنے پیروں والا جانور تھا؟

25۔ ڈائنوسارس کیسے کھڑا ہوتا تھا؟

26۔ ڈائنوسارس کی گردن پر موجود کان کو کیا کہتے ہیں؟

27۔ سینگ والا ڈائنوسارس کہنے کی وجہ کیا تھی؟

28۔ کونسا ڈائنوسارس درخت کی پتیاں آسانی سے کھا سکتا تھا؟

29۔ کس ڈائنوسارس کے پیر ہاتھی کے پیر کی طرح موٹے تھے؟

30۔ کونسا ڈائنوسارس انڈے نہیں بچے دیتا تھا؟

31۔ کس ڈائنوسارس کی قوتِ شامہ بہت تیز تھی؟

32۔ ڈرپوک قسم کا ڈائنوسارس کون تھا؟

33۔ کس ڈائنوسارس کی جلد سبز رنگ کی تھی؟

34۔ کونسے ڈائنوسارس کی پشت سے دم تک چرمی کانٹوں کی دو قطاریں تھیں؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

35۔ ڈائنوسارس کی جسمانی ساخت کے بارے میں لکھیئے؟

36۔ ڈائنوسارس کی قسمیں بیان کیجئے؟

37۔ پیراسارولوفس کی خوبیاں لکھیئے؟

38۔ ٹواوجنگوسارس کا نام کیوں پڑا؟ اس کی کیا اوصاف ہیں لکھیئے؟

39۔ الاموسارس کے ابتدائی نقوش کہاں دریافت ہوئے؟ اس کی خوبی کیا تھی؟

40۔ ایڈفوسارس کی کوئی دو خصوصیات لکھیئے؟

41۔ پیراسارالوفس کی کوئی دو خوبیاں بیان کیجئے؟

42۔ ڈائنوسارس کا موازنہ موجودہ کونسے آبی جانوروں سے کیا جاتا ہے؟

43۔ دو پیروں پر ٹھہرنے والے ڈائنوسارس کی خصوصیات لکھیئے؟

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے لکھیے:۔

44۔ اسٹائی ریکوسارس پر ایک نوٹ لکھیئے۔

45۔ الاموسارس کی خصوصیات بیان کیجئے۔

46۔ ایڈ فوسارس کی خوبیاں لکھیئے۔

47۔ پیراسارولوفس کے بارے میں تفصیلی نوٹ لکھیئے۔

48۔ پیراسارولوفس کے بارے میں تفصیلی نوٹ لکھیئے۔

49۔ سائنسدانوں نے دیگر ڈائنوسارس کے بارے میں کیا معلومات فراہم کی ہیں؟ تفصیلی لکھیئے۔

50۔ حروفِ استعجاب اور حروفِ تنبیہ کی تعریف معہ مثال لکھیئے۔

18۔ رباعیات

راہی قریشیؔ

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ نصابی کتاب میں موجود رباعیات کے شاعر ہیں۔

(a) راہی قریشیؔ (b) حالیؔ

(c) اکبرالہ آبادیؔ d) امجد حیدر آبادیؔ

2۔ رباعی لفظ مشتق ہے۔

(a) رباعی (b) رباعیات (c) ربع (d) رب

3۔ رباعی کا پہلا دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہوتا ہے۔

(a) ہم قافیہ (b) ہم ردیف (c) ہم قافیہ اور ہم ردیف (d) آزاد

4۔ رباعی میں عام طور سے یہ مضامین بیان کیے جاتے ہیں۔

(a) اخلاقی، اصلاحی (b) مذہبی اور فلسفانہ (c) عارفانہ (d) تمام

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(5) عظمت : بڑائی : : رفعت :

(6) عاصی : گنہگار : : عنایت :

(7) صداقت : سچائی : : معصوم :

(8) سچ : جھوٹ : : گناہ :

(9) سزا : جزاء : : جفا :

(10) گناہ : گناہوں : : عمل :

(11) برکت : برکتیں : : سزاء :

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

12۔ شاعر نے رب سے کس چیز کی درخواست کی ہے؟

13۔ راہی قریشیؔ عاصی سے کون سی چیز دور نہ کرنے کی گذارش کر رہا ہے؟

14۔ شاعر اپنی زندگی کے بارے میں کیا اعتراف کرتا ہے؟

15۔ شاعر کے مطابق جھوٹے کو کیا ملتی ہے؟

16۔ دنیا میں جفا کس کو ملتی ہے؟

17۔ شاعر کس بات پر افسوس کا اظہار کر رہا ہے؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

18۔ شاعر نے اللہ سے کیا دعائیں مانگی ہیں اشعار کی روشنی میں وضاحت کریں؟

19۔ شاعر کے نزدیک سچائی اور جھوٹ کے ساتھ دنیا کا کیا رویہ ہے؟

20۔ رباعی سے کیا مراد ہے؟

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

21۔ راہی قریشیؔ کا تعارف لکھیے۔

22۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

(a) برکت (b) معصوم (c) سزا

23۔ نصابی کتاب میں شامل راہی قریشیؔ کی پہلی رباعی کی تشریح اپنے الفاظ میں لکھیئے۔

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

24۔ نصابی کتاب میں موجود راہی قریشیؔ کی دوسری رباعی کا خلاصہ اسان زبان میں لکھیے۔

(VII) خط کے اجزائے ترکیبی کا لحاظ رکھتے ہوئے درج ذیل خط لکھیے:۔

25۔ اپنے والد کے نام خط لکھیے جس میں اسکول کی سالانہ فیس جمع کروانے کا ذکر ہو۔

(VIII) کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے:۔

(a) صنعتی آلودگی

(b) جنگلات کے فوائد

19۔ مچھر کا اعلان جنگ

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ ننھا پرندہ رات کی نیند حرام کر دیتا ہے۔

(a) مچھر (b) جھینگر (c) چیونٹی (d) کبوتر

2۔ مچھر سے جنگ کے لئے ہر روز بنائے جاتے ہیں۔

(a) کھانے (b) نقشے (c) منصوبے (d) ان میں سے کوئی نہیں

3۔ مچھروں کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے سامنے کسی کی نہیں چلتی۔

(a) جنر (b) پولیس (c) ڈاکٹر (d) اُستاد

4۔ مچھر جانتا ہے کہ دشمن کے دوست بھی۔۔۔۔۔۔ہوتے ہیں۔

(a) دوست (b) محنتی (c) ہمدرد (d) دشمن

5۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مچھر اور پسو کے ذریعے پھیلتا ہے۔

(a) بخار (b) نزلہ (c) کھانسی (d) طاعون

6۔ انسان کہتا ہے کہ مچھر بڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

(a) کم ذات (b) ذہین (c) بدتمیز (d) شریف

7۔ مچھر گندے موریوں میں۔۔۔۔۔۔۔بسر کرتا ہے۔

(a) وقت (b) زندگی

(c) آلودگی (d) ان میں سے کوئی نہیں

8۔ مچھر انسانوں کی ناک میں۔۔۔۔۔۔۔۔کرتا ہے۔

(a) تنگ (b) کاٹتا (c) دم (d) ستاتا

9۔ مچھر انسانوں کے کان میں آ کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دیتا ہے کی ہوشیار ہو جاؤ اب حملہ ہونے والا ہے۔

(a) آیٹم (b) آیٹم بم

(c) الٹی میٹم (d) ان میں سے کوئی نہیں

10۔ خدائی کا دعویٰ کرنے والا جلاد بادشاہ جو مچھر کی وجہ سے مارا گیا۔

(a) تیمور (b) نمرود (c) فرعون (d) شیواجی

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

11۔	مچھر	: ننھا پرندہ	: : پسو	:
(12)	شورش	: ہنگامہ	: : سرکش	:
(13)	ایذا	: تکلیف	: : غافل	:
(14)	عارفانہ	: خداشناس	: : خلوت خانہ	:
(15)	خوش وضع	: خوش شکل	: : غیض وغضب	:

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے :۔

16۔ مچھر سے مقابلے کے لئے ہر روز کیا تیاریاں ہوتی ہیں؟

17۔ مچھر کا جنرل کا کیا مقام ہے؟

18۔ مچھر کے وار سے کون محفوظ نہیں؟

19۔ مچھر کیا جانتا ہے؟

20۔ مچھر دشمن کے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہے؟

21۔ مچھر انسان پر کب حملہ کرتا ہے؟

22۔ مچھر کس کو کھری کھری سناتا ہے؟

23۔ خواجہ حسن نظامی کا نام کیا ہے؟

24۔ خواجہ حسن نظامی کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

25۔ خواجہ حسن نظامی کے مضامین کا پہلا مجموعہ کونسا ہے؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے :۔

26۔ انسان مچھروں پر کیا الزام عائد کیا ہے؟

27۔ انسانوں نے کس طرح غل مچایا جب طاعون نے گڑبڑی مچائی؟

28۔ انسان مچھروں سے نجات پانے کے لئے کونسے طریقے اختیار کرتا ہے؟

29۔ مچھر کو سوئے ہوئے انسان پر کیوں غصہ آتا ہے؟

30۔ مچھر سے کون کون ناراض ہیں؟

31۔ مچھر نے نمرود سے تعلق کیا کہا؟

32۔ مچھر ڈاکٹر صاحب کی میز پر بیٹھ کر کیا کام انجام دیتا ہے؟

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

33۔ خواجہ حسن نظامی کا تعارف لکھئے؟

34۔ ذیل میں دیئے گئے محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

(a) تہس نہس کرنا (b) نسل منقطع کرنا (c) کھری کھری سنانا

35۔ حروف ندرسے کیا مراد ہے؟ مثالوں کے ذریعے واضح کیجئے۔

متن کے حوالے سے تشریح کیجئے۔

36۔ "حضرت! میں تو کان میں آکر الٹی میٹم دیتا ہوں کہ ہوشیار ہو جاؤ! اب حملہ ہوتا ہے"۔

37۔ "میرا نام مچھر ہے لطف سے نہ جینے دوں گا"۔

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

38۔ مچھر سے متعلق شاہ صاحب عالم کے خیالات کو تفصلا بیان کیجئے؟

39۔ دی گئی عبارت کو غور سے پڑھئیے اور نیچے دیئے گئے سوالات کت جوابات لکھیئے۔

انسان کہتا ہے کہ مچھر بڑا کم ذات ہے' کوڑے کرکٹ میل کچیل میں پیدا ہوتا ہے اور گندی موریوں میں زندگی بسر کرتا ہے۔اور بزدلی تو دیکھو اس وقت حملہ کرتا ہے جب ہم سو جاتے ہیں 'سوتے پر وار کرنا بے خبر کے چھرے لگانا' مردانگی نہیں انتہا درجہ کی کمینگی ہے، صورت تو کالا بھتا، لمبے لمبے پاؤں، بے ڈول چہرہ، اس شان و شوکت کا وجود، آدمی جیسے گورے چٹے خوش وضع پیاری اور اس کی دشمنی، بے عقلی اور جہالت اسی کو کہتے ہیں۔ مچھر کی سنو تو وہ آدمی کو کھری کھری سناتا ہے۔اور کہتا ہے کہ جناب ہمت ہے تو مقابلہ کیجئے۔ذات، صفات نہ دیکھئے میں کالا ہی سہی بدرونق سہی پنچ ذات اور کمینہ سہی مگر یہ تو کہئے کہ کس دلیری سے آپ کا مقابلہ کرتا ہوں۔اور کیسا آپ کی ناک میں دم کر دیا ہے؟

(a) بے عقلی اور جہالت کسے کہتے ہیں؟

(b) مچھر انسان کو کس طرح کھری کھری سناتا ہے؟

(VII) 40۔ خط کے اجزائے ترکیبی کا لحاظ رکھتے ہوئے چیف آفیسر مونسپل کارپوریشن / بلدیہ کو خط لکھیے: اور اس میں محلے میں مچھروں کی کثرت کا ذکر ہو۔ اور اُس کے تدراک کی درخواست ہو۔

(VIII) کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے:۔

(a) مچھر سے پھیلنے والی بیماریاں اور اُن کا تدراک

20۔ حکایت: فرمابرداری

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ عموماً کسی واقعہ یا قصے کو بیان کرنا اور جس کے ذریعے کسی اخلاقی سبق یا نصیحت دی جائے کہلاتی ہے۔

(a) حکایت (b) عداوت (c) نصیحت d) عبادت

2۔ حکایت کے لفظی معنی ہیں۔

(a) بتانا (b) بیان کرنا (c) a اور b (d) کوئی نہیں

3۔ سلطان محمود غزنوی نے دربار میں کس چیز کو توڑنے کا حکم دیا۔

(a) سونا (b) ہیرا (c) تاج (d) تخت

4۔ سلطان محمود غزنوی نے ہیرا سب سے پہلے کس کو دکھایا۔

(a) وزیر دربار (b) جلاد (c) ایاز (d) دربان

5۔ دوسری مرتبہ سلطان نے ہیرا کس کو دکھایا۔

(a) نائب وزیر (b) وزیر (c) درباری (d) کوئی نہیں

6۔ سب سے آخر میں سلطان نے ہیرا کس کو دکھایا۔

(a) نائب وزیر (b) امیر دربار (c) ایاز (d) وزیر

7۔ ایاز نے ہیرے کا کیا کیا۔

(a) انکار کیا (b) ہیرا چھپا لیا (c) فوراً توڑ دیا (d) کوئی نہیں

8۔ سلطان نے سب درباریوں کی کیا چیز آزمائی۔

(a) دولت (b) وفاداری

(c) حکم شاہی کی اہمیت (d) b اور c

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(9)	سستی : قیمتی	: :	بدخواہی	:
(10)	مغرور : عاجز	: :	اعلیٰ	:
(11)	فرمابردار : نافرمان	: :	بے وفائی	:
(12)	غیر معمولی : معمولی	: :	ستم	:
(13)	نیک بخت : بدبخت	: :	دانائی	:
(14)	نگران : پاسباں	: :	ثانی	:
(15)	محال : مشکل	: :	ماند	:
(16)	عذر : بہانہ	: :	معذرت	:
(17)	اخلاص : خلوص	: :	تقلید	:
(18)	قیاس : اندازہ	: :	مجال	:
(19)	مال و منال : مال واسباب	: :	خیر خواہ	:
(20)	صفت عفو : معاف کرنے کی عادت	: :	صراط مستقیم	:

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے :۔

21۔ سلطان غزنوی نے وزیر دربار سے کیا دریافت کیا؟

22۔ سلطان محمود غزنوی نے درباریوں کو کس چیز کے ذریعے آزمایا؟

23۔ ایاز نے ہیرے کا کیا کیا؟

24۔ سلطان نے درباریوں کو سزا کا حکم کیوں دیا؟

25۔ ایاز نے درباریوں کے حق میں کیا کیا؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے :۔

26۔ وزیر دربار نے ہیرے کو توڑنے سے کیوں انکار کیا؟

27۔ سلطان نے کس کی تعریف کی اور کیوں؟

28۔ ایاز نے ہیرے کو کس کے حکم سے توڑا اور کیوں؟

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

29۔ درباریوں نے ہیرا توڑنے سے کیوں انکار کیا؟

30۔ ایاز نے درباریوں کو کیا سبق دیا؟

31۔ ایاز کا کردار دیگر درباریوں سے کس طرح مختلف ہے؟

32۔ درباریوں کا رویہ سلطان کے حکم کے متعلق کیسا تھا؟

متن کے حوالے سے تشریح کیجئے۔

33۔ "اے آقا میرے ہر قیاس سے اس کی قیمت زیادہ ہے"

34۔ "جہاں پناہ اس ہیرے کو کیسے توڑوں میں تو حضور کے مال و منال کا نگران اور خیر خواہ ہوں"

35۔ "میں دراصل تمہاری وفاداری کا امتحان لینا چاہتا تھا"

36۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے۔

(a) وقعت (b) ندامت (c) بھید

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

37۔ سلطان نے ہیرے کو توڑنے کے بعد کیا فرمایا اور حکایت فرماں برادری سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

38۔ ایاز کو ہیرا توڑنے کا حکم کیوں دیا گیا اور درباری ایاز کو کیا کہنے لگے؟

(VII) خط کے اجزائے ترکیبی کا لحاظ رکھتے ہوئے درج ذیل خط لکھیے:۔

25۔ اپنے والد کے نام خط لکھیے جس میں اپ کے امتحان کی تیاری کا ذکر ہو۔

21۔ جدید غزلیں

1۔ شہریارؔ

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ غزل کے لغوی معنی ہیں۔

(a) دھاگے میں موتی پرونا (b) عورتوں سے باتیں کرنا

(c) نظم لکھنا (d) ڈھیر ساری باتیں کرنا

2۔ ہرن کے بچے کے منہ سے نکلنے والی درد بھری آواز کو بھی۔۔۔۔۔ کہا جاتا ہے۔

(a) غزل (b) مرثیہ (c) مسدس (d) رباعی

3۔ غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔

(a) مطلع (b) بیت الغزل (c) حسن مطلع (d) مقطع

4۔ غزل۔۔۔۔۔۔ زبان کا لفظ ہے۔

(a) اردو (b) سنسکرت (c) عربی (d) فارسی

5۔ غزل کا پہلا شعر پابند ہوتا ہے۔

(a) قافیہ اور ردیف کا (b) مصرعے کا (c) حسن مطلع کا (d) بیت الغزل کا

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

6۔ زندگی : موت : : زمین :

7۔ یقین : گمان : : دوری :

(8) توقع : توقعات : : احساس :

(9) تصور : تصوارات : : امید :

(10) نقشہ : منصوبہ : : گھڑی :

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

11۔ شاعر کو زندگی کیسی محسوس ہوتی ہے؟

12۔ شاعر کے مطابق گھر کی تعمیر کہاں ممکن ہے؟

13۔ شاعر کے نقشے کے مطابق زمین کیسی ہے؟

14۔ بچھڑے لوگوں سے ملاقات کے بارے میں شاعر کے دل میں کیا ہے؟

15۔ شاعر کو دنیا میں کیا فرق نظر آتا ہے؟

16۔ شاعر کی اداسی کا آج بھی سبب کیا ہے؟

17۔ کیا شاعر کی موجودہ اداسی ماضی جیسی ہی شدید ہے؟

18۔ "ہر گھڑی ہوتا ہے احساس کہیں کچھ کم ہے" سے شاعر کیا کہنا جاہتا ہے؟

19۔ شاعر نے اس غزل میں کن جذبات کا اظہار کیا ہے؟

20۔ غزل کا مرکزی خیال کیا ہے؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

21۔ ردیف سے کیا مراد ہے؟ غزل سے ردیف لکھئے۔

22۔ قافیہ سے کیا مراد ہے؟ غزل سے قافیوں کی فہرست بنایئے۔

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

درج ذیل شعر کی تشریح کیجیے۔

23۔ زندگی جیسی توقع تھی نہیں کچھ کم ہے
ہر گھڑی ہوتا ہے احساس کہیں کچھ کم ہے۔

24۔ گھر کی تعمیر تصور ہی میں ہو سکتی ہے
اپنے نقشے کے مطابق یہ زمیں کچھ کم ہے۔

25۔ بچھڑے لوگوں سے ملاقات کبھی پھر ہو گی
دل میں امید تو کافی ہے یقین کچھ کم ہے۔

21۔ جدید غــزلیں

2۔ گوہر تریکیروی

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کرکے لکھیے۔

1۔ ایک نمایاں صنف جو مختصر اشعار میں گہرے جذبات اور خیالات کا اظہار کرتی ہے۔

(a) مسدس (b) رباعی (c) غزل (d) نظم

2۔ غزل کا ہر شعر اپنے آپ میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہوتا ہے۔

(a) خوبصورت (b) اچھا (c) ادھورا (d) مکمل

3۔ غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے۔ جس میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی پابندی ہوتی ہے۔

(a) قافیہ اور ردیف (b) مقطع (c) تخلص (d) مصرعہ

4۔ بیت الغزل کہتے ہیں۔

(a) آخری شعر کو (b) سب سے اچھے شعر کو (c) غزل کو (d) نظم کو

5۔ غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔استعمال کرتا ہے۔

(a) تخلص (b) نام (c) پتہ (d) تصویر

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

6۔ موتیوں کو دھاگے میں پرونا : نظم : : عورتوں سے باتیں کرنا :

7۔ نفس : دل : : گنجائش :

(8) رفو : ٹانکے لگانا : : آبرو :

(9) خوش آہنگ : سابقہ : : نغمہ سرا :

(10) ہم قافیہ : سابقہ : : نعت خوانی :

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے :۔

11۔ شاعر نے اپنے نفس کو کیسا رکھنے پر زور دیا ہے؟

12۔ دل میں کیا نہ رکھنے کی تاکید کی گئی ہے؟

13۔ چاک دامن سے کیا مراد ہے؟

14۔ شاعر کے مطابق کون جھوٹ نہیں بولتا؟

15۔ کس چیز کو روبرو رکھنے کی تاکید کی گئی ہے؟

16۔ سخن کا بنیادی تقاضہ کیا ہے؟

17۔ نفس کو سرخ رو رکھنے کا تعلق کس سے ہے؟

18۔ آئینے کو روبرو رکھنے سے کیا حاصل ہوتا ہے؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

19۔ ردیف سے کیا مراد ہے؟ غزل سے ردیف لکھیے۔

20۔ قافیہ سے کیا مراد ہے؟ غزل سے قافیوں کی فہرست بنائیے۔

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

درج ذیل شعر کی تشریح کیجیے۔

21۔ چاک دامن کے سارے سل جائیں
اتنی گنجائشِ رفو رکھنا

22۔ جھوٹ کب بولتا ہے آئینہ
اپنی تصویر روبرو رکھنا

23۔ بس سخن کا یہی تقاضہ ہے
لفظ و معنی کی آبرو رکھنا

24۔ میرا شیوہ کبھی نہیں گوہرؔ
طرزِ اظہار میں غلو رکھنا۔

25۔ شاعر گوہرؔ تریکیر وی کا تعارف لکھیے۔

کلیدی جوابات

1۔ حمد زہرہؔ بتول النساء

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کرکے لکھیے۔

1۔ حمد

2۔ حمد

3۔ زہرہؔ بتول

4۔ بزرگی والا

5۔ ادنٰی

6۔ ہمیشہ رہنے والا

7۔ عروج

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

8۔ جس نظم میں اللہ کی تعریف بیان کی گئی ہو اسے حمد کہتے ہیں۔

9۔ سورج اور چاند

10۔ اللہ تعالٰی کی قدرت ہر شخص کے دل میں نہاں ہے۔

11۔ اللہ کی ذات بے مثال اور لازوال ہے۔

12۔ شاعرہ اللہ تعالٰی کی ذات سے حضرت بلالؓ کے ایمانی جذبہ کی تمنا کر رہی ہیں۔

13۔ زہرہؔ کی زبان اللہ تعالٰی کی حمد و ثنا سے عاجز ہے کیونکہ اللہ تعالٰی کی ذات نہایت وسیع و عریض ہے۔

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملے میں لکھیے :۔

14۔ دورِ حاضر میں لوگوں میں ایمانی جذبہ اور خدا پرستی کم ہو رہی ہے۔ اور مسلمانوں کے دل ایمان سے خالی ہو رہے ہیں،

اس لیئے شاعرہ اللہ تعالیٰ سے جذبہ بلالیؓ دعامانگ رہی ہیں تاکہ دل میں خدا کے سوا کوئی خوف نہ رہے۔۔

15۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت شمس وقمر، لعل وگہر، شاخ وشجر، خشک وتر یعنی کائنات کے ہر ذرے ذرے میں موجود ہے۔

16۔ نام:۔بتول النساء

تخلص:۔زہرہ

پیدائش:۔10 جنوری 1935، مالور تعلقہ کولار ضلع آئی، سے، سے، اینڈ سی، ای۔ میسور یونیورسٹی سے ایم اے کی سند حاصل کی۔ باکمال شاعرہ ہیں۔

انتقال: 13 اکتوبر 2008۔

17۔ اے ذاتِ بے مثالی، اے ذاتِ لا زوالی

معبود تو حقیقی، ہر وصف تیرا عالی

ہر گل میں تیری خوشبو، ہر شئے تیری نرالی

18۔ ہم سب تیرے بندے، جھکتے ہیں تیرے آگے ہیں

تیرے سوا کسی سے، ہرگز نہیں ہیں ڈرتے۔

ہم کو بھی دے الٰہی، وہ جذبہ بلالی

19۔ شاعرہ اس بند میں کہتی ہیں کہ شمس وقمر یعنی سورج اور چاند میں لعل وگہر، یعنی ہیرے اور موتی، خشک وتر یعنی ہر زمینی اور پانی کی جگہ پر تو ہے یعنی کائنات کی ہر شئے میں تو ہی تو ہے۔ ہم سب تیرے ہی بندے ہیں اور تیرے آگے ہی جھکتے ہیں۔ ہم کو وہ جذبہ بلالؓ عطا کر جس سے ہم تیرے سوا کسی سے نہ ڈریں۔

20۔ شاعرہ زہرہ بتول کہتی ہیں کہ اللہ کی قدرت عیاں ہے اور ہر دل میں تو پوشیدہ ہے۔ تیری حمد وثنا کرنے سے میری زبان عاجز ہے۔ کیونکہ تیرا مقام ومرتبہ اعلیٰ وافضل ہے اور تیری تعریف وسیع وعریض ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔

(VI) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

21۔ شاعرہ زہرہ بتول اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ اے خدا تیری ذات بے مثال اور لازوال ہے۔ تو سچا خدا ہے۔ اور تیرا وصف عالی ہے۔ ہر گل میں تیری خوشبو ہے۔ سورج اور چاند ہیرا، اور موتی، شاخ اور درختوں میں ہر سوکھی زمین اور پانی کی جگہ پر، یعنی کائنات کی ہر شئے میں تو ہی تو ہے۔ ہم سب تیرے

ہی بندے ہیں اور تیرے آگے ہی جھکتے ہیں۔ ہم کو وہ جذبۂ بلالیؓ عطا کر جس سے ہم تیرے سوا کسی سے نہ ڈریں،

مزید کہتی ہیں کہ اللہ کی قدرت عیاں ہے اور ہر دل میں پوشیدہ ہے۔ تیری حمد و ثنا کرنے سے میری زبان

عاجز ہے۔ کیونکہ تیرا مقام و مرتبہ اعلیٰ و افضل ہے اور تیری تعریف وسیع و عریض ہے، جو کبھی ختم نہیں ہو گی۔

22۔ 1۔ ہر سو: اللہ تعالیٰ کی قدرت ہر سو دکھائی دیتی ہے۔

2۔ نرالی: اللہ تعالیٰ کی بنائی دنیا بہت نرالی ہے۔

3۔ لعل: لعل ایک قیمتی پتھر ہے، جسے پہن کر لوگ خوش ہوتے ہیں۔

4۔ تر: اللہ کی شان خشکی اور تری میں ظاہر ہے۔

2۔ بہترین فیصلہ

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ متاثر کرنا

2۔ ایک دوسرے پر فخر کرنا

3۔ خدا پرستی

4۔ غیر دانش مندی

5۔ شکستِ فاش

6۔ مفرد لفظ

7۔ مرکب لفظ

8۔ سابقے

9۔ لاحقے

10۔ چار

11۔ حروفِ ندا

12۔ چار

13۔ علامتِ فاعلی

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(14) گرنا،ڈھانا

(15) کالا

(16) لاحقہ

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

16۔ ایک بار مکہ ؐمیں بہت زور کا سیلاب آیا۔

17۔ سیلاب کی وجہ سے بہت سے مکان منہدم ہو جانا مکہّ والوں کے لئے پریشانی کا باعث بنی ہوئی تھی۔

18۔ کیونکہ عرب والے خانہ کعبہ کی بہت عزت کرتے تھے۔

19۔ آپؐ نے پتھر ڈھوڈھو کر لانے کا کام کیا۔

20۔ تنصیبِ حجرِ اسود کے مسئلہ پر عرب والوں میں اختلاف پیدا ہوا۔

21۔ کعبہ پر ابرہہ نے چڑھائی کی۔

22۔ حربِ فجار سے مراد دورِ جاہلیت کی مشہور لڑائی ہے جو برسوں تک چلتی رہی۔

23۔ یہ اس بات کا عہد تھا کہ یا تو ہم کعبہ کی دیوار میں سنگِ اسود نصب کریں گے یا پھر لڑ کر اپنی جان دے دینگے۔

24۔ چار دن تک لوگوں میں تو تو میں میں ہوتی رہی۔

25۔ ابوامیہ بن مغیرہ قریش کے سب سے زیادہ معمر اور امن پسند شخص تھے۔

26۔ جو شخص کل صبح سب سے پہلے خانہ کعبہ میں داخل ہو، انہی کا فیصلہ مان لیا جائے۔

27۔ ہر قبیلے کے ایک ایک شخص کو ساتھ لیتے ہوئے حضورؐ نے حجرِ اسود کو نصب فرمایا۔

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

29۔ ایک مرتبہ مکہّ میں بہت زور کا سیلاب آیا۔ گلیوں میں نہروں کی طرح پانی بہنے لگا۔ بہت سے مکان گر گئے، یہ بات مکہّ والوں کے لئے پریشانی کا سبب بنی ہوئی تھی۔ خانہ کعبہ بھی سیلاب کی زد میں آگیا، اس کی دیواریں بھی گر گئیں اور حجرِ اسود بھی اپنی جگہ سے نکل کر زمین پر گر گیا۔

30۔ عرب والے کعبہ کی بہت عزت کرتے تھے۔ بت پرستی کے بے پناہ وشق اور عقیدت کے باوجود بیت اللہ کا احترام ان کے دلوں میں موجود تھا۔ انہوں نے یہ طئے کیا کہ سب سے پہلے خانہ کعبہ کی مرمت کی جائے۔ سب نے مل کر جوش و خروش سے اس کام میں حصّہ لیا، جب خانہ کعبہ کی دیواریں اٹھ گئیں تو حجرِ اسود نصب کرنے کا مسئلہ اٹھا۔ ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ یہ سعادت اس کے حصّے میں آئے اس لئے وہ آپس میں جھگڑنے لگے۔

31۔ کسی نے کہا کہ ابرہہ نے جب کعبہ پر ہاتھیوں کے لشکر سے چڑھائی کی تھی تو میں اور میرا بوڑھا باپ کعبہ کی حفاظت میں سب سے آگے آگے تھے۔ دوسرے نے کہا فجار کی جنگ میں میرے قبیلے کے لوگوں نے جان کی بازی لگا کر قریش کو شکست فاش سے بچایا ورنہ ان کی عزت خاک میں مل جاتی۔ بعض من چلوں نے عرب کے دستور کے مطابق خون میں

اپنی اپنی انگلیاں ڈبو لیں۔اس کا مطلب یہ تھا کہ یا تو ہم سنگِ اسود نصب کر کے رہیں گے یا پھر لڑ کر اپنی جان دے دیں گے ،اور اس بات کا فیصلہ تلوار کرے گی۔اس طرح گذرے ہوئے واقعات کا حوالہ دے کر لوگ ایک دوسرے پر فخر جتانے لگے۔

32۔ ابوامیہ بن مغیرہ کی تجویز تھی کہ کل صبح سب سے پہلے جو شخص سب سے پہلے خانہ کعبہ میں داخل ہو گا اس کا فیصلہ سب مان لیں گے۔

جب دوسرے دن صبح سب سے پہلے خانہ کعبہ کے صحن میں حضرت محمدؐ بن عبداللہ داخل ہوئے ،اور سب نے مل کر کہا کہ ہمارے اس مسئلے کو آپ ہی حل فرمائیں ،چنانچہ محمدؐ نے اپنی چادر زمین پر بچھائی اور حجرِ اسود کو اس کے درمیان میں رکھ دیا اور فرمایا کہ عرب کے تمام قبیلوں میں سے ایک شخص آئے اور اس چادر کو پکڑ کر اوپر اٹھائے اس کے بعد سبھی نے مل کر حجرِ اسود کو اس کی جگہ پر نصب کر دیا۔اس طرح حجرِ اسود کی تنصیب کا مسئلہ خوش اسلوبی سے حل ہوا۔

(V) متن کے حوالے سے تشریح کیجئے۔

33۔ یہ جملہ سبق ‘‘ بہترین فیصلہ ’’ سے لیا گیا ہے۔حجرِ اسود کی تنصیب ہر قبیلہ خود کرنا چاہتا تھا،اس پر آپس میں شدید بحث و مباحثہ چلتا رہا۔عرب کے بعض من چلوں نے خون میں اپنی انگلیاں ڈبو لیں اور بطور عہد یہ جملہ کہا کہ ‘‘ اب اس بات کا فیصلہ تلوار کرے گی۔

34۔ " یہ جملہ سبق ‘‘ بہترین فیصلہ ’’ سے لیا گیا ہے۔جب تمام قبائل میں بحث و مباحثہ بلکہ تو تو میں میں ہونے لگی اور خون خرابہ کا اندیشہ ہو گیا تو قریش کے سب سے معمر شخص ابوامیہ بن مغیرہ نے انہیں مخاطب کر کے یہ جملہ کہا کہ ‘‘ ہر بات اور ہر مسئلہ کا حل تلوار ہی سے نہیں ہوا کرتا۔"

35۔ " یہ جملہ سبق ‘‘ بہترین فیصلہ ’’ سے لیا گیا ہے۔جب حجرِ اسود کی تنصیب کے معاملہ کو لے کر مباحثہ ہو رہے تھے تو ایک نے کہا کہ ابرہی کی فوج جب کعبہ پر چڑھائی کیا تھا تو میں اور میرا بوڑھا باپ کعبہ کی حفاظت میں سب سے پیش پیش تھے۔اس لئے حجرِ اسود کی تنصیب کا حق صرف ہمیں پہنچتا ہے۔"

36۔ " یہ جملہ سبق ‘‘ بہترین فیصلہ ’’ سے لیا گیا ہے۔یہ جملہ ابوامیہ بن مغیرہ نے اپنی قوم کو مخطب کر کے کہا اور سب نے ان کی بات کو مان لیا کہ جو شخص کل صبح سب سے پہلے خانہ کعبہ میں داخل ہو گا اسی کا حکم مان لیا جائے۔"

37۔ " یہ جملہ سبق'' بہترین فیصلہ '' سے لیا گیا ہے۔جب لوگوں نے دیکھا کہ محمدؐ بن عبداللہ سب سے پہلے کعبہ میں داخل ہورہے ہیں تو ان کے دل مسرت سے بھر گئے کہ اب سچا فیصلہ ہوگا۔سب نے ایک زبان ہو کر کہا کہ '' آپ ہی ہمارے مسئلہ کو حل فرمائیں۔''

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے لکھیے:۔

38۔ مفرد لفظ

وہ کلمہ جو ایک لفظ پر مشتمل ہو مفرد لفظ کہلاتا ہے۔

مثال: پھول، پتھر، گھر، وغیرہ

مرکب لفظ

وہ کلمہ جو ایک سے زائد لفظوں پر مشتمل ہو مرکب کہلاتا ہے۔

مثال: خوش قسمت، روشن دان، وغیرہ

39۔ سابقہ:۔وہ علامتیں، حروف یا الفاظ جو کسی دوسرے مفرد لفظ یا کلمہ کے پہلے آکر ایک نیا لفظ یا کلمہ بنا لیتے ہیں، سابقہ کہلاتے ہیں۔

مثال: ان+پڑھ=ان پڑھ

بے+زبان=بے زبان

لاحقہ:۔وہ علامتیں، حروف یا الفاظ جو کسی کلمہ کے بعد آکر ایک نیا لفظ یا کلمہ بناتے ہیں۔لاحقہ کہلاتے ہیں۔

مثال: قلم+دان=قلم دان

زر+خیز=زرخیز

40۔ ماہرین نے نوعیت کے لحاظ سے ان حروف کی چار قسمیں بنائی ہیں۔

1) حروفِ ربط۔

2) حروفِ عطف۔

3) حروفِ تخصیص۔

4) حروفِ فجائیہ۔

3۔نعت امیرؔ مینائی

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ نعت

2۔ امیر مینائی

3۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

4۔ پایا

5۔ صنعت تلمیح

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(6) جھنڈا

(7) اشعار

(8) شب

(9) حمد

(10) موسیٰ

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

11۔ شافع محشر محمدؐ ہیں۔

12۔ سارے انبیاء محمدؐ کے سائے تلے ہوں گے۔

13۔ شاعر نے نعت پانچویں شعر اور مطلع میں اپنے متعلق کہا ہے کہ نعت گوئی کا جو شرف مجھے حاصل ہوا ہے۔وہ محمدؐ کی بدولت ہی حاصل ہے۔

14۔ امیرؔ مینائی داغ کے ہم عصر تھے۔

15۔ شاعر امیرؔ مینائی طب اور علم نجوم سے واقف تھے۔

16۔ شاعر امیرؔ مینائی کی لغت کا نام "امیر اللغات" ہے۔

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

17۔ شاعر نے اپنے آپ کو نعتیہ شعر کہنے کی توفیق پانے پر اور اللہ کی عطا کردہ حسن میزا پر اپنے جذبات پیش کیے ہیں۔ اور وہ اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ انہیں نعتیہ شعر کہنے کی توفیق دی اور نعت کا یہ آخری شعر ہے۔

18۔ شاعر حضرت یوسفؑ ،حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ کا ذکر کیا ہے اور یوسف کا حسن و خوبصورتی حضرت عیسیٰؑ کا معجزہ اور موسیٰ کا اللہ سے کلام کے ذکر کو اشاروں میں بیان کیا ہے۔

19 ۔ جوڑیاں لگایئے۔

	حصہ الف	حصہ ب
الف)	نبی	انبیاء
ب)	حق	ناحق
ج)	لطف	الطاف
د)	شرف	مقام و مرتبہ

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

20۔ ذیل میں دیئے گئے مرکب الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

(a) لطف حق : نماز پڑھنے کے بعد ایک خاص لطف حاصل ہوتا ہے۔

(b) فخر رسالت : محمدؐ فخر رسالت ہیں۔ جن کے صدقے ہمیں ہدایت نصیب ہوئی۔

(c) تاج شفاعت : قیامت کے دن فخر رسالت محمدؐ تاج شفاعت سجائے امت کی بخشش کی دعا کریں گے۔

21۔ امیر مینائی کا تعارف۔

نام: منشی امیر مینائی

تخلص: امیرؔ

پیدائش: 1828ء بمقام لکھنو

خاندان: حضرت مخدوم شاہ مینائی کے خاندان سے تعلق

علوم : طب اور نجوم

ہم عصر شاعر: داغ دہلوی

مشہور تصانیف: امیر اللغات، مرر تالغیب، صنم خانہ عشق اور دو دیوان

انتقال: حیدر آباد 1900ء۔

22۔ درج ذیل شعر کی تشریح کیجئے۔

اس شعر میں شاعر امیرؔ مینائی کہتے ہیں کہ جن ہستیوں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ یعنی شفاعت ہوگا وہ تمام انبیاء اور امتی روز قیامت اللہ تعالی کے لطف و کرم سے علم فہم اور معرفت پائیں گے شاعر اپ کیوں کامیابی کی کنجی قرار دیتا ہے وہ تمام نعمتیں انہیں حاصل ہیں جو نبی کے سائے تلے ہوں گے۔

23۔ ذیل میں دیئے گئے اشعار مکمل کیجئے۔

کیا شرف آپؐ نے اے فخر رسالت پایا

شافع محشر ہوتے تاج شفاعت پایا

جس کے سائے تلے ہوں گے نبی ہیں جتنے

لطف حق سے وہ علم روز قیامت پایا

اور کا ذکر تو اس عالم ایجاد میں کیا

انبیاء نے بھی شرف ان کی بدولت پایا

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

شاعر امیرؔ مینائی نعت میں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اپنی محبت و عقیدت کو پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے نبی آپ نے ایسا بلند مرتبہ مقام پایا کہ خود رسالت آپ پر فخر ناز و فخر کرتی ہے خدا کی جانب سے آپ کو شفاعت کا تاج پہنایا گیا ہے آپ روز محشر گناہگاروں کی شفاعت کریں گے اور آپ کی فضیلت سے ہی تمام انبیاء قیامت کے دن آپ کے

پرچم کے سائے میں ہوں گے تمام انبیاء کو جو درجہ ملا وہ سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ہی ہے حضرت یوسف کا حسن عیسی کا ہاتھ چمکنے کا معجزہ جس کو پھونک مارتے ہیں بیماروں کو شفاعت کا نصیب ہونا اور موسی کا کوہ طور پر اللہ تعالی سے کلام کرنا یہ تمام معجز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ہی نصیب ہوئے ہیں اخری شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ نعت گوئی کا جو شرف حاصل ہوا ہے وہ شعر ان کی زبان سننے سے جو نکلے ہیں وہ ان کو سرکار کی رسالت کا فیض مانتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے مزاح میں جو شگفتگی اور رعنائی پائی جاتی ہے وہ بھی دراصل نعت کی برکت سے ہی حاصل ہوئی ہے۔

4۔ مہابلیشور

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ مہابلیشور

2۔ مہاراشٹرا

3۔ 10 کلومیٹر

4۔ گلاب

5۔ 1945

6۔ شیواجی

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(6) پہاڑ

(7) نگرانی

(8) افضل خان

(9) پستی

(10) کوٹھیاں

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

11۔ مہابلیشور سیر و تفریح کے لیے ممبئی اور پونے کے علاقوں میں نہایت مشہور ہے۔

12۔ مہا بلیشور ونا جھیل سے ایک 1372 میٹر بلندی پر واقع ہے۔

13۔ مہابلیشور موسم گرما میں قدیم ممبئی کے رسیڈنٹ کی قیام گاہ تھا۔

14۔ مہابلیشور کرسمس اور دیوالی کے تہوار پر سیاحوں سے بھر جاتا ہے۔

15۔ میلکوم پہاڑی کی تعمیر 1829 میں ہوئی۔

16۔ موجودہ دور میں کیتھولک چرچ کی حالت بہت خستہ ہو چکی ہے وہ اب یہ چرچ شکستہ ہو چکا ہے

16۔ مہابلیشور کلب 1881ء میں تعمیر کیا گیا

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

17۔ مہابلیشور کے معنی قوت والا خدا کے ہیں اور یہ تین وادیوں پر مشتمل ہے۔

18۔ انگریزوں نے مہابلیشور کے اطراف مکانات بنگلے اور کتیا سے تعمیر کیے۔

19۔ قلعہ پرتاب گڑھ مہا بلیشور سے 24 کلومیٹر کی دوری پر ہے اس قلعے کو مراٹھا حکمران شیوا جی کے حکم پر مور پنت تربنگ بنگلے نے 1666ء میں تعمیر کیا تھا اس وقت بیجاپور کا عظیم حکمران افضل خان یہاں تھا جسے شوا جی نے مار ڈالا تھا یہ قلعے کا منظر نہایت خوبصورت ہے۔

19۔ کیتھولک چرچ کی حالات بہت چکستا ہو چکی ہے مگر اس کی بے داغ آئینہ دار کھڑکیاں آج بھی پر کشش ہیں اس کی دیکھ بھال آج کل ایک ہندو خاندان کر رہا ہے

19۔ مرار جی گھوارہ مہابلیشور سے قریب ہے یہاں پر سیاح دور دراز سے اس کو دیکھنے کے لیے آتے ہیں یہ بہت ہی قابل دید مقام ہے خود ہمارے ہندوستان کے قومی رہنما بابا ہند مہاتمہ گاندھی جی نے 1945 عیسوی میں یہاں قیام کیا تھا

19۔ مہابلیشور کے اطراف تفریحی مقامات کے نام یہ ہیں۔

کیتھولک چرچ

مہابلیشور کلب

قلعہ پرتاب گڑھ

پنچانگی

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

20۔ علامت مفعولی سے مراد وہ حرف جو عموما مفعول کے بعد آتے ہیں یعنی جس پر کام ہو رہا ہو اردو میں اکثر اوقات "کو" "پر" "سے" "تک" جیسے حرف جار مفعول کی علامت کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ مثال :۔ علی نے کتاب پڑھی

یہاں کتاب مفعول ہے کیونکہ "پڑھی" کا عمل کتاب پر ہوا۔

(ب) ۔ میں نے احمد کو خط لکھا۔

یہاں احمد مفعول ہے اور اس کی علامت " کو " ہے

21۔ علامت ظرفی وہ لفظ علامت ہے جو کسی ظرف یعنی وقت یا جگہ کی نشاندہی کرے جیسے "میں" "پر" ' تک' ' بعد' "سے" اندر 'باہر'اوپر' 'نیچے' 'جب' 'جہاں'آج' 'کل' 'صبح' 'شام' وغیرہ

مثال :۔ہم شام کو اسکول گئے۔

یہاں شام کو ظرف زماں اور" کو" علامت ظرفی ہے۔

(ب) وہ صبح کے وقت آیا ۔

صبح کے وقت ظرف زمان اور 'میں' علامت ظرفی ہے۔

22۔ حروف عطف وہ لفظ ہے جو دو یا دو سے زیادہ الفاظ جملوں یا عبارتوں کو اپس میں جوڑنے کے لیے استعمال ہوتا ہے مثال :۔ احمد اور علی کھیل رہے ہیں۔

اور 'نے' علی اور احمد کو اپس میں جوڑا یہ جملہ عطف ہے۔

(ب) میں چائے یا کافی پیوں گا۔

" یا " نے دو چیزوں میں انتخاب بتایا ہے یہ حرف عطف ہے۔

23۔ ان مرکب الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

(b) فرحت بخش : آپ کی باتیں میرے لئے فرحت بخش ہوتی ہیں۔

(c) سیر و تفریح : ہم اتوار کے دن سیر و تفریح کے لئے باغ جاتے ہیں۔

(d) نظم ونسق : ہمارے مدرسہ میں تعلیم وتربیت کا بہترین نظم ونسق قائم ہے۔

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

24۔ مہا بلیشور کلب کی تعمیر 1881ء میں ہوئی اس کی بہترین دیکھ بھال کی بدولت کہ آج بھی اپدار معلوم ہوتا ہے ۔مہا بلیشور کلب میں صرف کلب اراکین قیام کر سکتے ہیں دوسروں کو اس کی اجازت نہیں ہے کلب کے چمن میں خوبصورت گلابوں کی کیاریاں ہیں جو صبح سویرے چہل قدمی کا

مزہ دیتی ہیں مہابلیشور کلب کے اراکین ہر سال کرسمس نہایت ہی شان و شوکت کے ساتھ مناتے ہیں اس کا ایک حصہ آج بھی سیاحوں کے لیے کھولا گیا ہے جس میں گولف کھیلنے کی اجازت ہے ۔

25۔ ا۔ پنچانگی کے پانچ پہاڑوں کے ہیں کیونکہ یہ پنچانگی پانچ پہاڑوں پر مشتمل ہے یہ مقام کوہ پیمائی اور ہم جوئی کے لیے مشہور ہے۔

اا۔ پنچانگی مہابلیشور کے پرفضاء سلسلہ وار پہاڑی مقامات میں سے ایک ہے ٹیبل زمین اس کا اونچا مقام جہاں سے نیچے پھیلے ہوئے میدانوں پر مشتمل زمین کا نظارہ کیا جا سکتا ہے یہاں کے باغات بھی کافی دلکش اور قابل دید ہیں۔

(VII) خط کے اجزائے ترکیبی کالحاظ رکھتے ہوئے اپنے دوست کے نام ایک خط لکھئے جس میں مہابلیشور سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار ہو:۔

میرے پیارے دوست حمید

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ

تمہارا خط ملا پڑھ کر بڑی مسرت ہوئی امید ہے کہ تم خیریت سے ہو اور تمہاری پڑھائی کیسے یہ قدم محابل ایشور کی سیر کے بعد لکھ رہا ہوں تاکہ تمہیں اس خوبصورت مقام کے بارے میں اپنے خیالات بتا سکوں واخر قدرتی نظارہ ہے یہاں کی فضا نہایت ہی پرسکون اور دل کی طمانیت بخشنے والی ہے یہاں کی سبز پہاڑ ٹھنڈی ہوائیں اور جھرنوں کی اواز انسان کو قدرت کے قریب لے اتی ہے میں نے میل قوم پہاڑی مرار جی گھوارا مہابلیشور کلب پنچانگی وغیرہ کی سیر کی اور میں نے اس کی اس حسن کو بہت محسوس کیا یہاں کا ماحول ذہنی سکون دیتا ہے

یقین ہے کہ تم بھی کبھی ہوں گے تو اسے کبھی نہ بھلا پاؤ گے کاش تم میرے ساتھ ہوتے تو اور مزہ اتا جلد ملاقات کی امید کے ساتھ۔

تمہارا مخلص دوست

علی

(VII کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے:۔

(a) مہا بلیشور ایک تفریح گاہ :

مہابلیشور بھارت کی ریاست مہاراشٹر کے مغربی گھاٹ کا ایک سب سے اونچا پہاڑی مقام ہے جو اپنی دل کش مناظر اور پرفضا نظارے بکھیرتا ہے ٹھنڈی ہوا سر سبز وادی سیاحوں کے لیے بہترین دلچسپی کا باز بنے ہوئے ہیں مہابلیشور سطح سمندر سے 400 فیٹ کی بلندی پر واقع ہے اور خاص طور پر گرمیوں میں لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے مہابلیشور کی فضا نہایت خوشگوار اور فرحت بخش ہوتی ہے یہاں کے سر سبز پہاڑ بہتے ہوئے جھرنے اور قدرتی حسن دل کو سکون بخشتے ہیں یہاں کی مشہور جگہوں میں ویو پوائنٹ ایکو پوائنٹ ارتھر سیٹ دنیا لیگ شامل ہیں ونالیگ پر کشتی رانی کرنا ایک نہایت ہی خوشگوار تجربہ ہے یہاں کے باغات خاص طور پر اسٹرابیری کے باغات بہت مشہور ہیں وہاں بلیشور کو اسٹرابیری کا شہر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہاں کی سٹرابیری نہایت لذیذ اور تازہ ہوتی ہے سیاح یہاں سے سٹرابیری چاکلیٹ اور ہاتھ سے بنی ہوئی مصنوعات خریدتے ہیں مہا بلیشور کلب پنچگانی مرار جی گھوارہ کیتھولک چرچ یہاں کے اہم مقامات ہیں جو دیکھنے کے قابل نہیں

5۔ شکوہ جواب شکوہ　　علامہ اقبالؔ

(I)　درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔　موتیوں کو دھاگے میں پرونا

2۔　مسدس

3۔　قافیہ

4۔　ردیف

5۔　شعر

(II)　پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

6۔　وفاداری　کے　حصول

(7)　آزاد

(8)　آغاز

(9)　تعریف

(10)　نظم

(III)　درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

11۔　نوعِ انسان کو غلامی سے مسلمانوں نے چھڑایا۔

12۔　قرآن کو سینے سے مسلمانوں نے لگایا۔

13۔　شکوہ میں شاعر اللہ تعالی سے شکایت کر رہا ہے۔

14۔　ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فرد مسلمانوں کو کہا گیا ہے۔

15۔　قوم حجاز کا لڑائی کے دوران میں قوم حجاز عین نماز کا وقت ہونے پر قبلہ رو ہو کر سجدہ ریز ہو جاتے۔

16۔　اللہ تعالی کی سرکار میں پہنچ کر سبھی ایک ہوئے۔

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

17۔ جواب شکوہ میں علامہ اقبالؔ نے موجودہ دور کے مسلمانوں کی بنیادی کمزوریوں کا ذکر کیا ہے ان میں صبح کی بیداری سے گریز دین سے دوری اور عبادت میں سستی اور باہمی اتحاد و محبت کی کمی نمایاں ہے یہ خامیاں انہیں عملی جدوجہد سے دور کر کے زوال کا شکار بنا رہی ہے۔

18۔ نظم کا نام جواب شکوہ اس لیے رکھا گیا کیونکہ یہ علامہ اقبالؔ کی پہلی منشور نظم شکوہ کا رد عمل ہے اور اس کے سوالوں کا جواب ہے شکوہ میں مسلمانوں نے اللہ کے اپنی زبوں حالی کا گلا کیا ہے جبکہ جواب شکوہ میں اللہ تعالی کی طرف سے مسلمانوں کو ان کی موجودہ حالت اور خامیوں کی وجہ بتائی گئی ہے یعنی یہ ایک جواب ہے شکوے کا۔

19۔ اس مصرے میں اللہ تعالی سے دلدار نہ ہونے کا شکوہ کیا گیا ہے شکوہ نظر میں مسلمان اپنی موجودہ حالت زار اور ماضی کی قربانیوں کا حوالہ دیتے ہوئے اللہ سے گلہ کرتے ہیں کہ اگرچہ وہ وفادار رہے لیکن اللہ نے ان سے وہ لطف و کرم نہیں کیا جو ایک دم دلدار اپنے محبوب سے کرتاہے۔

20۔ اس مصرے میں محمود سے مراد سلطان محمود غزنوی ہیں جو ایک حکمران تھے اور ایاز ان کے غلام کا نام تھا اس مصرے کا مطلب یہ ہے کہ جب نماز کا وقت آیا تو بادشاہ اور غلام کا فرق مٹ گیا اور سب اللہ کی بارگاہ میں ایک ہی صف میں برابر کھڑے ہو گئے۔

21۔ علامہ اقبال نے جواب شکوہ نظم شکوہ پر اٹھائے گئے اعتراضات کا جواب دیکھنے مسلمانوں کی حالت زار کی اصل وجوہات واضح کرنے اور انہیں اپنی اصلاح اور عمل پر آمادہ کرنے کے لیے لکھی اس نظم کے ذریعے انہوں نے یہ پیغام دیا کہ مسلمانوں کا زوال خدا کی بے اعتنائی نہیں بلکہ ان کے اپنے اعمال کی کوتاہی کا نتیجہ ہے۔

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

22۔ علامہ محمد اقبالؔ نو نومبر 1875 کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے اور 1938 میں لاہور میں وفات پائی آپ بر صغیر پاک و ہند کے ایک عظیم شاعر فلسفی اور سیاست دان جنہیں "شاعر مشرق" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کو بیداری کا پیغام دیا اور ان میں

خودی اتحاد اور عمل کا جذبہ پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کی ان کی مشہور اردو تصانیف میں "بانگ درا"، "بال جبرائیل" اور "ضرب کلیم" شامل ہیں علامہ اقبالؒ کو پاکستان کے قیام کے نظریاتی بانیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

23۔ ذیل میں دیئے گئے مرکبات کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

نوعِ انسان ؛ نوعِ انسان کو اللہ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔

وفادار : ایک اچھا دوست ہمیشہ اپنے وعدوں کا وفادار ہوتا ہے۔

قبل رو : نماز کے وقت تمام مسلمان قبلہ رو ہو کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

24۔ ذیل میں دیئے گئے مرکبات کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

طبع آزاد ؛ اس کی طبع آزاد اسے کسی کی غلامی کرنے سے روکتی ہے۔

محفل انجم: رات کے سناٹے میں آسمان پر محفل انجم سجی ہوئی تھی۔

دلدار : اس کے الفاظ میں ایک عجیب سی نرمی تھی جو ہر سننے والے کو اپنا دلدار بنا لیتی تھی۔

25۔ ذیل میں دیئے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

غنی ؛ جس کا دل غنی ہو اسے دولت کی کمی محسوس نہیں ہوتی۔

جبیں : وہ عجز و انکساری کے ساتھ اپنی جبیں اللہ کے حضور جھکائے ہوئے تھا۔

باطل : حق ہمیشہ باطل پر غالب آتا ہے۔

26۔ ذیل میں دیئے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

گلہ ؛ اسے ہمیشہ دوسروں سے اپنی قسمت کا گلہ رہتا ہے۔

دہر : اس دہر فانی میں کوئی چیز ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔

گراں : آج کل مہنگائی اتنی بڑھ گئی ہے کہ روزمرہ کی اشیاء بھی بہت گراں محسوس ہوتی ہے۔

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

27۔ شکوہ:۔ صفحہ دہر کو باطل سے مٹایا ہم نے
نوعِ انسان کو غلامی سے چھڑایا ہم نے
تیرے کعبے کو جبینوں سے بسایا ہم نے
تیرے قرآن کو سینے سے لگایا ہم نے
پھر بھی ہم سے یہ گلہ ہے کہ وفادار نہیں
ہم وفادار نہیں، تو بھی دلدار نہیں

جوابِ شکوہ:۔ صفحہ دہر کو باطل سے مٹایا کس نے؟
نوعِ انسان کو غلامی سے چھڑایا کس نے؟
تیرے کعبے کو جبینوں سے بسایا کس نے؟
تیرے قرآن کو سینے سے لگایا کس نے؟
تھے تو آبا وہ تمہارے ہی، مگر تم کیا ہو؟
ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظرِ فردا ہو

28۔ علامہ اقبالؒ کی مشہور نظم شکوہ جواب شکوہ مسلمانوں کی زوال پذیری پر ایک گہرا مکالمہ ہے یہ نظم دو حصوں پر مشتمل ہے شکوہ جہاں مسلمان اللہ سے اپنی پریشانیوں اور زوال کا گلا کرتے ہیں اور جواب شکوہ جہاں اللہ کی طرف سے ان کے شکوؤں کا جواب دیا جاتا ہے شکوہ ماضی کی عظمت اور حال کی بے چارگی مسلمان اللہ سے گلہ کرتے ہیں کہ انہوں نے دنیا سے باطل کو مٹایا انسانیت کو غلامی سے نجات دلائی اللہ کے گھر کو اپنی پیشانیوں سے بسایا اور قران کو سینوں سے لگایا ان تمام قربانیوں کے باوجود وہ آج زبوں حالی کا شکار ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اگر ہم وفادار نہیں تو کیا تو بھی دلدار نہیں تمہاری موجودہ حالت کی ذمہ داری اللہ کی طرف سے جواب ایا کہ یہ کارنامے کس نے انجام دیے یہ سب تمہارے آباء و اجداد نے کیے تھے مگر آج تم کیا ہو تم تو ہاتھ پر ہاتھ دھرے مستقبل کا انتظار کر رہے ہو اللہ یہ واضح کرتا ہے کہ تم خود اپنی بے عملی اور دین سے دوری کے

ذمہ دار ہو میدان جنگ میں بھی دین و پر استقامت مسلمان یاد دلاتے ہیں کہ عین لڑائی کے دوران بھی انہوں نے نماز کے وقت قبلہ رو ہو کر زمین بوس ہو گئے ان کی صفوں میں محمود ایاز بادشاہ اور فقیر بھی ایک ساتھ کھڑے ہوئے جہاں کوئی بندہ رہا نہ بندہ نواز بلکہ سب ایک تھے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی سرکار میں سب برابر ہو گئے پھر اب یہ تفرق کیوں دین سے دوری اور مادیت پرستی اللہ کا جواب ہے کہ تمہیں صبح کی بیداری کتنی ناگوار گزرتی ہے تمہیں مجھ سے کب پیار ہے تمہیں تو نیند پیاری ہے اللہ سوال کرتا ہے کہ کیا رمضان کے روزوں کی پابندی تمہاری آزاد طبیعت پر بھاری ہے؟ کیا یہی تمہاری وفاداری کی نشانی ہے؟ اللہ مزید فرماتا ہے کہ قوم کا وجود مذہب سے ہے اگر مذہب نہ ہو تو قوم بھی نہیں اپس میں اتحاد اور محبت کا جذبہ نہ ہو تو یہ امت کیسے قائم رہ سکتی ہے۔

6۔ لیسر شعاعیں کیا ہیں؟ خالد عرفان

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ 4

2۔ آٹھ

3۔ حروف عطف

4۔ حروف علت

5۔ کہ

6۔ حروف علت

7۔ حروف علت

8۔ حروف علت

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

9۔ نثر

(10) اصلی

(11) مخفی

(12) فائدہ

(13) مختصر

(14) اجتماعی

(15) لاحقہ

(16) لاحقہ

(17) لاحقہ

(18) سابقہ

(19) سابقہ

(20) ایجادات

(21) اشخاص

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

22۔ قدرتی روشنی لامحدود ہے اور اس کے ذرائع انسانی پہنچ سے باہر ہیں۔

23۔ لیسر کی ایجاد سے پہلے انسان قدرت کے مد مقابل آنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔

24۔ لیسر شعاعوں سورج کی روشنی سے کروڑہا گنا تیز روشنی پیدا کر سکتی ہے اور اسے قابو میں رکھ سکتی ہے۔

25۔ لیسر شعاعوں کو انسانی انکھ جیسے نازک عضو پر عمل جراحی کرتے ہوئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

26۔ لیسر شعاؤں سے فولاد کی موٹی چادروں میں سراغ بنائے جا سکتے ہیں۔

27۔ لیسر شعاعیں زمین پر بیٹھ کر لیسر شعاؤں سے چاند پر روشنی چھینکی جا سکتی ہے جس سے صرف دو میل کا احاطہ روشن ہوسکتاہے۔

28۔ لیسر شعاعوں کو کینسر اور السر کا علاج کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

29۔ لیسر شعاعوں کو قاتل شعاعوں میں تبدیل کر کے جنگ میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

30۔ بجلی اور جوہری توانائی کے بعد میسر اور لیزر کی ایجاد نے انسان کو قدرت کے مد مقابل کھڑا کیا ہے۔

31۔ زمین سے چاند پر لیسر شعاعیں پھینکنے سے دو میل کا احاطہ روشن ہو سکتا ہے۔

32۔ لیزر شعاعوں کے متنوع استعمال کا راز ان کی منفرد خصوصیتوں میں پوشیدہ ہے۔

33۔ لیسر شعاعیں خالص ہوتی ہیں یعنی وہ صرف ایک ہی طرح کی روشنی سے ترکیب پائی ہوئی ہوتی ہیں۔

34۔ ٹی ایچ مائے من نے ہیوگھس ایر کرافٹ کمپنی (Hughes Aircraft Co California) میں کام کرتے ہوئے لیسر بنایا۔

35۔ کسی موج کی دو متصل فرازوں کا درمیانی فاصلہ (Wavelength) ہوتاہے۔

36۔ ارگان، ہیلیم، نیان۔

37۔ خون کے بے رنگ حصہ کو انگریزی اصطلاح میں SERUM OR PLASMA کہتے ہیں۔

38۔ بین سیارہ پیغام رسائی سیاروں کے درمیان مراسلت کو کہتے ہیں۔

39۔ جوہری توانائی باہر سے پیدا ہونے والی طاقت کو کہتے ہیں۔

40۔ عمل جراحی آپریشن، زخموں کو چیر پھاڑ کرنے کا مراد ہے۔

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

41۔ لیزر شعائیں مصنوعی طور پر پیدا کی جانے والی ایک خاص قسم کی روشنی ہیں جو توسیع نور بذریعے ہیجانی اشعاع کے عمل سے گزرتی ہیں یہ شعائیں انتہائی خالص یکرنگی اور مربوط ہوتی ہیں جو انہیں دیگر عام روشنی کے ذرائع سے ممتاز بناتی ہے انہی خصوصیات کی وجہ سے یہ سورج کی روشنی سے کروڑوں گنا تیز ہو سکتی ہے۔

42۔ لیسر شعاعوں کی اہم خصوصیات ان کی یکرنگی یکرخی اور مربوط فطرت ہیں جس کے تحت وہ صرف ایک ہی طول موج اور وسعت لہر رکھتی ہیں یہی خاصیت انہیں عام روشنی سے ممتاز کرتی ہے اور مختلف سائنسی طبّی اور صنعتی مقاصد کے لیے انتہائی موزوں بناتی ہے۔

43۔ دنیا کا اولین لیسر 1960 میں ہوگھس ایئر کرافٹ کمپنی (کیلیفورنیا) کے سائنسدان ٹی ایچ مانے من بنایا تھا یہ ایجاد ایک نئی ٹیکنالوجی کا پیش خیمہ ثابت ہوئی جس میں امریکہ اور دونوں ممالک کے سائنس دانوں کا کردار کیا۔

44۔ لیسر شعاعیں صنعتی شعبے میں بے پناہ طاقت کی وجہ سے استعمال ہوتی ہے، یہ فولاد کی موٹی چادروں میں سوراخ کرنے اور ہیرے جیسی سخت اشیاء کو کاٹنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ان کی یہ خصوصیت انہیں صنعت کاری اور عمل کاری میں بہت مفید بناتی ہیں۔

45۔ طبّی میدان میدان میں لیزر شعاعوں کے بے شمار استعمالات ہیں ان سے انکھ سر کی کھوپڑی پیٹ کی جلد جیسے نازک اعضاء پر جراہی کیا جاتا ہے اس کے علاوہ کینسر السر اور جلد کی کئی بیماریوں کے علاج میں بھی لیسر کا استعمال ہو رہا ہے۔

46۔ مواصلات میں لیسر شعاعیں ہزاروں کلومیٹر کے فاصلے پر رابطہ قائم کرنے اور رڈار جیسے نظاموں کو بہتر بنانے کے لیے استعمال ہوتی ہیں خلائی تحقیق میں یہ بین سیارہ پیغام رسائی اور مواصلاتی نظام کے قیام میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

47۔ لیسر سے نکلنے والی شعاؤں کو الہ دین کے چراغ کے دیو جیسی صلاحیتیں اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ بے پناہ طاقت اور کنٹرول رکھتی ہے یہ فولاد کو کاٹنے سے لے کر انسانی انکھ پر عمل جراہی تک وسیع اور متنوع کاموں کے لیے استعمال کی جا سکتی ہے۔

48۔ عام طور پر لیسر شعاعیں نظر نہیں آتی لیکن انہیں پارے کی برقیوں یا ارگان ہیلیم اور نیان جیسی گیسوں کو عامل شے کے طور پر استعمال کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے

49۔ لیسر شعاعوں کی ایجاد سے پہلے مصنوعی روشنی کی شعبے میں کیا مشکلات تھے؟

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

50۔ مصنف "خالد عرفان" کا تعارف:۔

نام	:	خالد عرفان
تخلص	:	(معلومات فراہم نہیں کی گئی)
تاریخ پیدائش	:	30 نومبر 1932ء
مقام پیدائش	:	بنگلورو کرناٹک
تصانیف	:	جذب واحتساب، تنقیدی مضامین کا مجموعہ (2005 میں شائع ہوا) ،اردو میں سائنسی مضامین، انگریزی میں اقبال، غالب اور آزاد پر گراں قدر مضامین
وفات	:	18 اگسٹ 2005ء بنگلورو

51۔ حروف علت سے کیا مراد ہے؟ مثالوں کے ذریعے وضاحت کیجئے۔

52۔ ذیل میں دیئے گئے مرکبات کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

ایجاد	:	ایڈیسن نے بجلی کی بلب کی ایجاد کی۔
ٹکنالوجی	:	علم میں ٹیکنالوجی کے استعمال سے طلبا کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔
طول	:	بات کو بلاوجہ طول دینے سے گریز کریں۔

53۔ ذیل میں دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

مصنوعی : کمپیوٹر کی ذہانت کو مصنوعی ذہانت کہتے ہیں۔

قدرتی : بارش ایک قدرتی عمل ہے جو فصلوں کے لئے ضروری ہے۔

توانائی : سورج کی توانائی سے بجلی تیاری جاسکتی ہے۔

54۔ ذیل میں دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

پنہاں : ہر انسان کے اندر کوئی نہ کوئی خاص صلاحیت پنہاں ہوتی ہے۔

صلاحیت : ہر بچے میں سیکھنے کی بے پناہ صلاحیت ہوتی ہے۔

افادیت : تعلیم کی افادیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

55۔ لیسر شعاعوں کی بنیادی خصوصیات انہیں عام روشنی سے ممتاز بناتی ہیں، جس کی وجہ سے یہ جدید ٹیکنالوجی میں انقلاب کا باعث بنی ہیں۔ان کی چار اہم خصوصیات ہیں: یک رنگی (Monochromaticity)، جس کا مطلب ہے کہ لیسر کی روشنی صرف ایک ہی رنگ اور ایک ہی طولِ موج (wavelength) کی ہوتی ہے۔اس خصوصیت سے لیسر کو انتہائی خالص اور مرکوز بنایا جاسکتا ہے۔دوسری خصوصیت یک رُخی (Directionality) ہے، جس کی بدولت یہ شعاعیں ایک سیدھی اور تنگ پٹی میں بہت دور تک سفر کرتی ہیں اور کم سے کم پھیلتی ہیں۔یہ خاصیت انہیں لمبی دوری کے مواصلات اور پیمائش میں بہت کارآمد بناتی ہے۔تیسری خصوصیت ربط (Coherence) ہے، جہاں لیسر کی تمام لہریں ایک دوسرے کے ساتھ مکمل طور پر ہم آہنگ (synchronized) ہوتی ہیں، جس سے ان کی طاقت میں بے پناہ اضافہ ہوتا ہے۔چوتھی اور آخری خصوصیت کثافت (Intensity) ہے، جو ان کی طاقت کو ایک چھوٹے سے نقطے پر مرکوز کرنے کی صلاحیت دیتی ہے، جس سے وہ فولاد جیسی سخت اشیاء کو بھی کاٹ سکتی ہیں۔ان خصوصیات کی بناپر لیسر نے جدید ٹیکنالوجی کے کئی شعبوں میں انقلاب برپا کردیا ہے، جیسے فائبر آپٹک مواصلات میں ڈیٹا کی تیز رفتار منتقلی، صنعتی پیداوار میں درست کٹنگ اور ویلڈنگ، اور طبّی میدان میں حساس سرجریاں۔

56۔ طبّی میدان میں لیسر شعاعیں ایک بے مثال آلے کے طور پر سامنے آئی ہیں، جو روایتی سرجری کے مقابلے میں زیادہ درستگی اور کم نقصان پہنچاتی ہے۔ان کا سب سے عام اور مؤثر استعمال آنکھوں کی سرجری میں ہے، جہاں یہ بینائی کو

درست کرنے کے لیے لینس کے مسائل، جیسے مایوپیا (Myopia) اور ہائپر اوپیا (Hyperopia) کو ٹھیک کرتی ہے۔اس کے علاوہ، لیسر کی مدد سے جلد کی کئی بیماریوں، جیسے کینسر، رسولیوں، اور السر کا علاج کیا جاتا ہے۔ لیسر جلد پر موجود داغ، غیر ضروری بالوں اور جھریوں کو ہٹانے کے لیے بھی استعمال ہوتی ہے۔ دندان سازی میں بھی لیسر کا استعمال دانتوں کی صفائی اور مسوڑوں کی سرجری کے لیے کیا جاتا ہے، جس سے مریض کو درد کم محسوس ہوتا ہے اور عمل زیادہ تیز ہوتا ہے۔ یہ خون کے بہاؤ کو کم کرتی ہے، جس سے سرجری کے بعد مریض کی صحت یابی تیزی سے ہوتی ہے۔

57۔ لیسر شعاعوں نے صنعتی اور دفاعی دونوں شعبوں میں اپنی اہمیت ثابت کی ہے۔ صنعتی شعبے میں، لیسر کی شدید توانائی اسے ایک کلیدی کردار دیتی ہے۔ یہ فولاد اور ہیرے جیسی سخت اشیاء کو انتہائی درستگی کے ساتھ کاٹ سکتی ہے، ان میں سوراخ کر سکتی ہے اور انہیں جوڑ سکتی ہے (ویلڈنگ)۔اس کا استعمال موٹر گاڑیوں کی صنعت، تعمیرات، اور الیکٹرانکس میں عام ہے۔ یہ پیداواری عمل کو تیز اور زیادہ مؤثر بناتی ہے۔ دفاعی شعبے میں، لیسر کو طاقتور ہتھیاروں، جیسے قاتل شعاعوں (Killer Beams) کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، جو دشمن کے میزائلوں، ڈرونز اور جنگی طیاروں کو تباہ کر سکتی ہے۔اس کے علاوہ، لیسر فاصلے کی پیمائش (ranging) اور نشانے کو درست کرنے (targeting) کے لیے بھی استعمال ہوتی ہے۔اس کا استعمال فوجی حکمت عملی کو بہت مؤثر اور جدید بناتا ہے۔

58۔ لیسر شعاعیں حقیقتاً "الہ دین کا چراغ" اور "دودھاری تلوار" دونوں کی خصوصیات رکھتی ہیں۔ یہ ایک ایسا آلہ ہے جو انسانیت کے لیے بے پناہ فوائد کا ذریعہ بن سکتا ہے، جس طرح چراغ کا دیو خواہشیں پوری کرتا تھا۔اس کی طبّی، صنعتی، اور مواصلاتی افادیت نے انسان کے لیے بہت سی آسانیاں پیدا کی ہیں، جو پہلے ناممکن سمجھی جاتی تھیں۔تاہم، یہ ایک دودھاری تلوار بھی ہے کیونکہ اس کا غلط استعمال تباہی کا باعث بن سکتا ہے۔ اگر اسے جنگی مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے تو یہ بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا سکتی ہے، بالکل اسی طرح جیسے جوہری توانائی کو تعمیری اور تخریبی دونوں مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔اس لیے، لیسر کی طاقت کا استعمال اخلاقی اور ذمہ دارانہ ہونا ضروری ہے۔

59۔ لیسر شعاعیں مواصلات اور خلائی تحقیق میں انتہائی اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ مواصلات میں، لیسر فائبر آپٹک کیبلز کے ذریعے ڈیٹا کو روشنی کی رفتار سے منتقل کرتی ہے، جس سے تیز رفتار انٹرنیٹ اور ٹیلی فون کا نظام ممکن ہوا۔ یہ ڈیٹا کو ہزاروں کلو میٹر دور تک بغیر کسی رکاوٹ کے لے جا سکتی ہے۔ بے تار مواصلات میں بھی لیسر کو استعمال کیا جاتا ہے،

جہاں یہ خلا یا ہوا کے ذریعے ڈیٹا کو بہت تیز رفتاری سے بھیج سکتی ہے۔ خلائی تحقیق میں، لیسر کو کئی اہم کاموں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ زمین اور چاند یا دیگر سیاروں کے درمیان فاصلے کی درست پیمائش کرتی ہے، جس سے خلائی مشنوں کی منصوبہ بندی میں مدد ملتی ہے۔ اس کے علاوہ، لیسر خلائی جہازوں اور زمین کے درمیان تیز رفتار پیغام رسانی کے لیے بھی استعمال ہوتی ہے۔

(VII) کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے:۔

(60) لیسر شعاعیں:۔

"ضرورت ایجاد کی ماں ہے" یہ قول سائنسی دنیا کی کئی اہم دریافتوں پر صادق آتا ہے۔ ایسی ہی ایک شاندار ایجاد لیسر (LASER) ہے، جس نے انسانی تاریخ میں روشنی کی ٹیکنالوجی کو ایک نئی جہت بخشی ہے۔ اس کا پورا نام Light Amplification by Stimulated Emission of Radiation ہے، اور اس نے کئی سائنسی، طبّی اور صنعتی شعبوں میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ عام روشنی کے برعکس، لیسر کی روشنی بہت زیادہ طاقتور، یک رنگی اور منظم ہوتی ہے۔

لیسر کی سب سے بڑی خصوصیت اس کا ایک ہی رنگ کی روشنی خارج کرنا ہے، جسے یک رنگی (Monochromatic) کہا جاتا ہے۔ عام روشنی مختلف رنگوں کا مرکب ہوتی ہے، لیکن لیسر کی شعاعوں میں یہ خصوصیت نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے یہ بہت طاقتور ہوتی ہے۔

اس کی دوسری بڑی خصوصیت سمت پذیری (Directionality) ہے۔ لیسر کی شعاعیں بالکل سیدھی اور ایک ہی سمت میں بہت دور تک سفر کر سکتی ہیں بغیر بکھرے۔ اس کی یہ خصوصیت اسے بہت سے کاموں کے لیے موزوں بناتی ہے۔ اس کے علاوہ، اس کی لہریں ہم آہنگ (Coherent) ہوتی ہیں، یعنی تمام لہریں ایک ہی رفتار اور سمت میں حرکت کرتی ہیں، جس سے ان کی طاقت میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

لیسر کا استعمال کئی شعبوں میں ہوتا ہے:

صنعت میں: لیسر کی مدد سے دھاتوں کو کاٹا، جوڑا اور ان پر نشانات لگائے جاتے ہیں۔ اس کی درستگی سے کام بہت صفائی اور تیزی سے ہوتا ہے۔

طب میں: آنکھوں کے علاج، سرجری، اور دانتوں کی صفائی جیسے کاموں میں لیسر کا استعمال عام ہے۔ اس سے خون کم بہتا ہے اور مریض جلدی صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

ٹیکنالوجی میں: انٹرنیٹ کے لیے استعمال ہونے والی فائبر آپٹک کیبلز میں لیسر کی روشنی کے ذریعے معلومات کو ایک

جگہ سے دوسری جگہ بھیجا جاتا ہے۔

لیسر کی ایجاد نے جہاں سائنس اور ٹیکنالوجی کی دنیا میں نئے دروازے کھولے ہیں، وہیں اس نے ہماری روزمرہ کی زندگی کو بھی آسان بنایا ہے۔اس کی منفرد خصوصیات نے اسے ایک طاقتور اور ورسٹائل ٹول بنادیا ہے، اور مستقبل میں اس کے نئے استعمالات دریافت ہونے کی امید ہے۔یوں یہ کہا جاسکتا ہے کہ لیسر نہ صرف ایک سائنسی کامیابی ہے بلکہ جدید دور کی ایک ناگزیر ضرورت بھی بن چکی ہے۔

(61) سائنسی ایجادات اور انسان :-

"کل کا خواب آج کی سائنس ہے، اور آج کا خواب کل کی حقیقت ہے۔" یہ قول سائنسی ترقی کے مسلسل عمل کو بہترین انداز میں بیان کرتا ہے۔انسان نے اپنے تخیل کو حقیقت کا روپ دینے کے لیے ہمیشہ سائنس کا سہارا لیا ہے۔سائنسی ایجادات کا یہ سلسلہ انسان کی عقل، تجسس اور بہتر زندگی کی خواہش کا نتیجہ ہے۔انہی ایجادات نے انسان کو پتھر کے دور سے نکال کر ایک ایسے جدید دور میں پہنچادیا ہے جہاں سہولیات اور ترقی کا ایک نہ ختم ہونے والا سفر جاری ہے۔

سائنس نے انسان کی زندگی کے ہر پہلو میں انقلاب برپا کیا ہے۔یہ ایجادات نہ صرف ہماری روزمرہ کی زندگی کو آسان بناتی ہیں، بلکہ اس نے ہمارے سوچنے کے انداز اور کائنات کو سمجھنے کے طریقے کو بھی بدل دیا ہے۔چند اہم سائنسی ایجادات درج ذیل ہیں:

1. **بجلی:** بجلی کی ایجاد نے دنیا کو روشن کر دیا۔اس نے صنعتی انقلاب کو جنم دیا اور ہماری روزمرہ کی زندگی کا ہر کام اس کے بغیر ناممکن ہے۔گھروں کو روشن کرنے سے لے کر فیکٹریوں کو چلانے تک، بجلی نے ہر شعبے میں انقلاب لایا ہے۔
2. **کمپیوٹر اور انٹرنیٹ:** کمپیوٹر اور انٹرنیٹ نے معلومات کی دنیا کو انگلیوں پر سمٹ دیا ہے۔اس کی مدد سے ہم دنیا کے کسی بھی کونے میں رابطہ کر سکتے ہیں، تعلیم حاصل کر سکتے ہیں، اور اپنے کاروبار کو چلا سکتے ہیں۔اس نے دنیا کو ایک عالمی گاؤں میں تبدیل کر دیا ہے۔
3. **طبّی ترقی:** سائنسی ایجادات کی بدولت انسان کئی مہلک بیماریوں سے نجات حاصل کر سکا ہے۔ویکسین، اینٹی بائیوٹکس، اور جدید سرجری کی تکنیکوں نے انسان کی اوسط عمر میں نمایاں اضافہ کیا ہے اور صحت کو بہتر بنایا ہے۔
4. **خلائی ٹیکنالوجی:** انسان نے سائنس کی بدولت زمین کی کشش سے باہر نکل کر خلا میں قدم رکھا ہے۔اس سے ہمیں کائنات کے رازوں کو سمجھنے اور نئے سیاروں کی کھوج میں مدد ملی ہے۔

ان ایجادات نے انسان کو جہاں بے پناہ طاقت دی ہے، وہیں کچھ نئے چیلنجز بھی پیدا کیے ہیں۔ماحولیاتی آلودگی، ایٹمی ہتھیاروں کا خطرہ اور مصنوعی ذہانت کے غلط استعمال جیسے مسائل ہماری دنیا کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔

سائنس اور اس کی ایجادات انسانی ترقی کا ناگزیر حصہ ہیں۔انہوں نے ہماری زندگی کو پہلے سے کہیں زیادہ آسان، محفوظ اور بہتر بنایا ہے۔لیکن یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان طاقتور ایجادات کا استعمال دانشمندی اور ذمہ داری سے کریں۔مستقبل میں انسان کا سب سے بڑا چیلنج یہی ہوگا کہ وہ سائنسی ترقی اور اخلاقی اقدار کے درمیان توازن قائم رکھے تاکہ ہم ایک پائیدار اور پرامن دنیا کی تعمیر کر سکیں

(62) انٹرنیٹ کے استعمالات فائدہ اور نقصانات:۔

"معلومات تک رسائی انسان کا بنیادی حق ہے اور انٹرنیٹ نے اسے حقیقت بنایا ہے۔" یہ قول آج کے ڈیجیٹل دور میں بالکل درست ہے۔انٹرنیٹ ایک ایسا جال ہے جو پوری دنیا کو جوڑے ہوئے ہے۔اس نے انسان کے سوچنے، سیکھنے،اور زندگی گزارنے کے طریقے کو مکمل طور پر بدل دیا ہے۔ایک طرف جہاں اس کے بے شمار فائدے ہیں،وہیں دوسری طرف اس کے کچھ نقصانات بھی ہیں۔

انٹرنیٹ نے انسان کی زندگی کو بہت آسان اور تیز کر دیا ہے۔اس کے چند اہم فائدے یہ ہیں:

1. **معلومات کا خزانہ:** انٹرنیٹ پر ہر قسم کی معلومات دستیاب ہے۔ طلباء اپنے تعلیمی مضامین کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں، محققین نئے مقالے پڑھ سکتے ہیں،اور عام لوگ صحت سے متعلق مشورے لے سکتے ہیں۔
2 . **کمیونیکیشن میں آسانی:** ای میل، سوشل میڈیا،اور ویڈیو کالز کے ذریعے ہم دنیا کے کسی بھی کونے میں موجود لوگوں سے فوری رابطہ کر سکتے ہیں۔اس نے فاصلوں کو ختم کر دیا ہے۔
2. **تعلیم وکاروبار:** آن لائن کورسز اور تعلیم کے پلیٹ فارم سے کوئی بھی شخص گھر بیٹھے نئی مہارتیں سیکھ سکتا ہے۔کاروبار
3. بھی آن لائن ہو چکے ہیں، جس سے اشیاء کی خرید وفروخت آسان ہو گئی ہے۔
4. **تفریح:** انٹرنیٹ پر فلمیں، موسیقی، گیمز اور بہت کچھ دستیاب ہے۔یہ ہماری تفریح کا ایک اہم ذریعہ بن چکا ہے۔

جہاں اس کے اتنے فائدے ہیں،وہیں انٹرنیٹ کے استعمال کے کچھ نقصانات بھی ہیں:

1. وقت کا ضیاع اور صحت کے مسائل: انٹرنیٹ کا زیادہ استعمال وقت کا ضیاع کرتا ہے۔سوشل میڈیا اور گیمز کی لت ذہنی اور جسمانی صحت پر منفی اثرات مرتب کر سکتی ہے۔
2. غلط معلومات کا پھیلاؤ: انٹرنیٹ پر ہر کوئی معلومات شیئر کر سکتا ہے، جس کی وجہ سے غلط اور جھوٹی خبریں تیزی سے پھیلتی ہیں۔ان پر بھروسہ کرنا نقصان دہ ہو سکتا ہے۔

3. سائبر کرائم: ہیکنگ، فراڈ، اور ڈیٹا چوری جیسے جرائم انٹرنیٹ پر عام ہیں۔ ہماری ذاتی معلومات کا تحفظ ایک بڑا چیلنج بن چکا ہے۔

4. سماجی تنہائی: انٹرنیٹ کا زیادہ استعمال لوگوں کو حقیقی دنیا سے دور کر دیتا ہے، جس سے وہ سماجی طور پر تنہا ہو جاتے ہیں۔

انٹرنیٹ ایک دودھاری تلوار کی طرح ہے۔ اگر اسے صحیح طریقے سے استعمال کیا جائے تو یہ انسانیت کے لیے ایک عظیم نعمت ہے۔ لیکن اگر اس کا غلط استعمال ہو تو یہ نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم انٹرنیٹ کا استعمال ذمہ داری اور احتیاط سے کریں تا کہ اس کے فوائد سے فائدہ اٹھایا جا سکے اور اس کے نقصانات سے بچا جا سکے۔

7۔ حُبِّ وطن (مثنوی) مولانا الطاف حسین حالیؔ

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ

2۔ مثنوی

3۔ مسلسل

4۔ لمبی

5۔ الگ الگ

6۔ یہ بیان درست ہے

7۔ a اور b دونوں

8۔ محمد الطاف حسین

9۔ 1837ء

10۔ پانی پت

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(11) مُٹھی بھر مٹی

(12) جان قربان کرنے والا

(13) تجھ

(14) نزدیکی

(15) ازمنہ

(16) دشمنان

(17) ناطے

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

18۔ حالیؔ ملازمت کے سلسلے میں لاہور گئے۔

19۔ مثنوی اصناف شاعری میں نظم کی وہ قسم ہے جس میں کوئی تاریخی واقعہ یا عشقیہ داستان بیان کی گئی ہو۔

20۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ اپنے وطن کو بہشت بریں سے تعبیر کر رہے ہیں۔

21۔ مولاناالطاف حسین حالیؔ کے مطابق وطن چھوٹ جانے پر زندگی بے مزہ ہوتی ہے۔

22۔ غریب الوطنی کا ایک ایک پل ایک سال جیسا لگتا ہے۔

23۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ جان بدن سے جدا ہونے تک اپنے وطن میں رہنا پسند کرتے ہیں۔

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

24۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ کو 1904 میں حکومت کی جانب سے شمس العلماء کے خطاب دیاگیا۔

25۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ مرزا غالب کے شاگرد بنے اور ملازمت کے سلسلے میں لاہور میں قیام کیا۔

26۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ کی چند تصانیف کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

یادگار غالب حیات جاوید حیات سعیدی مقدمہ شعر و شاعری وغیرہ

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

27۔ وطن سے دوری کا حالی کی زندگی پر یہ اثر پڑا کے حالیؔ کو شدید تکلیف ہوئی انہیں دن رات اور زمین و آسمان کا سا بدلہ ہوا محسوس ہو رہا ہے وطن سے دوری حالیؔ کے لیے غم و الم کا سبب بنی ہوئی ہے وطن کے چھوٹنے سے ان کا ارام اور سکون بھی چھوٹ گیا صرف دو دن کی وطن سے دوری پر حالیؔ کا ایسا برا حال ہوا کہ نہیں ایک ایک پل ایک سال کی طرح طویل لگنے لگاہے۔

28۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ اپنے اہل وطن سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ بھی حالی کی طرح وطن سے دوری پر غمزدہ ہوں وطن سے جو ہمیشہ دور رہتے ہیں وہ بھی زندگی کا مزہ خراب ہوتا ہوا محسوس کریں اور وطن سے دوری ان کے لیے بھی غم کا سبب بنے اہل وطن کا وطن سے تعلق اس قدر گہرا ہو کے اس کے لیے جان نثار کرنے کے لیے بھی تیار رہیں عزیز وطن ایسی معمولی چیز تو نہیں کہ کوئی اس پر فدا نہ ہو سکے۔

29۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ کا تعارف

نام : مولانا الطاف حسین حالی

تخلص : حالیؔ

پیدائش : 1837ء میں بمقام پانی پت

علمی قابلیت: ابتدائی تعلیم پانی پت میں حاصل کی۔ تعلیم کے بعد دہلی چلے گئے، مرزا غالب کے شاگرد بنے

خطاب: 1904ء میں حکومت کی جانب سے شمس العماء کا خطاب ملا

تصانیف : یادگار غالب ،حیات جاوید،حیات سعیدی،مقدمہ شعر و شاعری

انتقال: 1914ء

30۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے۔

(a) فدا : مجاہدین آزادی نے وطن کی خاطر اپنی جانیں فدا کر دی۔

(b) خاک: زمین کی خاک سے انسان پیدا ہوا اور اُسی میں لوٹ جائے گا۔

(a) عزیز: استاد شاگرد کو اپنی اولاد کی طرح عزیز رکھتے ہیں۔

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

31۔ خلاصہ :مولانا الطاف حسین حالیؔ کی مثنوی حب وطن وطن پرستی کے جذبے سے سرشار ہے حالی وطن عزیز سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے وطن اے جنت الفردوس تیری دوری کی وجہ سے دن رات اور زمین و اسمان کا سماں بدلا ہوا محسوس ہو رہا ہے تیری جدائی میرے لیے غم و الم کا سبب بنی ہوئی ہے وطن کے چھوٹنے سے میرا آرام اور سکون بھی چھوٹ گیا ہے حالی کہہ رہے ہیں کہ جو لوگ ہمیشہ کے لیے وطن سے دور رہتے ہیں ان کی زندگی کا مزہ خراب ہوتا ہوگا صرف دو ہی دن کی دوری سے تو میرا تو ایسا برا حال ہوا ہے کہ ایک ایک پل ایک سال کی طرح لگنے لگا ہے پھر شاعر حالی اپنے وطن سے سوال کرتے ہیں کہ اے وطن تو سچ بتا کہ کیا تو سبھی کو پسند آتا ہے یا صرف میرے ساتھ ہی تیرا کچھ خاص رشتہ ہے صرف میں ہی تجھ پر اپنی جان نثار کرنے کے لیے تیار ہوں یا دوسرے بھی تجھ پر فدا ہوتے ہیں اے وطن تو ایسی تو چیز نہیں ہے کہ زمانے

کو تو عزیز نہ ہو اے وطن میں تو تیری ایک مشت خاک (مٹی) بھر کے بدلے جنت بھی ملے تو نہ لوں آخر میں حالی کہہ رہے ہیں کہ جب تک زندگی باقی ہے کسی دشمن کو بھی وطن سے دوری نصیب نہ ہو۔

(VII) خط کے اجزائے ترکیبی کا لحاظ رکھتے ہوئے درج ذیل خط لکھیے:۔

32۔ از: عزیزجہاں

گاندھی نگر

مورخہ: 30جولائی2025

میری پیاری سہیلی

السلام علیکم

امید ہے کہ تم خیریت سے ہو گی اللہ تعالی سے دعا ہے کہ تم ہمیشہ خوش و خرم رہو۔ میں یہ خط تمہیں خوشی کے ساتھ لکھ رہی ہوں کہ ہمارے مدرسے میں سالانہ جلسے کا انعقاد ہو رہا ہے یہ ایک نہایت شاندار موقع ہوتا ہے جس میں مختلف پروگرام پیش کیے جاتے ہیں جیسے تقاریر ،نعت خوانی ،علمی نغمے ،ڈرامے اور تعلیمی کامیابیوں پر انعامات کی تقسیم۔ میں بھی اس جلسے میں ایک تقریر میں حصہ لے رہی ہوں۔ جسے تمہارے سامنے پیش کرنا میرے لیے بعض مسرت ہوگا میری خواہش ہے کہ تم اس پروگرام میں ضرور شرکت کرو تاکہ ہم خوبصورت لمحات ایک ساتھ گزار سکیں براہ کرم اپنے والدین سے اجازت لے کر ضرور آانا مجھے تمہارا انتظار رہے گا۔

فقط

تمہاری سہیلی

عزیز جہاں۔

بخدمت: فرحانہ بیگم

نزداُردوپرائمری اسکول تعلقہ اوراد

ضلع بیدر

(VIII) کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے:۔

(a)حب وطن : حب وطن ایک فطری جذبہ ہے جو ہر انسان کے دل میں اپنے وطن کے لیے موجود ہوتا ہے وطن وہ جگہ ہے جہاں انسان پیدا ہوتا ہے پرورش پاتا ہے تعلیم حاصل کرتا ہے اور زندگی کے تجربات سے گزرتا ہے اپنے وطن سے محبت کرنا نہ صرف ایک انسانی جذبہ ہے بلکہ ایک دینی و اخلاقی فرئضہ بھی ہے

حب وطن کی اہمیت :

ایک سچا محب وطن وہی ہوتا ہے جو اپنے ملک کی عزت ترقی اور سلامتی کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہو وطن کی حفاظت کے لیے جان قربان کر دینا شہادت کا درجہ رکھتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے وطن مکے سے بے حد محبت کی اور جب ہجرت کے وقت مدینہ روانہ ہوئے تو فرمایا "اے مکہ! تو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں کبھی نہ چھوڑتا"۔

محب‌وطن کی خصوصیات :

- وہ ملک کا قانون کا احترام کرتا ہے۔ وہ قوم کی فلاح کے لیے کام کرتا ہے۔
- وہ جھوٹ بدعنوان اور نفرت سے دور رہتا ہے۔
- وہ مشکل وقت میں قوم کے شانہ بشانہ کھڑا ہوتا ہے۔

حب وطن کے تقاضے : ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے وطن کو سنوارنے کے لیے خلوص نیت سے کوشش کریں سچائی ایمانداری دیانتداری اور محنت کو اپنا شعار بنائیں ملک کی املاک کی حفاظت کریں قدرتی وسائل کو ضائع نہ کریں اور ہر سطح پر ذمہ داری کا مظاہرہ کریں۔

حب وطن ایک ایسا عظیم جذبہ ہے جو قوموں کو زندہ رکھتا ہے ہمیں اپنے وطن کی عزت کو ہر حال میں مقدم رکھنا چاہیے اگر ہر فرد وطن سے محبت کرے تو قوم کبھی کمزور نہیں ہوسکتی جیسا کہ شاعر نے کہا۔ یہ وطن تمہارا ہے تم پاسبان اس کے

یہ چمن تمہارا ہے تم ہو نغمہ خواں اس کے

(b) قومی یکجہتی : کسی بھی ملک کی ترقی خوشحالی اور اس کا راز اس کے عوام کے درمیان اتحاد اور یکجہتی میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ قومی یکجہتی کا مطلب ہے کہ ایک قوم کے تمام افراد خواہ وہ کسی بھی مذہب زبان نسل یا علاقے سے تعلق رکھتے ہوں مل جل کر رہیں ایک دوسرے کا احترام کریں اور اپنے وطن کی فلاح و بہبودی کے لیے متحد ہو جائیں۔

قومی یکجہتی کی اہمیت : ہندوستان ایک خوبصورت ملک ہے جس میں مختلف زبانیں ثقافتیں اور قومیں پائی جاتی ہیں ان تمام اختلافات کے باوجود اگر ہم ایک دوسرے سے محبت رواداری اور بھائی چارے کا مظاہرہ کریں تو ہمارا ملک امن کا گہوارہ بن سکتا ہے جب قوم کے تمام افراد ایک آواز اور ایک جذبے کے تحت آگے بڑھتے ہیں تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں شکست نہیں دے سکتی ۔

قومی ایک جہتی کے لیے ضروری اقدامات :۔

- ہمیں مذہب زبان یا نسل کی بنیاد پر ایک دوسرے سے نفرت نہیں کرنی چاہیے۔
- تمام قوموں اور مذاہب کا احترام کرنا چاہیے۔
- تعلیم، برداشت، رواداری اور قومی شعور کو فروغ دینا چاہیے ۔
- قومی تہواروں کو جوش و خروش سے منانا چاہیے تاکہ نئی نسلوں میں حب الوطنی پیدا ہو۔

قومی یکجہتی ہماری قومی ترقی کی بنیاد ہے ہمیں چاہیے کہ ہم سب ایک دوسرے کا ہاتھ تھام کر وطن کی محبت میں متحد ہو جائیں تاکہ ہندوستان ایک مضبوط خوشحال اور ترقی یافتہ ملک بن جائے بن سکے جیسا کہ شاعر نے کہا ہے :

انفرادی نہیں کچھ بھی جماعت کی ہے سب عزت
اکیلا کچھ نہیں ہوتا وطن سے ہے ہماری قیمت

8۔ مولانا ابوالکلام آزاد (ادارہ)

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ نہ صرف آپ بلکہ اپنے احباب کو بھی ساتھ لائیے

2۔ حرف استدراک

3۔ فیروز بخت

4۔ مولوی خیر الدین

5۔ نیرنگ عالم

6۔ 1930

7۔ مولانا ابوالکلام آزاد

8۔ قاہرہ

9۔ 1916

10۔ زلیخا بیگم

11۔ 1943ء

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(12) مستقبل کا سوچنے والا

(13) جس سے عبرت ملے

(14) خوابیدہ

(15) انجان

(16) عبدیت

(17) باقی

(18) رسائل

(19) محققین

(20) مفکرین

(21) ممالک

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

22۔ مولانا آزاد کا اصل نام غلام محی الدین تھا۔

23۔ مولانا آزاد کے والد کلکتہ کے رہنے والے تھے۔

24۔ مولانا آزاد ہندوستان 1889ء میں آئے۔

25۔ مولانا آزاد قومیت کے جذبے سے سرشار تھے۔

26۔ مولانا آزاد نے حُریت کا صور پھونکا۔

27۔ مولانا آزاد تقسیم ہند کے نظریے کے خلاف تھے۔

28۔ رسالہ نیرنگ عالم 1898ء میں شائع ہوا۔

29۔ مولانا ازاد کے والد افغانستان سے ہجرت کر کے آئے تھے۔

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

30۔ مولانا ابوالکلام آزاد 11 نومبر 1888ء کو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

31۔ مولانا آزاد کے اخبارات کے نام

1۔الہلال 2۔البلاغ

32۔ مولانا آزاد عربی، فارسی، بنگلہ، انگریزی، اور ہندی زبانیں جانتے تھے۔

33۔ مولانا آزاد میں بیک وقت درج ذیل خوبیاں موجود تھیں۔

وہ ایک مجاہد آزادی ۔مفکر اسلام، امام الہند، عالم، ماہر ،علیم، محقق ،مفسر قران ،خطیب، ادیب اور صحافی تھے۔

34۔ مولانا آزاد کی بیوی دق جیسے موذی مرض میں مبتلا تھیں اور ان کا انتقال 9 اپریل 1943ء میں ہوا۔

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

35۔ مولانا آزاد کی پیدائش مکہ مکرمہ میں ہوئی مولانا آزاد بچپن سے ہی تیز دماغ اور ذہین تھے ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ آپ نے عربی فارسی دینیات بنگلہ انگریزی ہندی جیومیٹری الجبرا اور فلسفے کی تعلیم حاصل کی

36۔ تحریک آزادی کا وہ لمحہ جس میں مولانا آزاد اور پنڈت نہرو دونوں عملی جدوجہد میں شریک ہوئے اور آزادی سے قبل ہی ان کی قید وہ بند کا سلسلہ شروع ہو گیا احمد نگر کے قید خانہ میں طویل عرصے تک یہ دونوں ساتھ رہے اس کے بعد مولانا آزاد سات سال تک مسلسل کانگرس کے صدر رہے یہ عہد حصول آزادی کے لیے بہترین وقت تھا اس عہد کو مولانا آزاد کا عہد کہا جا سکتا ہے۔

37۔ مولانا آزاد کئی ممالک کا سفر کیا کئی اخبارات اور رسائل کی اشاعت کی ان کے مشہور اخبارات الہلال اور البلاغ تھے الہلال اور البلاغ کے ذریعے آپ نے ملت کے مذہبی اور سماجی شعور کو بیدار کرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے اور برادران وطن کے دلوں میں آزادی کی شمع روشن کر دی۔

متن کے حوالے سے وضاحت کیجئے۔

38۔ "یہ جملہ سبق مولانا عبدالکلام آزاد سے لیا گیا ہے یہ جملہ سبق سے ماخوذ ہے جب مولانا ابوالکلام آزاد نے 9 اپریل 1943 کو اپنی بیوی زلیخہ بیگم کے انتقال کی خبر جیل میں سنی تو کہا بالاخر 9 اپریل کو زہر غم کا یہ پیالہ لبریز ہو گیا۔

39 درج ذیل محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجئے:۔

(a) لوہامنوانا : انسان کو اپنی محنت اور قابلیت کا لوہا منوانا چاہیے۔

(b) شمع روشن کرنا : استاد نے علم کی شمع روشن کر کے طلبہ کے دلوں میں اجالا بھر دیا۔

(c) کسر نہ چھوڑنا: امتحان میں کامیابی کے لیے طلبہ محنت میں کوئی کسر نہ چھوڑے۔

40۔ حرف استثنیٰ سے مراد ایسے حروف جو ایک چیز کو دوسرے سے الگ کرتے ہیں۔

مثال زید کے علاوہ ہر لڑکا کامیاب ہے۔

41۔ حروف بیانیہ سے مراد ایسے حروف جو کسی بیان کی وضاحت کریں یا اس کو مزید آگے بڑھائیں۔

مثال: آپ کا نوکر یعنی جمن خان

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

42۔ مولانا ابوالکلام آزاد 1888ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے ان کا اصل نام غلام محی الدین تھا آپ بچپن سے ہی تیزدماغ اور ذہین تھے مولانا آزاد نے عربی فارسی دینیات بنگلہ انگریزی ہندی جیومٹری الجبرا اور فلسفے کی تعلیم حاصل کی۔

مولانا آزاد نے کئی ممالک کا سفر کیا کئی اخبارات اور رسائل کی اشاعت کی ان کی مشہور اخبارات الہلال اور البلاغ تھے خطوط کا مجموعہ غبار خاطر کے نام سے شائع ہو چکا ہے آزاد تحریک آزادی کے محاذ پر صف اول کے قومی رہنما کی حیثیت سے ابھرے تھے۔

آزادی کے بعد مولانا آزاد، آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم بنے آخر 22 فروری 1958 کو اس دار فانی سے کوچ کیا مولانا آزاد کی قومی ملی و سماجی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے حکومت ہند نے1992ءمیں بعد از مرگ بھارت رتن ایوارڈ سے وقار بخشا۔

43۔ مولانا آزاد کو تحریک آزادی ہند کا عظیم رہنما اس لیے سمجھا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی پوری زندگی ہندوستان کی آزادی قومی یکجہتی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لیے وقف کر دی بیک وقت مجاہد آزادی، مفکر اسلام، امام الہند، دانشور ،عالم، ماہر تعلیم ،محقق مفسر قران، خطیب ،ادیب اور صحافی تھے 1930 عیسوی میں مولانا آآزاد کانگرس کے صدر منتخب ہوئے آزاد سات سال تک مسلسل کانگرس کے صدر رہے یہ عہد حصول ازادی کے لیے بہترین وقت تھا جدوجہد آزادی کے سلسلے میں ملک و قوم کی جو خدمت انہوں نے کی وہ قابل ستائش ہے اعلی اجتماعی مقصد کے حصول کے لیے مولانا آزاد نے اپنی زندگی وقف کر دی خاص کر نئی نسلوں کے لیے آزاد کی زندگی سبق آموز ہے۔

44۔ مولانا ابوالکلام آزاد ایک مثالی شخصیت کے مالک تھے جنہوں نے علم عمل ایمان اور خلوص کے ساتھ اپنی زندگی گزار دی وہ عالم دین، صحافی، سیاستدان ،ادیب اور مجاہد آزادی تھے ان کی زندگی کا ہر پہلو سبق اموز اور قابل تقلید ہے انہوں نے ہمیشہ سچ اور حق کا ساتھ دیا مشکل حالات میں بھی اپنے نظریات سے پیچھے نہیں ہٹے ان کا ایمان تھا کہ علم ہی انسان کو ترقی کی راہوں پر گامزن کرتا

ہے ان کی تعلیمات آج بھی ہماری رہنمائی کرتی ہیں اور ہمیں ایک بہتر انسان بننے کی ترغیب دیتی ہیں اس لیے انہیں بجاطور پر ایک مثالی شخصیت قرار دیا جا سکتاہے۔

(VII) خط کے اجزائے ترکیبی کا لحاظ رکھتے ہوئے درج ذیل خط لکھیے:۔

45۔ ازولی محمد

ہاسٹل بوائز ہائی اسکول بیدر

بتاریخ: 30جولائی2025

محترم والد صاحب/ والدہ صاحبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے میں بھی اللہ کے فضل و کرم سے خیریت سے ہوں اپ کی بہت یاد آتی ہے اس لیے سوچا کہ آپ کو اپنے تعلیمی حالات سے باخبر کر دوں ۔

الحمدللہ! میری پڑھائی اچھے انداز میں چل رہی ہے روزانہ اسکول کے بعد میں ہاسٹل میں دو گھنٹے ہوں ورک کرتا ہوں اس کے بعد ہم سب طلبہ مشترکہ طور پر سبق دہراتے ہیں میرے تمام اساتذہ میرے رویے اور محنت سے خوش ہیں حالیہ ٹیسٹ میں مجھے تمام مضامین میں اچھے نمبر ملے ہیں۔

ہفتہ واری امتحان کی تیاری زور شور سے جاری ہے میں وقت کا خاص خیال رکھتا ہوں اور غیر ضروری باتوں سے بچ کر صرف تعلیم پر توجہ دیتا ہوں ۔

براہ کرم میری کامیابی کے لیے دعا کرتے رہیں اللہ تعالی اپ کو بھی صحت و عافیت کے ساتھ رکھے ملاقات کی امید کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔

سلام

فقط اپ کا نور نظر

ولی محمد

(VIII) کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے:۔

(a) جدوجہد آزادی : ہندوستان کی تاریخ میں جدوجہد آزادی ایک سنہرے باب کی حیثیت رکھتی ہے یہ وہ دور تھا جب ہندوستانی عوام نے غلامی کی زنجیروں کو توڑنے اور آزادی حاصل کرنے کے لیے بے مثال قربانیاں دیں انگریزوں کی حکمرانی نے ہندوستانیوں کو معاشی سماجی اور سیاسی طور پر کمزور کر دیا تھا لیکن ملک کے باشعور اور بیدار معزز رہنماؤں نے عوام میں آزادی کا شعور پیدا کیا۔

جدوجہد آزادی کی شروعات 1857 کی جنگ آزادی سے ہوئی جسے پہلی بغاوت بھی کہا جاتا ہے اس میں مختلف علاقوں کے سپاہیوں بادشاہوں اور عوام نے انگریزوں کے خلاف آواز بلند کی اگرچہ یہ تحریک ناکام رہی لیکن اس نے آزادی کی بنیاد رکھ دی۔

اس کے بعد تحریک کے خلافت، عدم تعاون تحریک ،سول نافرمانی تحریک اور ہندوستان چھوڑو تحریک جیسے کئی بڑے اقدامات کیے گئے مہاتما گاندھی، مولانا ابوالکلام آزاد ،پنڈت نہرو، بھگت سنگھ، سبھاش چندر بوس اور دیگر بے شمار مجاہدین آزادی نے اہم کردار ادا کیا انھوں نے جیلیں کاٹی اذیتیں برداشت کی اور جان کی بازی لگا دی لیکن پیچھے نہیں ہٹے۔

خواتین نے بھی اس جدوجہد میں بھرپور حصہ لیا ارونا آصف علی سرلا دیوی اور دیگر خواتین نے جلسوں مظاہروں اور تحریروں کے ذریعے آزادی کی تحریک کو طاقت دی آخر کار لاکھوں قربانیوں اور لمبی جدوجہد کے بعد 15 اگست 1947 کو ہندوستان آزاد ہوا یہ آزادی ہمیں مفت میں نہیں ملی بلکہ اس کے پیچھے قربانیوں کی ایک طویل داستان چھپی ہے۔

ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے ان عظیم مجاہدین کی قربانیوں کو یاد رکھیں اور ان کے خوابوں کا ہندوستان بنانے کی کوشش کریں جہاں ہر فرد کو مساوات انصاف اور آزادی حاصل ہو یہی ہماری اصل قومی پہچان اور ذمہ داری ہے۔

(b) یوم جمہوریہ : یوم جمہوریہ ہندوستان کے قومی تہوار میں سے ایک اہم دن ہے یہ ہر سال 26 جنوری کو منایا جاتا ہے کیونکہ اسی دن 1950 میں ہندوستان کا آئین نافذ ہوا اور ہمارا ملک

ایک جمہوری ملک بنا ہے اس دن کی اہمیت اس لیے بھی زیادہ ہے کہ اسی دن ہندوستان نے اپنی آزادی کے بعد جمہوریت کا پہلا قدم مضبوطی سے رکھا۔

یوم جمہوریہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہمارا ملک ایک آزاد خود مختار اور جمہوری ریاست ہے جہاں ہر شہری کو برابری آزادی انصاف اور بھائی چارے کا حق حاصل ہے اس دن کے منانے کا مقصد عوام میں حب الوطنی یکجہتی اور جمہوری قدروں کو فروغ دینا ہوتا ہے۔

ہر سال 26 جنوری کو دلی کے راج پتھ پر ایک شاندار پریڈ منعقد ہوتی ہے جس میں فوجی قوت ثقافتی جھلکیاں اور مختلف ریاستوں کی جھانکیاں پیش کی جاتی ہیں صدر جمہوریہ سلامی لیتے ہیں اور کئی اہم اعزازات بھی تقسیم کیے جاتے ہیں اسکولوں، کالجوں اور سرکاری دفاتر میں بھی یہ بڑے جوش و خروش سے منایا جاتا ہے پرچم کشائی کی جاتی ہے اور قومی ترانہ گایا جاتا ہے۔

یوم جمہوریہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہمیں اپنے ملک کے آئین کا احترام کرنا چاہیے اور ایک اچھے شہری کی حیثیت سے اپنے فرائض کو پورا کرنا چاہیے ہمیں آپس میں محبت امن اور بھائی چارہ قائم رکھتے ہوئے ملک کی ترقی میں کردار ادا کرنا چاہیے یوم جمہوریہ نہ صرف تاریخی دن ہے بلکہ ہمیں ہماری ذمہ داریوں کا احساس بھی دلاتا ہے ہمیں اپنے ملک اس کے آئین اور جمہوری اقدار کی قدر کرنی چاہیے اور انہیں ہمیشہ زندہ رکھنا چاہیے یہی ایک سچے محب وطن کی پہچان ہے۔

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ مرغیوں کا

2۔ دوسوسے ڈھائی سوانڈے دیتی ہے

3۔ مرغیاں رہتے ہیں

4۔ کچھ سسرالی رشتہ داران کے پاس آنے والے تھے

5۔ مرغ پلنگ پر باجماعت اذان دے رہے تھے۔

6۔ ہمسایوں میں شیرینی تقسیم ہورہی تھی

7۔ گوشہ نشین واقع تھے

8۔ ان کی مرغی شمعون صاحب کا گلاب کا پودا کھا گئی تھی

9۔ مصنف کی بکاولی کی آنکھ پھوڑدی تھی

10۔ رانی کھیت

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

11۔ رحمتیں

(12) دور

(13) سخت

(14) جن سے صلہ کا اظہار ہو

(15) مشتاق احمد یوسفی

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

16۔ دوسوسے ڈھائی سوانڈے دیتی ہے۔

17۔ دانہ، دنکا، کیڑے مکوڑے، کنکر، پتھر چگ کر اپنا پیٹ بھر لیتی ہے۔

18۔ مغ اور ملا کے رزق کی فکر اللہ کو بھی نہیں ہوتی۔

19۔ مصنف کے مطابق انسان محبت کا بھوکا ہوتا ہے۔

20۔ کتا اپنے مالک کو دیکھ کر دُم ہلاتا ہے۔

21۔ سانپ سپیرے سے ہل مل جاتا ہے۔

22۔ برسوں ہتھیلی پر چگانے کے باوجود آپ سے مانوس نہیں ہوتیں۔

23۔ مصنف کو یہ سنگین غلط فہمی تھی کہ مرغیاں ڈربے اور ٹاپے میں رہتی ہیں۔

24۔ مصنف کے تجربے کا نچوڑ یہ ہے کہ مرغیاں ڈربے کے سوا ہر جگہ نظر آتی ہیں۔

25۔ مصنف نے ایک اتوار کو دیکھا کہ بچے اصیل مرغ کو مار مار کر بیضوی پیر ویٹ پر بٹھا رہے ہیں۔

26۔ اس لئے کہ بچوں نے کیرم بورڈ پر لنگڑے مرغ کا جنازہ رکھا تھا اور کوّے اسے کھانے کے لئے منڈلا رہے تھے۔

27۔ بچوں نے کیرم بورڈ کو جنازہ لے جانے کے لئے استعمال کیا۔

28۔ بچے اپنے قد کے مطابق چار چار کی ٹولیوں میں بٹ گئے تھے۔

29۔ جلوس کے آخر میں کچھ شرکاء اپنے گھٹنوں کے بل چل رہے تھے۔

30۔ ہمسایوں میں شیرینی تقسیم ہو رہی تھی۔

31۔ کیونکہ شہ رُخ (چتکبرا مرغ) نے آج پہلی بار اذان دی تھی۔

32۔ لنگڑے مرغ کا جنازہ بڑی دھوم سے نکل رہا تھا۔

33۔ چند ہی ماہ میں طائر لاہوتی (مرغیوں) نے گھر کا نقشہ ہی بدل کر رکھ دیا تھا۔

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

34۔ مصنف کے دوست نے پہلے تو ایک نہایت گنجلک تقریر کی اور بتایا کہ یہ نسل مٹانے سے نہیں مٹتی۔ یہ دو اور دو چار نہیں چالیس ہوتے ہیں۔ ایک مرغی سال میں اوسطاً دو سے ڈھائی سو تک انڈے دیتی ہے، اس سے مرغیاں نکلیں گی پھر انڈے دیں گی پھر مرغیاں نکلیں گی، اس طرح تیسرے سال تک ایک محتاط اندازہ کے مطابق تین کروڑ پینتیس لاکھ پچاس ہزار چوزے نکلیں گے۔

35۔ مصنف کے مطابق ان کے دوست نے بتایا کہ مرغ اور مُلا کے رزق کی فکر تو اللہ کو بھی نہیں ہوتی۔ اس کی خوبی یہ ہے

کہ یہ اپنا رزق خود تلاش کرتا ہے، دانہ، دنکا، کیڑے، مکوڑے، کنکر، پتھر چگ کر اپنا پیٹ بھر لیتے ہیں۔

36۔ مصنف کے دوست کا مکان بہت مختصر تھا۔آدھے گھر میں وہ اور آدھے گھر میں مرغیاں رہتی تھیں۔چونکہ ان کے سسرالی عزیز چھٹیاں گزارنے آرہے تھے، اس وجہ سے مرغیاں ان کے پاس بھیجیں۔

37۔ مرغیوں کو مانوس کرنے کے خیال سے بچوں نے ہر ایک مرغ کا علٰحیدہ نام رکھ چھوڑا تھا۔اکثر کے نام سابق لیڈروں اور گھر کے بزرگوں کے نام پر رکھے تھے۔

38۔ ایک دن موسلا دھار بارش ہو رہی تھی، تھکے ماندے مصنف جب گھر پہنچے تو دیکھا کہ تین مرغ ان کے پلنگ پر باجماعت اذان دے رہے تھے، اور سفید چادر پر جا بجا پنجوں کے تازہ نشان تھے۔

39۔ تقریب کے لئے پیسہ مصنف کے پہلے ناول کا مسودہ اور ان کی اسناد کا پلندہ ردّی والے کو اچھے داموں میں بیچ کر جمع کیا گیا تھا۔

40۔ مضمون نگار کا گھر اچھا خاصا پولٹری فارم بن چکا تھا اور ان مرغیوں کی وجہ سے ہی ان کا مکان مشہور ہو گیا۔

41۔ مصنف کا مکان "ڈربے والا مکان" کے نام سے مشہور ہو گیا، لوگ اسی شہرت کی وجہ سے اپنی گم نام کوٹھریوں کا پتہ بتاتے تھے۔انہی مرغیوں کے وسیلے سے ہمسایوں سے تعارف ہوا۔

42۔ خلیل منزل والے قوی ہیکل مرغ نے ان کی بکاولی نام کی مرغی کی آنکھ پھوڑ دی۔دوسرے دن وہ خلیل صاحب کے مکان شکایت لے کر گئے۔

43۔ خلیل منزل والے قوی ہیکل مرغ نے ان کی بکاولی نام کی مرغی کی آنکھ پھوڑ دی۔دوسرے دن وہ خلیل صاحب کے مکان شکایت لے کر گئے۔

44۔ آخر میں مرغیوں کا یہ حشر ہوا کہ بہت ساری مرغیاں کتےّ کھا گئے اور باقی جو بچ رہیں ان کو پڑوسی کھا گئے۔

45۔ مصنف نے ظلم و زیادتی کے خلاف جب بھی آواز اٹھائی اپنی رہی سہی اوقات خراب کرائی۔

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

46۔ یہ حوالہ سبق "اور آنا گھر میں مرغیوں کا" سے لیا گیا ہے، جس کے لکھنے والے مشتاق احمد یوسفی ہیں۔ جب مرغیوں کی غذا کی فراہمی کا سوال اٹھا تو مرغیاں حوالے کرنے والے دوست نے کہا کہ "مرغ اور ملا کے رزّق کی فکر تو اللہ کو بھی نہیں ہوتی"۔تو آپ خوا مخواہ پریشان کیوں ہو رہے ہو۔

47۔ یہ حوالہ سبق" اورآناگھر میں مرغیوں کا" سے لیا گیاہے، جس کے لکھنے والے مشتاق احمد یوسفی ہیں۔ یہ حساب ان کے دوست نے بتایا کہ مرغیاں پالنے میں بڑی برکت ہے۔عام طور پر محاورہ دواور دوچار بنتا ہے، مگر دوست نے بتایا کہ دواور دوچار نہیں چالیس ہوتے ہیں۔اس طرح انہوں نے حساب ان کے جوڑ کر بتایا۔

48۔ یہ حوالہ سبق" اورآناگھر میں مرغیوں کا" سے لیا گیاہے، جس کے لکھنے والے مشتاق احمد یوسفی ہیں۔ جب مصنف کے دوست نے حساب لگا کر مصنف کو مرغیاں پالنے کے فوائد گنوائے کہ تین سال میں آپ کے پاس تین کروڑ تینتیس لاکھ پچاس ہزار تک چوزوں کی تعداد پہنچ جائے گی،تب مصنف نے سوال کیا کہ اگر مرغیاں پالنا اتنا فائدہ مند ہے توآپ اپنی مرغیاں مجھے کیوں دینا چاہتے ہیں

49۔ یہ حوالہ سبق" اورآناگھر میں مرغیوں کا" سے لیا گیاہے، جس کے لکھنے والے مشتاق احمد یوسفی ہیں۔ مصنف کے دوست نے مرغیوں کے پالنے اوران کی تعداد میں دن بدن اضافہ تعداد کے ساتھ کروڑوں میں بتائی تو مصنف نے حیرانی سے سوال کیا کہ اتنے ساری مرغیاں ہو جائینگی تب یہ سب کھائیں گی کیا؟

50۔ یہ حوالہ سبق" اورآناگھر میں مرغیوں کا" سے لیا گیاہے، جس کے لکھنے والے مشتاق احمد یوسفی ہیں۔ جب مصنف کے دوست نے حساب لگا کر مصنف کو مرغیاں پالنے کے فوائد گنوائے کہ تین سال میں آپ کے پاس تین کروڑ تینتیس لاکھ پچاس ہزار تک چوزوں کی تعداد پہنچ جائے گی،تب مصنف نے سوال کیا کہ اگر مرغیاں پالنا اتنا فائدہ مند ہے توآپ اپنی مرغیاں مجھے کیوں دینا چاہتے ہیں۔ تب مصنف کے دوست نے ان سے کہا کہ یہ آپ نے پہلے ہی کیوں نہ پوچھا ناحق ردو قدح کی۔

51۔ یہ حوالہ سبق" اورآناگھر میں مرغیوں کا" سے لیا گیاہے، جس کے لکھنے والے مشتاق احمد یوسفی ہیں۔ جب مصنف بکاولی مرغی کی آنکھ خلیل منزل والے مرغے نے پھوڑدی تھی،مصنف رات بھر تقریر کا ریہرسل کرنے کے بعد دوسرے دن خلیل منزل پہنچے اوران سے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بولے کہ میں ڈربے والے مکان میں رہتا ہوں۔

52۔ یہ حوالہ سبق" اورآناگھر میں مرغیوں کا" سے لیا گیاہے، جس کے لکھنے والے مشتاق احمد یوسفی ہیں۔ کاریہرسل کرنے کے بعد دوسرے دن خلیل منزل پہنچے اوران سے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بولے کے بعد دوسرے دن خلیل منزل پہنچے اور اپنا تعارف پیش کرنے کے بعد ان سے کہا کہ کل آپ کے مرغ نے میری مرغی کی آنکھ پھوڑدی۔

53۔ یہ حوالہ سبق" اورآناگھر میں مرغیوں کا" سے لیا گیاہے، جس کے لکھنے والے مشتاق احمد یوسفی ہیں۔ مصنف کی

مرغی کی آنکھ خلیل منزل کے مرغ نے پھوڑدی تھی، مصنف دوسرے دن جب وہ خلیل منزل پہنچے اور اپنا تعارف پیش کیا اور بتایا کہ آپ کے مرغ نے میری مرغی کی آنکھ پھوڑدی، تب خلیل منزل والے صاحب نے پوچھا کہ دائیں یا بائیں۔ مصنف کو یاد نہ آیا کہ کونسی آنکھ پھوٹی ہے تب انہوں نے ان سے کہا کہ دائیں یا بائیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔

54۔ یہ حوالہ سبق" اور آنا گھر میں مرغیوں کا" سے لیا گیا ہے، جس کے لکھنے والے مشتاق احمد یوسفی ہیں۔ یہ جملہ مصنف خلیل منزل پہنچ کر ان کے مرغ کی جانب سے پھوڑی گئی مصنف کی مرغی کی آنکھ کے تعلق سے جب شکایت کی تب خلیل منزل کے رہنے والے شخص نے یہ کہا کہ آپ کی مرغی دوغلی ہے۔

55۔ یہ حوالہ سبق" اور آنا گھر میں مرغیوں کا" سے لیا گیا ہے، جس کے لکھنے والے مشتاق احمد یوسفی ہیں۔ یہ جملہ مصنف جب خلیل منزل والے شخص کے مرغ کے تعلق سے شکایت کیئے اور خلیل منزل والے شخص نے کہا کہ آپ کی مرغی دوغلی ہے، تب مصنف نے کہا کہ آپ کا مرغ کیا راج ہنس ہے؟ تب خلیل منزل والے شخص کہتے ہیں کہ آپ مجھے برا بھلا کہہ لیجئے، مرغ تک کیوں جاتے ہیں۔

56۔ مشتاق احمد یوسفی کا تعارف:۔

نام: مشتاق احمد یوسفی

پیدائش: 4 سپٹمبر 1923ء جئے پور

تعلیم آگرہ اور علی گڑھ میں یم،اے، کیا

1950ء کراچی منتقل ہو کر بینک کی ملازمت اختیار کرلی

اردو کے بے مثال مزاح نگار ہیں۔" چراغ تلے" ۔" خاکم بدہن" ان کے مشہور مزاحیہ مضامین کا مجموعہ ہیں۔ زر گزشت" ان کی خودنوشت سوانح عمری ہے۔

20 جون 2018ء کو کراچی میں انتقال ہوا۔

57۔ حروفِ شرط۔ سے مراد وہ حروف ہیں جن سے شرط کا اظہار ہو۔

حروف شرط یہ ہیں۔ جب تک کہ۔ جس میں۔ اس وقت تک۔

اگر۔ ورنہ۔ وہ۔ بشرطیہ کہ۔

مثال: 1) جب تک کہ سورج نہ ڈھلے اندھیرا نہ ہوگا۔

2) اگر تم آؤ تو میں بھی آؤں گا۔

58۔ حروفِ جزا۔ سے مراد وہ حروف ہیں جن سے صلہ کا اظہار ہو۔

حروفِ جزا۔ یہ۔ تو۔ جب تک کہ۔ جس میں۔

مثال: 1) پڑھے گا تو بڑھے گا۔

2) جب تک کہ میں نہ کہوں آگے نہ بڑھو۔

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

59۔ مصنف کے دوست نے مرغیاں پالنے کے فوائد بتاتے ہوئے بڑی گنجلک تقریر کی اور بتایا کہ ایک مرغی سال میں دو سو سے ڈھائی سو تک انڈے دیتی ہے اس حساب سے پہلے سال میں ڈیڑھ ہزار انڈے ہوں گے دوسرے سال ان انڈوں سے جو مرغیاں نکلیں گی وہ دو لاکھ پچیس ہزار انڈے دیں گی جس سے تیسرے سال ایک محتاط اندازے کے مطابق تین کروڑ تینتیس لاکھ پچاس پچاس ہزار چوزے نکلیں گے۔

60۔ دوسرے پالتو جانور جیسے گھوڑا اپنے سوار کا آسین (بیٹھک) اور ہاتھی اپنے مہابت کی آنکس پہچانتا ہے۔ کتا اپنے مالک کو دیکھتے ہی دم ہلانے لگتا ہے۔ اور سانپ بھی سپیرے سے ہل جاتا ہے۔ لیکن مرغیاں دیگر جانوروں کی طرح انسانوں سے مانوس نہیں ہوتیں۔

61۔ محلے بھر کے بچوں نے جمع ہو کر مصنف کے کیرم بورڈ پر لنگڑے مرغ کا جنازہ بڑی دھوم دھام سے نکالا سب بچے اپنے اپنے قد کے مطابق چار چار کی ٹولیوں میں بٹ کر باری باری کندھا دے رہے تھے۔ کچھ بچے جن کو جنازہ کو کندھا دینے کا موقع نہ مل سکا تھا وہ گھٹنوں کے بل چل رہے تھے اور دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے، انہیں افسوس تھا کہ کندھا دینے کا موقع نہ مل سکا

62۔ مصنف کی ہمسایوں سے دشمنی ان کی مرغیوں کی وجہ سے بڑھ گئی۔ شمعون صاحب سے اس لئے عداوت ہوئی کہ ان کی مرغی شمعون صاحب کے گلاب کا پودا کھا گئی۔ ہارون صاحب سے اس لئے بگاڑ پیدا ہوا کہ ان کا کتا اس مرغی کو کھا گیا۔ دونوں پڑوسی ان سے ہی خفا تھے۔

10۔حکایت: بادشاہ کی حکمت

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کرکے لکھیے۔

1۔ ایک ہزار دینار

2۔ عطار

3۔ بادشاہ کے دربار

4۔ سلام

5۔ بادشاہ

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(6) لڑکا

(6) شام

(6) جھوٹا

(6) اطلاع دینا

(6) بحث کرنا

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

11۔ ایک آدمی سفر پر جارہا تھا۔

12۔ آدمی نے ایک ہزار دینار عطار کے پاس رکھا اور کہا کہ میں ایک سفر پر جا رہا ہوں واپسی پر اسے لے لوں گا۔

13۔ آدمی چند دنوں بعد سفر سے واپس آیا۔

14۔ اس نے کہا کہ تو جھوٹا ہے تو نے کبھی میرے پاس تیری امانت نہیں رکھا۔

15۔ بادشاہ تین دن گزرنے کے بعد چوتھے دن آنے کا وعدہ کیا۔

16۔ لوگ عطار کی حمایت کرنے لگے۔

17۔ دونوں میں تو تو میں میں ہونے لگی۔

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

18۔ آدمی نے رقم کا مطالبہ کیا تو عطار نے کہا کہ تو جھوٹا ہے تو نے کبھی میرے پاس کوئی رقم نہیں رکھی ادمی اور عطار میں تو تو میں میں ہونے لگی جس کی وجہ سے بھیڑ جمع ہو گئی۔

19۔ لوگوں نے اس آدمی سے کہا کہ یہ عطار نہایت ایماندار ہے ہم نے کبھی بھی اس سے خیانت کا معاملہ نہیں دیکھا اور آدمی کو دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ اگر تم نے اس سے مزید حجت کی تو تم کو اس کی سزا ملے گی۔

20۔ وہ آدمی مجبور ہو کر اپنا سارا احوال ایک کاغذ پر لکھا اور بادشاہ کے دربار میں پہنچ کر فریاد کرتے ہوئے دادرسی کی درخواست کی۔

21۔ بادشاہ نے اس آدمی سے کہا کہ تم مسلسل تین دن عطار کی دکان کے پاس جا کر بیٹھے رہنا اور اس سے کچھ نہ کہنا میں چوتھے دن اس طرف سے گزروں گا سلام کے جواب میں تم کچھ نہ کہنا۔

22۔ چوتھے دن بادشاہ کی سواری اپنے قابل لحاظ محافظوں دستوں کے ساتھ عطار کی دکان کے سامنے سے گزری بادشاہ نے اس آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے سلام کیا اور کہا کہ بھائی کبھی ہمارے یہاں بھی آ جایا کرو اور اپنی خیریت تو سناؤ آدمی نے بے توجہی سے اپنا سر ہلایا اور خاموش رہا۔

23۔ جیسے ہی بادشاہ کی سواری گزر گئی عطار نے آدمی سے پوچھا جب تم نے رقم میرے حوالے کی تھی اس وقت کیا ہمارے ساتھ کوئی تھا ذرا پھر سے اپنا قصہ سناؤ شاید مجھے یاد آ جائے آدمی نے سارا واقعہ سنایا تو عطار نے کہا ٹھیک ہے اب مجھے یاد ایا یہ کہتے ہوئے اس شخص نے ایک ہزار دینار واپس کر دیے اور معافی مانگنے لگا۔

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

24۔ ذیل میں دیئے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے؟

(b) محافظ: ہمارے ملک کے سپاہی سرحدوں کے محافظ ہیں۔

(c) بھیڑ: بازار میں عید کی خریداری کے لیے بھیڑ جمع ہو گئی تھی۔

(d) قصہ: حامد اپنے بچپن کا قصہ بڑے شوق سے سناتے ہیں۔

25۔ ان الفاظ کی ضد لکھیئے۔

(b) امانت (b) محبت (c) سزاء

26۔ ان الفاظ کی واحد لکھیئے۔

(b) امانت (b) سواری (c) دینار

متن کے حوالے سے تشریح کیجئے۔

27۔ "یہ جملہ حکایت بادشاہ کی حکمت سے لیا گیا ہے جو آدمی عطار کے پاس اپنی امانت رکھی ہے اس نے عطار سے اپنی امانت واپس لوٹانے کو کہا جاتا ہے تو عطار کہتا ہے کہ تو جھوٹا ہے تو نے کبھی میرے پاس تیری امانت نہیں رکھی۔

28۔ "سوائے سلام کے جواب کے تم کچھ نہ کہنا"یہ جملہ حکایت بادشاہ کی حکمت سے لیا گیا ہے اس آدمی کی امانت عطار کے پاس بطور امانت رکھی جاتی ہے جب وہ آدمی عطار سے اپنی امانت طلب کرتا ہے تو عطار صاف کہتا ہے کہ تو نے کوئی امانت میرے پاس نہیں رکھی وہ آدمی انصاف کے لیے بادشاہ کے دربار پہنچتا ہے تو بادشاہ کہتا ہے کہ تم مسلسل تین دن عطار کی دکان کے پاس جا کر بیٹھے رہنا چوتھے دن میں وہاں سے گزروں گا اور اس آدمی کی طرف دیکھ کر سلام کروں گا تو تم سوائے سلام کے جواب کے تم کچھ نہ کہنا۔

29۔ "یہ جملہ حکایت بادشاہ کی حکمت سے لیا گیا ہے یہ جملہ عطار نے اس آدمی سے کہا جب وہ اپنی امانت عطار سے طلب کرنے پر انکار کرتا ہے آدمی کو جھوٹا کہتا ہے وہ شخص مجبور ہو کر بادشاہ کے دربار پہنچتا ہے بادشاہ کے منصوبے کے مطابق لگاتار تین دن وہ آدمی عطار کی دکان کے پاس بیٹھے رہتا ہے چوتھے دن بادشاہ کی سواری عطار کی دکان کے پاس سے گزرتی ہے اور وہ آدمی کو سلام کرتا ہے اور بات کرتا ہے تو بادشاہ کی سواری گزرنے کے بعد وہ عطار کہتا ہے کہ جب تم نے اپنی رقم میرے حوالے کی تھی اس وقت کیا ہمارے ساتھ کوئی تھا۔

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

24۔ عطار بادشاہ کی حکمت حکایت کا ایک ایسا کردار ہے جو اپنی عطار کی دکان پر بیٹھ کر عطر فروخت کرتا ہے اس حکایت میں اس کا کردار منفی ہے یعنی برا ہے یہ ایسا شخص ہے جس نے اپنے پاس ایک ہزار دینار رکھی ہوئی امانت کو واپس کرنے سے انکار کرتا ہے اور ساتھ ہی اس آدمی پر جھوٹا بہتان لگاتا ہے کہ تو واقعی بڑا جھوٹا ہے تو انہیں کوئی امانت میرے پاس نہیں رکھی وہ اپنی باتوں سے مکر جاتا ہے عطار کا یہ فعل نیت ہی بد نیت بے ایمان اور خود غرضی ہے وہ آدمی اپنی امانت کے لیے انصاف حاصل کرنے کے لیے بادشاہ کے دربار تک رسائی کرتا ہے اور آخری بڑی حکمت کے ساتھ عطار سے آدمی کو رقم دلواتا ۔

25۔ اس حکایت میں بادشاہ ایک دانہ عاقل اور معاملہ فہم حکمران کے طور پر پیش کیا گیا ہے بادشاہ ظاہری حال پر فیصلہ نہیں کرتا بلکہ عقل صبر اور حکمت سے کام لیتا ہے جب کسی معاملے میں سچائی پوشیدہ ہوتی ہے تو وہ خود ہی فیصلہ کرنے کے بجائے تدبیر سے حقیقت کو سامنے لاتا ہے بادشاہ کا انداز حکومت بتاتا ہے کہ وہ انصاف پسند ہے وہ اپنے عوام کی بھلائی کے لیے دانشمندی سے فیصلے کرتا ہے اس کا کردار ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ طاقت کے ساتھ ساتھ عقل و فہم بھی ضروری ہے اور کسی بھی مسئلے کا حل حکمت کے ساتھ تلاش کرنا بہتر ہوتا ہے۔

11۔ دکنی غزلیں 1۔ علی عادل شاہیؔ

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ غزل

2۔ مکمل ہوتا ہے

3۔ مطلع

4۔ حسنِ مطلع

5۔ مصرعہ ثانی

6۔ بیت الغزل

7۔ مقطع

8۔ تسلسل کے ساتھ

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

9۔ مقطع

10۔ بیت الغزل

11۔ موتی

12۔ تمہیں

13۔ اور

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

14۔ علی عادل شاہ شاہیؔ نے جہاں کے پار کھیوں سے پوچھا کہ یاقوت اور مرجان میں سے بیش قیمتی کون ہے۔

15۔ سرخ ہیرا۔ لعل

16۔ بولا ہوں۔ کہا ہوں

17۔ نیا، ہمیشہ

18۔ پار کھیوں نے شاہی کو یہ جواب دیا کہ ہمیں اس تعلق سے لب کشائی کی ہمت نہیں ہے۔اے شاہِ بحر و بر آپ ہی بہتر جانتے ہیں۔

19۔ مرجان میں صافی کی خوبی نہیں ہے۔

20۔ یاقوت میں صافی کی خوبی ہے۔

21۔ شاہیؔ نے صافی کی ذات (مطلبی نہ ہونا۔خود غرض نہ ہونا) کو بہتر کہا ہے۔

22۔ شاہیؔ نے خود کے کہے ہوئے اشعار کو افسر کہا ہے۔

23۔ شاہیؔ نے اس غزل میں یاقوت اور مرجان (ہیرا۔اور موتی) کی تعریف میں لکھی اوران میں برتر کونسا جوہر ہے بتایا ہے

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

24۔ اس شعر میں شاعر شاہیؔ کہتے ہیں کہ میں نے تمام پار کھیوں (جوہریوں) سے پوچھا کہ یاقوت اور مرجان میں کونسا پتھر قیمتی ہے؟بتائیں

25۔ اس شعر میں شاعر شاہیؔ کہہ رہے ہیں کہ یاقوت (ہیرا) میں شفافیت (صافی) کی خوبی ہونے کی وجہہ سے مرجان(موتی) سے بہتر ہے۔کیونکہ جس ذات میں صافی پایاجاتاہے وہ خود بخود اعلٰی ہوتاہے۔

26۔ اس شعر میں شاعر شاہیؔ کہہ رہے ہیں کہ میں نے دونوں ہیروں کے درمیان کے فرق کو یوں واضح کیاہے جو کہ نیاہے اگرآپ کی طبیعت میں انصاف ہے تو اس بول کو(خیال کو) خوش تر کہو۔

27۔ اس شعر میں شاعر شاہیؔ کہہ رہے ہیں کہ میں نے یاقوت اور مرجان کے فرق کو واضح کر کے ساری غزل لکھی ہے۔ ان اشعار کو سن کر دنیا بھر کے شعراءاس کے اشعار کو بہتر قرار دیں۔

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

28۔ علی عادل شاہ شاہیؔ:۔

عادل شاہی حکومت کا آٹھواں حکمران تھا۔1638ء میں پیدا ہوا۔انیس سال کی عمر میں تخت نشین ہوا۔ بڑامنصف مزاج،رعایاپرور اور مدبر حکمران تھا۔علماءاور فضلاء کا قدرداں تھا۔شاہیؔ ایک خوشگوار شاعر تھا۔اس کے کلیات میں قصیدے،غزلیں،مثنویاں اور دوہے شامل ہیں۔ اس نے اپنے کلام میں مقامی روایات اور ہندو دیومالا

کا استعمال کیا ہے۔ شاہی کا انتقال 1672ء میں ہوا۔

29۔ علی عادل شاہ شاہیؔ نے یاقوت کو مرجان سے بہتر اس لیئے کہا ہے کہ یاقوت کے اندر صاٖی یعنی سفیدی (شفافیت) کھلا پن، پایا جاتا ہے اور جس ذات میں صافی (جو بناوٹی نہ ہو) پایا جاتا ہے وہ ذات سب سے بہتر ہے۔

30۔ علی عادل شاہ شاہیؔ نے خود کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہماری غزلیں یاقوت و مرجان کی طرح ہیں جس کو سن کر تمام شعراء ہماری شاعری کے قائل ہو جاتے ہیں۔

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

31۔ غزل اردو شاعری کی مقبول صنف ہے۔ غزل وہ منظوم کلام ہے جس کا ہر شعر معنی و مفہوم کے لحاظ سے مکمل ہوتا ہے۔ غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے جس کے دونوں مصرعوں میں ردیف و قافیہ کا استعمال لازمی ہے۔ کبھی کبھی دوسرے شعر کے دونوں مصرعوں میں یہ التزام برتا جاتا ہے جسے ''حسنِ مطلع'' کہتے ہیں۔ غزل کے تمام اشعار کے مصرع ثانی میں قافیہ اور ردیف ہوتے ہیں۔ غزل کے سب سے اچھے شعر کو بیت الغزل کہتے ہیں اور آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے مقطع کہلاتا ہے۔

32۔ علی عادل شاہ شاہیؔ کی یہ غزل دکنی غزل میں شمار ہوتی ہے۔ اس غزل میں ایک موضوع کو تسلسل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اس غزل کو غزلِ مسلسل کی ایک مثال کہتے ہیں۔ اس غزل میں شاعر نے یاقور اور مرجان یعنی سرخ ہیرا اور مرجان موتی کو بطورِ تمثیل پیش کیا ہے۔ وہ اپنے دربار میں تمام پار کھیوں (جوہریوں) کو بلاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ سبھی پار کھیوں سے میں پوچھتا ہوں وہ بتائیں کہ یاقوت اور مرجان میں کون بہتر ہے؟ بتائیں۔ اور اس کی وجہ بھی۔

یہ سن کر تمام پار کھی (جوہری) کہتے ہیں کہ ہم نہیں بتا سکتے کہ کون بہتر ہے اے زمین و سمندر کے بادشاہ تم ہی بہتر بتا سکتے ہو۔ اگلے شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ میں نے ایک نئ فکر کے اور نئے طریقے سے ان دونوں کا فرق بتایا ہوں، گر تم میں انصاف ہے تو ان اشعار کو بہتر مانیں اور کہیں۔

مرجان میں صافی نہیں، یعنی شفافیت نہیں ہے اور یاقوت ہیرے میں شفافیت ہے۔ اور جس ذات میں یہ خوبی یعنی صفائی پائی جائے اس ذات کو بہتر کہنا چاہیے۔ اور میں نے یاقوت اور مرجان کو بطورِ مثال پیش کر کے اس کی تعریف یعنی غزل لکھا ہے۔ تو تمام جہاں بھر کے شعراء اس شعر کو افضل یا اعلیٰ کہیں۔

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کرکے لکھیے۔

1۔ غزل

2۔ غزل

3۔ مطلع

4۔ مطلع

5۔ حسنِ مطلع

6۔ بیت الغزل

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

7۔ الفت

(8) دنیا

(9) خنجر

(10) سے

(11) شاہی

(12) عشاق

(13) شعراء

(14) سابقہ

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

15۔ عشق کے تیر لگنے سے زندگی بھاری محسوس ہوتی ہے۔

16۔ مرتے دم تک نہیں چھوڑنا چاہیے۔

17۔ جسے عشق کی بے قراری لگے، اسے اس جگ میں ہرگز قرار نہیں ملتا۔

18۔ عاشق زار کو محبوب کی باتیں پیاری لگتی ہیں۔

19۔ ولیؔ کا محبوب کی باتیں کرنا، دشمنوں کے دل پر چھریاں چلاتا ہے۔

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

20۔ ردیف وہ لفظ یا الفاظ کا مجموعہ ہے جو شعر کے آخر میں قافیہ کے بعد بار بار دہرایا جاتا ہے۔

21۔ قافیہ شاعری میں ایک لفظ یا الفاظ کا ایسا مجموعہ ہے جو مصرعے کے آخر میں ہم آواز ہو کر دہرایا جاتا ہے اور ایک خاص وزن اور بحر میں ہوتا ہے۔ غزل میں موجود قافیہ : بھاری، یاری،، بیقراری، پیاری، کٹاری۔

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

درج ذیل شعر کی تشریح کیجئے۔

22۔ جسے عشق کا تیر کاری لگے

اسے زندگی کیوں نہ بھاری لگے۔

تشریح: اس شعر میں شاعر عشق کو ایک تیز دھار تیر سے تشبیہ دے رہے ہیں جو دل میں پیوست ہو جاتا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ جسے عشق کا یہ کاری (گہرا، شدید) تیر لگ جائے، اسے زندگی بوجھ کیوں نہ محسوس ہو؟ مراد یہ ہے کہ عشق کا درد اتنا شدید ہوتا ہے کہ عاشق پر زندگی کی تمام خوشیاں اور آسائشیں بے معنی ہو جاتی ہیں اور زندگی ایک بوجھ کی مانند لگنے لگتی ہے۔ یہ عشق کے سوز اور غم کی عکاسی کرتا ہے۔

23۔ نہ چھوڑے محبت دمِ مرگ تک

جسے یار جانے سو یاری لگے۔

تشریح: اس شعر میں عشق کی سچائی اور استقامت کا ذکر ہے۔ شاعر فرماتے ہیں کہ جسے اپنے محبوب (یار) سے سچی دوستی یا محبت ہو جائے، وہ اس محبت کو مرتے دم تک نہیں چھوڑتا۔ یہ شعر اس بات پر زور دیتا ہے کہ حقیقی محبت دائمی ہوتی ہے اور موت کے آخری لمحے تک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ یہ وفاداری اور پختہ عزم کا اظہار ہے۔

24۔ نہ ہووئے اس جگ میں ہر گز قرار
جسے عشق کی بیقراری لگے۔

تشریح: یہاں شاعر عشق کو ایک جنگ سے تشبیہ دے رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جسے عشق کی بے قراری یعنی اضطراب اور بے چینی لگ جائے، اسے اس (عشق کی) جنگ میں کبھی قرار (سکون) حاصل نہیں ہو سکتا۔ عشق کی کیفیت ایسی ہوتی ہے کہ عاشق مسلسل بے چین رہتا ہے، محبوب کے قرب کی تمنا میں تڑپتا رہتا ہے اور اسے کسی پل چین نہیں آتا۔ یہ شعر عشق کی فطری بے چینی کو بیان کرتا ہے۔

25۔ ولیؔ کو کہے توں اگر اک بچن
رقیباں کے دل میں کٹاری لگے۔

تشریح: شاعر ولیؔ محبوب سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اگر تو ولیؔ سے ایک بات (بچن) کہہ دے یا اس سے مخاطب ہو جائے تو یہ بات رقیبوں (حریفوں، حاسدوں) کے دل میں کٹاری کی طرح چبھ جائے گی۔ اس شعر میں شاعر رقیبوں پر اپنی برتری اور محبوب کی نظر میں اپنی خاص اہمیت کو بیان کر رہے ہیں۔ محبوب کا معمولی سا التفات بھی رقیبوں کے لیے شدید حسد اور تکلیف کا باعث بنتا ہے۔

26۔ شاعر ولی اورنگ آبادی کا تعارف لکھئے۔

نام : ولی محمد
تخلص : ولیؔ
تاریخ پیدائش : 1635ء
مقام پیدائش : اورنگ آباد
خطاب : اردو شاعری کا باوا آدم
وفات : 1707

12۔ پگڈنڈی نظم (محمد سلیمان خطیبؔ)

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ سلمان خطیب

2۔ راجیہ اُتسو

3۔ شاعر

4۔ طور

5۔ گوں

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(6) بہت

(7) دلہن

(8) باتیں

(9) آکر

(10) شہر

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

11۔ شاعر نے چاندنی راتوں کو دیکھنے کی بات کی ہے۔

12۔ قریوں میں لوگوں کے بار بار پیدل چلنے کی وجہ سے جو راستہ سا بن جاتا ہے اسے پکڑنڈی کہتے ہیں۔

13۔ منہ اندھارے پگڑنڈی طور بن جاتی ہے اور نور بن جاتی ہے۔

14۔ پگڈنڈی نئی نویلی دلہن کی طرح شرماتی ہے۔

15۔ شاعر نے طور کی باتوں کو سننے کی بات کہی ہے۔

16۔ طور کی باتیں یوں ہی سن لی گئی ہیں لیکن اس کی حقیقت اور کیفیات کا صحیح ادراک نہیں۔

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

17۔ طورایک پہاڑ کا نام ہے جہاں حضرت موسی نے اللہ تعالی سے کلام کیا تھا طور پر پگڈنڈی نور بن جاتی ہے۔

18۔ پگڈنڈی صبح صبح گاؤں کے لوگوں کے لیے روشنی اور راستوں کی رہنمائی کا ذریعہ بن جاتی ہے وہ ایک نئی نویلی دلہن کی طرح شرماتی ہے اور گھاٹ تک جاتی ہے اپنے ٹیڑھے میڑھے راستوں کی وجہ سے بعض اوقات لوگوں کی نظروں سے اوجھل بھی ہو جاتی ہے پھر دوبارہ نظر اتی ہے۔

19۔ پگڈنڈی دھان کے کھیتوں میں سر کی مانگ کی طرح دکھائی دیتی ہے بالکل سیدھی نظر اتی ہے۔

20۔ پگڈنڈی ٹیڑھے میڑے راستوں سے لچکیلی کمر کے انداز میں پلک کھاتے ہوئے گاؤں کے بازو سے گزر کر گھاٹ تک پہنچتی ہے

21۔ صبح سویرے جب کہ ابھی پوٹھتی ہے یہ ٹیڑھا راستہ گاؤں کے لوگوں کے لئے گزرنے کا ایک روشن ذریعہ بنتا ہے شاعر نے اس کو طور کی روشنی سے تشبیہ دی ہے۔

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

22۔ سلمان خطیب کا تعارف۔

نام: محمد سلیمان

تخلص: خطیبؔ

وطن: گلبرگہ (کرناٹک)

پیدائش: 26/ڈسمبر1922چٹگوپہ ضلع بیدر

ابتدائی تعلیم: آندھراپردیش

مجموعہ کلام: کیوڑے کا بن

انتقال: گلبرگہ 1978ء

23۔ ان الفاظ کی ضد لکھیئے۔

(a) ہلکا (b) شہر (c) سخت

24۔ ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

(b) چانی راتاں: چاندنی راتوں میں چاند پورے آب وتاب کے ساتھ روشن ہوتا ہے۔

(c) نوی عارس: پگڈنڈی نویں عارس کی طرح شرماتی ہے۔

(d) آفتاباں: اس کی شخصیت آفتاباں تھی ہر ملنے والے کے چہرے پر مسکراہٹ لے اتی تھی

25۔ ذیل میں دیئے گئے اشعار مکمل کیجیے۔

جن کے انگے چان سورج بھیک کے صحینک ہیں وہ۔

ایسے ایسے آفتاباں کو اُٹھالاتی ہوں میں

یاں پہ چھپتی واں نکلتی کھیلتے آتی ہوں میں

دھان کے کھیتاں میں جاکو مانگ بن جاتی ہوں میں

شار کے وہ پالی پاواں مجھ پو آستکنیچ نئ

میں تو میں میری گرد کو بھی وہ پاسکتیچ نئ

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

26۔ شاعر نے شہر کی سڑکوں کو لمبے دھوکوں اور کالے پتھر کے دلاں سے تشبیہ دی ہے اور شاعر کا ماننا ہے کہ شہروں میں دھوکہ اور فریب پایا جاتا ہے گاؤں میں رہنے والوں کے دلوں میں ہمدردی کا جذبہ پایا جاتا ہے جبکہ شہر میں رہنے والوں کے دل ہمدردی اور رحم دلی کے جذبے سے خالی ہوتے ہیں۔

27۔ شہر کی سڑکوں منصوبہ بندی کے ساتھ بنائی جاتی ہیں اور آمدورفت میں سہولت کا خاص خیال رکھا جاتا ہے جبکہ قریہ اور گاؤں کی سڑکیں کچی ہوتی ہیں اور وہ جب موسم کی سختیاں بارش ہواؤں کو برداشت نہیں کر سکتی۔

28۔ پگڈنڈی نظم کا خلاصہ

نظم کے لکھنے والے شاعر سلمان خطیبؔ ہیں اس نظر میں شاعر نے ایک چھوٹی تنگ مگر پراسر راستے میں پگڈنڈی کو علامتی انداز میں پیش کیا ہے یہ پگڈنڈی دیہات کی سادگی محبت خلوص انداز

میں پیش کیا ہے اور قدرتی حسن کی علامت ہے شاعر کے بچپن کی یادیں اسی راستے سے جڑی ہوئی ہیں وہ پگڈنڈی سے صرف ایک راستے کے طور پر نہیں بلکہ جذباتی وابستگی کے طور پر بات کرتا ہے یہ پگڑنڈی بچپن کے دنوں فطری ماحول کی یاد دلاتی ہے جہاں کوئی بناوٹ تھی نہ فریب تھا شاعر سید سلمان ندوی کہتے ہیں کہ اج وہ شہروں کے بڑے بڑے سڑکوں پر چل رہے ہیں لیکن ان کا دل وہیں اٹکا ہوا ہے جہاں سادگی امن اور محبت تھی شہر کے لوگوں میں دھوکہ فریب کی عادتیں ہوتی ہیں وہ گاؤں کے لوگوں کی برابری نہیں کر سکتے وہ پگڈنڈی کو کوہ طور سے تشبیہ دیتے ہیں یہ نئ نویلی دلہن سے تعبیر کرتے ہیں الغرض پگڈنڈی نظم میں شاعر اپنے جذبات کا بہترین انداز میں ذکر کیا ہے یہ نظم ہمیں اپنی جڑوں سے جڑے رہنے کا پیغام دیتی ہے۔

13۔ پھول ہی پھول

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ حروف تاکید

2۔ بھی

3۔ ہرگز

4۔ معنی یا کیفیت میں زور پیدا کرنا

5۔ بھی

6۔ ہی

7۔ جذبات اور کیفیت

8۔ اُف!

9۔ ماشاءاللہ!

10۔ سات

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

11۔ تازگی

(12) زراعت

(13) بدمزہ

(14) گم نام

(15) عطریات

(16) اقسام

(17) پھولوں کی رانی

(18) عطر جوائے

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

19۔ پھول کو قدرت کی صناعی کا حسین دلکش اور رنگین شاہکار کہا گیا ہے۔

20۔ انسانی زندگی میں پھولوں کی بڑی اہمیت ہے، یہ انسانی زندگی کا اٹوٹ حصہ ہیں۔

21۔ پھول ماحول کو خوبصورت بناتے ہیں اور چمن کو رعنائی بخشتے ہیں۔

22۔ دو خوشبودار پھولوں کے نام گلاب اور چمپا ہیں۔

23۔ دو کم خوشبو والے پھولوں کے نام سورج مکھی اور کنول ہیں۔

24۔ پھولوں کا راجا گلاب کو کہا جاتا ہے۔

25۔ گلاب کا عطر ملکہ نور جہاں نے کشید کیا تھا۔

26۔ پھولوں کی رانی موگرا پھول کو کہا جاتا ہے۔

27۔ ہندوستان کا قومی پھول کنول کا پھول ہے۔

28۔ سورج مکھی جدھر سورج ہوتا اس رخ کی طرف کھلتا ہے۔

29۔ مغل بادشاہ اکبر گلاب کے پھول کو ہندوستان لائے تھے۔

30۔ گلقند گلاب سے تیار کیا جاتا ہے۔

31۔ چنبیلی کا دوسرا نام یاسمین ہے۔

32۔ دنیا کا سب سے قیمتی عطر "جوائے" چنبیلی (یاسمین) پھول سے تیار کیا جاتا ہے؟

33۔ گلاب سے حاصل ہونے والے عطر کا "کچی کلی" کہتے ہیں۔

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

34۔ پھول کو دیکھتے ہی مسرت کا احساس ہوتا ہے اور دل و دماغ پر ایک عجیب کیفیت چھا جاتی ہے۔ یہ ہمارے دل کو طراوٹ بخشتے ہیں۔

35۔ شادی بیاہ کے موقعوں پر پھولوں کی سجاوٹ پر لاکھوں روپیۓ خرچ کئے جاتے ہیں کیونکہ پھولوں کے بغیر شادی کا تصور محال ہے۔ جلسے جلوسوں میں بھی آرائش وزیبائش کے لئے پھولوں کا بے انتہا استعمال ہوتا ہے۔

36۔ پھولوں سے ماحول معطر ہوتا ہے اور اکثر پھول ہی سے پھل بنتے ہیں۔ پھول مختلف مدراج سے گذر کر پھل اور بھی بیج بن جاتے ہیں۔

37۔ گلاب کو امن اور دوستی کی علامت مانا جاتا ہے۔ اسی لئے بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں کو بطور خاص تحفہ دیا جاتا ہے۔ یہ دنیا بھر میں مشہور ہے۔

38۔ موگرا نہایت خشبودار پھول ہے اور اسے پھولوں کی رانی کہا جاتا ہے۔ اس کا عطر "کچی کلی" کہلاتا ہے۔

39۔ چنبیلی کے عطر سے صابن شیمپو بناتے ہیں۔ اس کے پھول کے رس سے پیٹ کے کیڑوں کو مارنے والی دوائیاں اور کینسر جیسے مرض کی دوا بھی تیار کی جاتی ہے۔

40۔ گیندے کے پھول کم خوشبو والا ہوتا ہے جسے مختلف قسم کی دوائیاں بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ غذائی اشیاء اور کپڑوں کو رنگنے میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

41۔ جاسوت سے مختلف قسم کی چائے تیار کی جاتی ہے ادویات میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے جو فشار خون کو کم کرتا ہے اور گردے کی پتھری نکالنے میں بھی فائدہ مند ہے۔

42۔ سورج مکھی کے بیجوں سے سن فلور آئیل نکالا جاتا ہے جو صحت کے لئے نہایت مفید سمجھا جاتا ہے۔ تیل بنانے کے لئے اس کی اعلیٰ پیمانے پر کاشت کی جاتی ہے۔

43۔ رات کی رانی صرف راتوں میں کھلتا ہے اور اس کی بھینی بھینی خوشبو دور تک پھیل جاتی ہے۔ مگن مست کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ بیک وقت مختلف خوشبو دیتا ہے۔

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

44۔ حروف تاکید سے یا مراد وہ حروف ہیں جو تاکید کے لئے استعمال کئے جائیں۔

مثال: (1)۔ خبردار! وہاں نہ جاؤ، وہاں جنگلی درندے رہتے ہیں۔

(2)۔ تم یہ ہرگز نہیں کروگے۔

45۔ حروف تخصیص سے کیا مراد وہ الفاظ ہیں جو معنی یا کیفیت میں زور پیدا کرنے کا سبب ہوتے ہیں۔

مثال: (1)۔ تو نے حبیب ہی کو دیکھا۔

(2)۔ فاضل تو وہاں نہیں تھا۔

46۔ حروف فجائیہ سے کیا مراد وہ الفاظ ہیں جن سے ہمارے جذبات اور کیفیات کا اندازہ ہو یا جوش و جذبہ میں بے اختیار ادا ہو جائیں۔

مثال: (1)۔ اُف ! کیا غضب کی گرمی ہے۔

(2)۔ ماشااللہ ! کیا خوب پڑھتے ہو۔

47۔ حروف فجائیہ کی قسمیں سات قسمیں ہیں۔

1۔ حروف انسباط 2۔ حروف افسوس 3۔ حروف تحسین

4۔ حروف نفریں 5۔ حروف استعجاب 6۔ حروف تنبیہ 7۔ حروف ندا

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

48۔ پھول انسانی زندگی کا ایک اٹوٹ حصہ اس لیے ہیں کیونکہ ان کا استعمال پیدائش سے لے کر موت تک ہر اہم موقع پر ہوتا ہے۔ یہ فطرت کی ایک خوبصورت تخلیق ہیں جو دیکھتے ہی دل و دماغ کو مسرت اور تازگی بخشتی ہے۔ تہواروں، شادیوں اور دیگر تقریبات میں پھولوں کی سجاوٹ ماحول کو پرکشش اور خوشگوار بناتی ہے۔ خوبصورت چہرے کو پھول سے تشبیہ دی جاتی ہے، جو ان کی دلکشی کا ثبوت ہے۔ پھول نہ صرف خوشی کے لمحات میں شامل ہوتے ہیں بلکہ ان کی خوشبو انسان کے حواس پر مثبت اثرات مرتب کرتی ہے۔ وہ ماحول کو خوبصورت بناتے ہیں اور چمن کو رعنائی بخشتے ہیں۔ مذہبی اور ثقافتی تقریبات میں بھی پھولوں کا استعمال کثرت سے کیا جاتا ہے۔ پھولوں کا استعمال صرف سجاوٹ تک محدود نہیں، بلکہ ان سے مختلف مصنوعات جیسے عطریات، ادویات اور غذائی اشیاء بھی تیار کی جاتی ہیں۔ اس طرح پھول ہمارے جذباتی، سماجی اور طبّی ضروریات کو پورا کرتے ہیں، جو انہیں ہماری زندگی کا ایک لازمی جزو بناتا ہے

49۔ : گلاب کو پھولوں کا راجا اس کی بے پناہ خوبصورتی، دلکش خوشبو اور اہم خصوصیات کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ اس کا وطن شمالی ایران ہے، اور کہا جاتا ہے کہ مغل بادشاہ بابر اسے ہندوستان لائے تھے۔ یہ کئی رنگوں میں پایا جاتا ہے اور اس کا خوشبودار عطر ملکہ نور جہاں نے کشید کیا تھا۔ گلاب کا پھول نہ صرف خوبصورتی کا نشان ہے بلکہ اسے امن اور دوستی کی علامت بھی مانا جاتا ہے۔ اسی لیے بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں کو بطور خاص تحفہ دیا جاتا ہے۔ ہندوستان کے صدر کی رہائش گاہ میں موجود مغل گارڈن میں گلاب کی سینکڑوں قسمیں اگائی جاتی ہیں، جو دنیا بھر سے سیاحوں کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ گلاب کے پھول کی پتیوں سے گلقند تیار کیا جاتا ہے جو نہایت لذیذ اور صحت بخش ہوتا ہے۔ یہ تمام

خصوصیات گلاب کو دوسرے پھولوں سے ممتاز کرتی ہیں، اور اسی وجہ سے اسے پھولوں کا راجا کہا جاتا ہے۔

50۔ چنبیلی کا پھول، جسے یاسمین بھی کہا جاتا ہے، طبّی اور تجارتی دونوں لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یہ ایک خوشبودار اور سفید رنگ کا پھول ہے جو ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔ طبّی نقطہ نظر سے اس پھول کے رس سے پیٹ کے کیڑوں کو مارنے والی دوائیاں اور کینسر جیسے موذی مرض کی دوا بھی تیار کی جاتی ہے۔ یہ اس کی طبّی افادیت کی ایک بڑی مثال ہے۔ تجارتی طور پر، چنبیلی کا استعمال عطریات، صابن اور شیمپو بنانے میں ہوتا ہے۔ اس کی دلکش خوشبو کی وجہ سے یہ مصنوعات بہت مقبول ہیں۔ دنیا کے سب سے قیمتی عطر "جوائے" کی تیاری میں بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے، جو اس کی بین الاقوامی تجارتی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، چنبیلی کی چائے بھی بہت مقبول ہے اور دنیا کے کئی حصوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ اس طرح، چنبیلی کا پھول اپنی خوشبو اور خصوصیات کی وجہ سے تجارتی اور طبّی دونوں میدانوں میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے

51۔ کنول اور سورج مکھی دونوں ہی اپنی منفرد خصوصیات اور استعمالات کی وجہ سے مشہور ہیں۔ کنول ہندوستان کا قومی پھول ہے اور اس کی بڑی مذہبی اہمیت ہے۔ یہ گلابی، سفید اور نیلے رنگ کا ہوتا ہے اور عموماً تالابوں میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ دن میں کھلتا ہے اور رات میں بند ہو جاتا ہے، جو اس کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔ کنول کا استعمال مذہبی رسومات اور پوجا میں کثرت سے کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس، سورج مکھی ایک تجارتی پھول ہے جس کا اصل وطن وسطی امریکہ ہے۔ اس کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہ ہمیشہ سورج کی سمت میں اپنا رخ رکھتا ہے، اسی وجہ سے اس کا نام سورج مکھی پڑا۔ اس کے بیجوں سے "سن فلاور آئل" نکالا جاتا ہے جو صحت کے لیے نہایت مفید سمجھا جاتا ہے اور بڑے پیمانے پر اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ اس کی پتیاں اکثر جانوروں کو بطور چارہ بھی کھلائی جاتی ہیں۔ اس طرح کنول کی اہمیت مذہبی اور ثقافتی ہے، جبکہ سورج مکھی کی اہمیت تجارتی اور غذائی ہے۔

52۔ گیندا اور جاسوت دونوں ہی پھولوں کے اپنے طبّی اور دیگر استعمالات ہیں۔ گیندا کم خوشبو والا پھول ہے جو پورے ہندوستان میں اگایا جاتا ہے۔ یہ زرد اور نارنجی رنگ کا ہوتا ہے۔ طبّی استعمال کے لحاظ سے اسے مختلف قسم کی دوائیاں بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ، اسے مذہبی تہواروں اور پوجا میں بھی کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ گیندا کو غذائی اشیاء اور کپڑوں کو رنگنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ دوسری جانب، جاسوت ایک نہایت دلکش پھول ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اور یہ بھی کم خوشبو والا ہوتا ہے۔ اس پھول سے مختلف قسم کی چائے تیار کی

جاتی ہے، جسے ہندوستان میں "گدھل" کہتے ہیں۔ طبّی طور پر، اس کا استعمال فشار خون (بلڈ پریشر) کو کم کرنے اور گردے کی پتھری نکالنے میں فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ اس طرح، دونوں پھول اپنی خصوصیات اور افادیت کی وجہ سے انسانی زندگی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

(VII) کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے:۔

(53) پھول اور انسانی زندگی:۔

"پھول زمین کی مسکراہٹیں ہیں اور ان کی خوشبو روح کی غذا۔"

یہ قول پھولوں کی اہمیت کو خوبصورتی سے بیان کرتا ہے۔ پھولوں کا انسانی زندگی سے بہت گہرا تعلق ہے۔ قدرت کے ان حسین شاہکاروں کا وجود صرف ان کی خوبصورتی تک محدود نہیں ہے، بلکہ ان کا ہماری زندگیوں پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ پھول ہمیں خوشی، محبت، امن اور خوبصورتی کا احساس دلاتے ہیں۔

پھولوں کی اہمیت کا اندازہ ان کی مختلف خصوصیات اور انسانی زندگی میں ان کے کردار سے لگایا جا سکتا ہے:

1. **جذبات کا اظہار:** پھول محبت، دوستی، معافی، اور خوشی جیسے مختلف انسانی جذبات کو بیان کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہیں۔ سرخ گلاب محبت کی علامت ہے، سفید پھول پاکیزگی کا اظہار کرتے ہیں، جبکہ زرد پھول دوستی کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ بغیر الفاظ کے ہمارے احساسات کو پہنچانے کا کام کرتے ہیں۔
2. **خوشی اور صحت:** پھولوں کی خوشبو اور رنگ ہمیں ذہنی سکون فراہم کرتے ہیں۔ یہ ہماری ذہنی اور جذباتی صحت پر مثبت اثر ڈالتے ہیں۔ باغ میں پھولوں کی خوبصورتی دیکھ کر انسان کا موڈ بہتر ہوتا ہے اور وہ خوشی محسوس کرتا ہے۔
3. **اہم تقریبات کا حصہ:** پھول ہماری زندگی کی ہر اہم تقریب کا حصہ ہوتے ہیں۔ شادیوں، سالگرہوں، اور دیگر خوشی کے مواقع پر پھولوں کا استعمال عام ہے۔ یہ ہماری تقریبات کو مزید خوبصورت اور یادگار بنا دیتے ہیں۔
4. **طب اور غذا:** بہت سے پھولوں میں طبّی خصوصیات بھی پائی جاتی ہیں۔ گلاب، گیندا اور چمبیلی جیسے پھولوں کو مختلف ادویات بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ پھولوں کو غذا میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

پھول صرف زمین پر اگنے والی ایک خوبصورت چیز نہیں ہیں، بلکہ وہ انسانی زندگی کا ایک لازمی حصہ ہیں۔ یہ ہمیں خوشی، محبت، اور امن کا پیغام دیتے ہیں۔ پھولوں کی موجودگی ہماری زندگی کو نہ صرف رنگین بناتی ہے بلکہ ہمارے اندر مثبت سوچ اور خوبصورتی کا احساس بھی پیدا کرتی ہے۔ یہ ہماری روزمرہ کی زندگی میں ایک چھوٹی سی خوشی کا ذریعہ ہیں۔ ہمیں پھولوں کی خوبصورتی کی قدر کرنی چاہیے اور ان کی حفاظت کو یقینی بنانا چاہیے۔

54۔ ماحول:۔

"ماحول کو صاف رکھیں، زندگی کو محفوظ رکھیں۔"

یہ ایک سادہ مگر حقیقت پر مبنی قول ہے۔ ماحول کا مطلب ہمارے ارد گرد کی وہ تمام چیزیں ہیں جو ہمیں زندہ رہنے میں مدد دیتی ہیں۔ اس میں ہوا، پانی، مٹی، پودے اور جانور سب شامل ہیں۔ ماحول کا ہماری زندگی سے گہرا تعلق ہے، اور اس کا تحفظ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

ماحول کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: قدرتی ماحول اور انسان ساختہ ماحول۔ قدرتی ماحول میں جنگلات، پہاڑ، دریا اور سمندر شامل ہیں۔ یہ ہمیں سانس لینے کے لیے صاف ہوا، پینے کے لیے پانی اور خوراک فراہم کرتے ہیں۔ اس کے برعکس، انسان ساختہ ماحول میں شہر، گاؤں، سڑکیں اور عمارتیں شامل ہیں۔

آج ماحول کو کئی بڑے مسائل کا سامنا ہے۔ آلودگی سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ صنعتوں سے نکلنے والا دھواں، گاڑیوں کا فضلہ اور پلاسٹک کا استعمال ہوا اور پانی کو گندہ کر رہے ہیں۔ اس آلودگی کی وجہ سے موسم میں تبدیلی آ رہی ہے جسے ماحولیاتی تبدیلی کہتے ہیں۔ یہ تبدیلی بارشوں کے نظام کو متاثر کر رہی ہے، جس سے سیلاب اور خشک سالی جیسے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ جنگلات کی کٹائی بھی ایک اہم مسئلہ ہے جس کی وجہ سے کئی جانور اپنی رہائش گاہوں سے محروم ہو رہے ہیں۔

ماحول کو صاف رکھنے کے لیے ہم کئی چھوٹے چھوٹے کام کر سکتے ہیں۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ درخت لگانے چاہییں، کیونکہ یہ ہوا کو صاف کرتے ہیں۔ ہمیں پلاسٹک کا استعمال کم کرنا چاہیے اور اپنے کچرے کو مناسب طریقے سے ٹھکانے لگانا چاہیے۔ ہمیں بجلی اور پانی کا استعمال بھی احتیاط سے کرنا چاہیے۔

ماحول کا تحفظ کرنا صرف ہماری ذمہ داری نہیں بلکہ ہماری بقا کا سوال ہے۔ اگر ہم نے ماحول کا خیال نہیں رکھا تو ہماری آنے والی نسلوں کو ایک غیر صحت مند اور خطرناک دنیا میں رہنا پڑے گا۔ ہمیں یہ بات سمجھنی چاہیے کہ ہم ماحول کا حصہ ہیں اور اس کی تباہی دراصل ہماری اپنی تباہی ہے۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ ہم آج سے ہی ماحول کو بہتر بنانے کی کوشش کریں تاکہ ایک صحت مند اور پرسکون دنیا میں زندہ رہ سکیں۔

14۔ قطعات   میر تقی میرؔ

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ پھولوں کے کان مراد پھول کے قریب ہو کر

2۔ ہڈی

3۔ باغ کا پرندہ

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(4) صبح

(5) فخر

(6) کسی

(7) غم زندگی

(8) اظہار مسرت

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

9۔ کاسۂ سر یعنی سر کی کھوپڑی جو فقیروں کے ہاتھ میں رہنے والے ظرف کی طرح ہوتی ہے۔

10۔ قطعات کے شاعر میر تقی میر ہیں۔

11۔ صبح شاعر نے گوش گل میں کہا کہ تم باغ کے پرندوں سے سرعام کھل کر ملا کرو۔

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

12۔ کاسۂ سر نے اپنے اوپر پاؤں رکھنے والے سے کہا کہ اے بے خبر انسان ذرا دیکھ کر چل کیونکہ میں بھی کبھی انسان کے سر کا غرور تھا۔

13۔ قطعہ وہ صنف نظم ہے جس میں کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ 21 اشعار ہوں اور وہ سب شعر مضمون کے لحاظ سے سلسلہ وار ہوں اس کے پہلے شعر میں بالعموم قافیہ نہیں ہوتا۔

14۔ مرغ چمن سے مراد صبح کے وقت بانگ دینے والا پرندہ ہے جو صبح کے آنے کا اعلان کرتا ہے شاعر نے اسے صبح اور بیداری کی علامت کے طور پر پیش کیا ہے۔

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

15۔ شاعر میر تقی میر کا تعارف۔

نام : میر تقی

تخلص : میرؔ

پیدائش : 1764ء میں بمقام اکبر آباد (آگرہ)

خصوصیات کلام: میر کو خدائے سخن کہا جاتا ہے۔ میر کی غزل لاجواب ہے، سوز و گذار، اثر اور غم ان کے کلام میں موجود ہیں۔

انتقال: 1810ء میں ان کا انتقال ہوا

16۔ درج زیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے:۔

(a) فرصت : مجھے اج کتاب پڑھنے کا موقع ملا کیونکہ دفتر سے جلد فرصت مل گئی۔

(b) شکستہ : زلزلے کے بعد مکان کی شکستہ دیواریں خطرہ بن چکی تھیں۔

(c) بے خبر : وہ اپنی دنیا میں مگن تھی اور ارد گرد کے حالات سے بالکل بے خبر تھی۔

17۔ شاعر کہتا ہے کہ جو خوشی اور مسکراہٹ میسر آئی وہ بھی اتنی محدود اور شرمیلی تھی کہ جیسے کوئی مسکراہٹ گریباں میں چھپ گئی ہو شاعر کے غمگیں اور افسردہ دل کی مصروفیت کو ظاہر کرتا ہے جہاں خوشیوں کے لیے کوئی جگہ نہیں بچی۔

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

18۔ اس قطعے میں میر نے اپنے مخصوص انداز میں دنیا کی فانی حقیقت دل کی بے قراری اور حسرت وہ یاس کے جذبے کو بیان کیا ہے شاعر کہتا ہے کہ وہ پھول کے کان میں جا کر کوئی راز کی بات کرتا ہے اور کہتا ہے کہ باغ کے پرندوں سے سرعام کھل کر ملا کر ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے بلا جھجک باغ کے پرندوں سے ملاقات کر جو خوشی اور آزادی کا استعارہ ہے مگر وہ ایک ادا سے

مسکراہٹ دیتا ہے اور وہ بھی چہرے کو گریباں میں چھپا کر گویا وہ بھی دنیا کی بے مروتی اور دکھوں سے واقف ہے۔

یہ پورا منظر افسردگی تنہائی جذباتی گہرائی اور حد درجے مصروفیات والی زندگی کی عکاسی کرتا ۔

19۔ مفہوم : شاعر کہتا ہے کہ کل میں راستے سے گزر رہا تھا کہ میرا پاؤں ایک کھوپڑی پر آگیا وہ کھوپڑی ہڈیوں کی طرح شکستہ اور بوسیدہ ہو چکی تھی وہ جیسے بول پڑی اور کہنے لگی۔

اے بے خبر انسان! ذرا دیکھ کر قدم رکھ! کبھی میں بھی کسی کے سر پر غرور و تکبر کے ساتھ بلند تھی لیکن آج مٹی میں ملی ہوئی ہوں۔

اس قطعے کے ذریعے میر تقی میر نے بڑے بلیغ انداز میں غرور و تکبر کی عاقبت اور دنیا کی ناپائیداری کو واضح کیا ہے یہ قطعہ عبرت عاجزی اور خاک ساری کا درس دیتا ہے اور ہمیں یاد دلاتا ہے کہ زندگی عارضی ہے اور تکبر کا انجام زوال ہے۔

(VII) کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے:۔

(a) چندرایان :

چندریان بھارت کا چاند پر بھیجا گیا خلائی مشن ہے جسے انڈین اسپیس ریسرچ ارگنائزیشن Indian Space Research Organisation(ISRO)نے تیار کیا یہ مشن نہ صرف بھارت کی سائنسی ترقی کی علامت ہے بلکہ دنیا میں بھارت کی خلائی طاقت کے مقام کو بھی ظاہر کرتا ہے.

چندریان مشن کی اقسام

چندریان۔1 (2008)

- چندریان بھارت کا پہلا چاند مشن تھا
- اس نے چاند کی سطح پر پانی کے ذرات کی موجودگی کا انکشاف کیا جو ایک عظیم دریافت تھی۔
- اس مشن نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا اور بھارت کو چاند تحقیق میں ایک اہم مقام عطا کیا۔

چندریان۔2 (2019)

- اس مشن میں مدار، لینڈ، اور رور شامل تھے۔
- اگرچہ لینڈ چاند کی سطح پر کامیابی سے نہیں اتر سکا لیکن مدار اب بھی کامیابی سے چاند کا چکر لگا رہا ہے اور اہم معلومات بھیج رہا ہے۔

چندریان۔3 (2023)

یہ مشن چندریان دو کی ناکامی کے بعد بھیجا گیا۔

- یہ بھارت کا پہلا مشن تھا جو چاند کی جنوبی خطوط پر کامیابی سے اترا۔
- اس سے بھارت چاند کی جنوبی خطوط پر پہنچنے والا پہلا ملک بن گیا۔
- لینڈر وکرم اور پرگیان نے چاند کی سطح پر تجربات کیے اور دنیا کو اہم سائنسی معلومات فراہم کی۔

اہمیت اور کامیابی :

چندریان مشن نے دنیا کو بھارت کے خلائی تحقیق میں مہارت کا یقین دلایا۔

اس مشن نے سستے اور موثر خلائی منصوبوں میں بھارت کو ممتاز مقام دیا۔

نوجوانوں کو سائنسی محقق کے طرف توجہ کیا اور قوم کو فخر کا احساس بخشا۔

چندرایان صرف خلائی مشن نہیں بلکہ بھارت کی سائنسی ترقی محنت لگن اور خود اعتمادی کی علامت ہے یہ مشن ہر بھارتی کو یہ پیغام دیتا ہے کہ اگر ارادہ مضبوط ہو تو آسمان بھی سرحد نہیں۔

(b) تعلیم نسواں

تعلیم انسان کی ترقی کا سب سے اہم ذریعہ ہے جس طرح مرد کی تعلیم قوم کے لیے ضروری ہے اسی طرح عورت کی تعلیم بھی معاشرے کی تعمیر و ترقی کے لیے ناگریز ہے۔

اسلام نے 1400 سال پہلے ہی عورت کو تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا پیغمبر اسلام کا فرمان ہے۔

" علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے "

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام عورت کو تعلیم کے زیور سے آراستہ دیکھنا چاہتا ہے۔

تعلیم یافتہ عورت کی اہمیت:

بہتر ماں اور معلمہ ؛ ایک تعلیم یافتہ ماں اپنے بچوں کی بہترین تربیت کر سکتی ہے ۔عورت جب تعلیم یافتہ ہوگی تو وہ بہتر فیصلے کر سکے گی صحت وہ صفائی بچوں کی دیکھ بھال اور مالی امور میں بہتر ہوگی خود اعتمادی اور خود کفالت تعلیم عورت کو خود پر اعتماد دیتی ہے اور اسے مالی طور پر خود کفیل بناتی ہے۔

تعلیم نسواں کی موجودہ صورتحال :

اگرچہ آج کے دور میں خواتین تعلیم حاصل کر رہی ہیں لیکن دیہی علاقوں اور بعض پسماندہ ذہنوں میں ابھی بھی لڑکیوں کی تعلیم کو اہمیت نہیں دی جاتی غربت رسم و رواج جہالت اور جلد شادی جیسے مسائل تعلیم نسواں کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔

حل اور تجاویز :

- حکومت اور سماج کی تنظیموں کو لڑکیوں کی تعلیم کے لیے موثر اقدامات کرنے چاہیے۔
- والدین کو لڑکیوں کی تعلیم کی اہمیت کا شعور دلانا ضروری ہے۔
- اسکولوں اور کالجوں میں لڑکیوں کے لیے محفوظ اور سازگار ماحول فراہم کیا جائے۔
- دینی اور دنیاوی تعلیم میں توازن قائم کیا جائے تاکہ عورت با عمل با اخلاق اور باشعور بنیں۔
- تعلیم نسواں ایک روشن پرامن اور خوشحال معاشرے کی بنیاد ہے اگر ہم ایک تعلیم یافتہ قوم چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی بیٹیوں بہنوں اور ماؤں کو علم کے زیور سے اراستہ کرنا ہوگا کیونکہ " اگر آپ ایک مرد کو تعلیم دیتے ہیں تو ایک فرد پڑتا ہے مگر، اگر آپ ایک عورت کو تعلیم دیتے ہیں تو پوری نسل پڑھتی ہے"۔

15۔ آزمائش (ڈراما) محمد مجیب

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کرکے لکھیے۔

1۔ محمد مجیب

2۔ قربانی اور فرض شناسی

3۔ تینوں

4۔ سلمی کشن کنور

5۔ ڈراما

6۔ ڈراؤ

7۔ کرکے دکھانا

8۔ تمام

9۔ تینوں

10۔ حروف انسباط

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(11) پلو

(12) چوکنا

(13) خطا

(14) دین کی حمایت میں لڑنے والا

(15) آنسو بھر لانے والی آواز

(16) بال بچے

(17) توپ سے گولے داغنا

(18) چند اشعار پر مشتمل نظم

(19) ڈر،خوف

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

20۔ رام پرشاد کو پانی لانے کے لیے دور جانا پڑا۔

21۔ رام سہائے مل نے پرماتما کا شکر ادا کیا۔

22۔ سلمیٰ یوسف میاں کی منگیتر ہے۔

23۔ انگریز گورے نے اُردو بازار میں بدتمیزی کی تھی۔

24۔ چار سپاہی رام سہائے مل کے گھر آئے تھے۔

25۔ بھاگوتی نے سلمیٰ کو پناہ دی۔

26۔ نہار سنگھ کو انگریزوں نے پکڑ لیا۔

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

27۔ رام سہاے مل نے بھاگوتی کو چوکس رہنے کے لیے کہا کیونکہ دروازے سے پہرے دار نہ ہٹیں اور کوئی انگریزوں سے بچ کر اس گھر میں پناہ لینے کے لیے نہ آنے پائے۔

28۔ اردو بازار میں پیش آنے والا واقعہ یہ تھا کہ کسی گورے نے ایک عورت کے ساتھ بدتمیزی کی تھی یوسف میاں نے اس گورے کو جان سے مار دیا تھا دوسرے کئی لوگ پکڑے گئے لیکن یوسف میاں ہاتھ نہ آئے اور اخری وقت تک لڑتے رہے۔

29۔ سلمیٰ اور کشن کنور دونوں نے مورچوں پر بڑی دلیری کے ساتھ انگریزوں کا مقابلہ کیا انہوں نے گھروں کی چھتوں پر سے گولیاں چلائیں پھر وہ زخمی ہو گئے۔

30۔ دراصل سلمیٰ اور کشن کنور کو باحفاظت لانے کے لیے سپاہیوں کو بخت خاں ہی نے بھیجا تھا انگریزوں سے بچنے کے لیے یہ سپاہی ان دونوں کو شہر سے باہر قیدی بنا کر لے جانا چاہتے تھے سپاہی سلمیٰ اور کشن کنور کی مشکیں کس کر گلے میں پھندہ ڈالتے ہیں مگر ایک سپاہی آگے اور دوسرا پیچھے کھڑا ہو جاتے ہیں،اور دونوں کو اپنی گرفت میں لے کر روانہ ہوتے ہیں۔

31۔ جنرل بخت خان کے کہنے پر پہلا سپاہی سلمیٰ اور کشن کنور کو قیدی بنا کر لے جانا چاہتا تھا تاکہ یہ دونوں بھی ان کی فوج میں شامل ہو جائے اور انگریزوں کے خلاف جنگ آزادی میں شامل ہو جائیں

32۔ سلمیٰ اور کشن کنور دونوں جنرل بخت خاں کی فوج میں داخل ہونا چاہتی تھیں کیونکہ وہ دونوں بھی انگریزوں کے خلاف آزادی کی مہم میں شامل ہونے کی خواہشمند تھی۔

33۔ امان کا پروانہ رام سہاے مل کے پاس تھا لیکن اسے سپاہیوں کو دکھانے کے لیے ان کی بیوی بھاگوتی لے جاتی ہے۔

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

متن کے حوالے سے وضاحت کیجئے

34۔ یہ جملہ جماعت نہم کی نصابی کتاب میں شامل ڈرامہ آزمائش سے لیا گیا ہے اس کے ڈرامہ نگار محمد مجیب ہیں یہ جملہ رام سہاے مل نے اپنی بیوی سے اس وقت کہا جب رام پرشاد کو پانی لانے کے لیے دور تک جانا پڑا کیونکہ آس پاس کے کنواں میں لاشیں پڑی تھیں بہت بڑی مصیبت آئی اور ٹل گئی تھی۔

35۔ یہ جملہ جماعت نہم کی نصابی کتاب میں شامل ڈرامہ ازمائش سے لیا گیا ہے اس کے ڈرامہ نگار محمد مجیب ہیں یہ جملہ رام سہاے مل اپنی بیوی بھاگوتی سے اس وقت کہا جب وہ کہتی ہے کہ انگریزوں سے نظریں بچا کر اگر کوئی عورت یا بچہ پناہ مانگنے کے لیے آئے تووہ انکار نہیں کر سکتی۔

36۔ یہ جملہ جماعت نہم کی نصابی کتاب میں شامل ڈرامہ ازمائش سے لیا گیا ہے اس کے ڈرامہ نگار محمد مجیب ہیں یہ جملہ سلمیٰ نے پہلے سپاہی سے اپنا اقبال جرم کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے کوئی جرم نہیں کیا ہم اپنے ملک کے لیے اپنے بادشاہ کی طرف سے لڑ رہے ہیں۔

37۔ یہ جملہ نہم جماعت کی نصابی کتاب میں شامل ڈرامہ آزمائش سے لیا گیا ہے اس کے ڈرامہ نگار محمد مجیب ہیں بھاگوتی کو جب معلوم ہو جاتا ہے کہ انگریزی وردی پہنا کر سپاہیوں کو جنرل بخت خانے بھیجا ہے تاکہ سلمیٰ اور کشن کنور کو صحیح سلامت جنرل بخت خاں کے پاس پہنچا دے تو بھاگوتی بے ہوش سلمیٰ اور کنوار کشن کو اٹھاتے ہوئے جملہ کہتی ہے۔

38۔ وہ الفاظ جن سے مسرت اور خوشی کا اندازہ ہو حروف انبساط کہلاتے ہیں۔

مثال:۔ واہ! کیا کہنے۔

39۔ وہ الفاظ جن سے رنج و غم کا اظہار ہوتا ہو یا غم کے مواقع پر بے اختیار ادا ہو جائیں۔

مثال :۔آہ! یہ سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

40۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

(a) مجرم : پولیس نے آخر کار اصل مجرم کو گرفتار کر لیا۔

(b) رخصت : استاد نے چھٹی لینے کے لیے پرنسپل سے رخصت کی درخواست دی۔

(c) وردی : سپاہی نے صاف ستھری وردی پہن کر پریڈ میں حصہ لیا۔

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

41۔ ڈرامہ آزمائش محمد مجیب کا ایک نہایت اہم اور سبق آموز ڈرامہ ہے جو جماعت نہم کی نصابی کتاب میں شامل ہے اس ڈرامے کے دو اہم کردار سلمیٰ اور کشن کنور ہیں یہ دونوں کردار اپنی قربانی ہمت اور انسانی ہمدردی کی اعلی مثالیں پیش کرتے ہیں یہ دونوں عورتیں جنگ آزادی میں انگریزوں کے خلاف بندوقیں چلائیں اور گھروں کی چھتوں پر سے بھی انہوں نے گولیاں چلائیں اور وہ کہتی ہیں کہ وہ ایک اس لڑائی میں شریک رہی اوروں کو بھی انہوں نے انگریزوں کے خلاف لڑنے پر آمادہ کیا ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ جنرل بخت خاں کی فوج میں شامل ہو جائیں آخر کار ان کی خواہش بھی پوری ہو جاتی ہے۔

ڈرامہ آزمائش کے یہ دونوں کردار سلمی اور کشن کنور عورت کی ہمت قربانی حب الوطنی اور غیرت کا پیکر ہیں دونوں کرداروں کے ذریعے مصنف یہ پیغام دیتا ہے کہ عورت صرف کمزور جنس نہیں بلکہ وہ وقت پڑھنے پر ملک و قوم کے لیے سب کچھ قربان کر سکتی ہے۔

(VII) خط کے اجزائے ترکیبی کا لحاظ رکھتے ہوئے درج ذیل خط لکھیے:۔

42۔ از: فلک بیگم

گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول میلور

تعلقہ و ضلع بیدر

مورخہ: 25 جون 2025

پیاری امی جان

السلام علیکم

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں یہاں خیریت سے ہوں اور دعا ہے کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گے امی جان مجھے آپ کو یہ خوشخبری دیتے ہوئے بڑی خوشی ہو رہی ہے کہ ہمارے مدرسے کی طرف سے ایک تعلیمی سفر کا انتظام کیا جا رہا ہے یہ سفر ہماری جماعت نہم کے طالبات کے لیے خاص طور پر ترتیب دیا گیا ہے تاکہ ہم نصابی تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی تجربات بھی حاصل کر سکیں۔

یہ تعلیمی سفر اگلے ہفتے بروز پیر کو ہوگا اور ہم لوگ حیدرآباد کے مشہور میوزیم، چڑیا گھر اور چار مینار کی سیر کریں گے ہمارے اساتذہ بھی ہمارے ساتھ ہوں گے اور ہر مقام پر ہمیں تاریخی اور سائنسی معلومات فراہم کریں گے میں بہت پرجوش ہوں کیونکہ اس سفر سے ہمیں نہ صرف سیکھنے کو ملے گا بلکہ ایک اچھا تجربہ بھی حاصل ہوگا۔

امی جان! میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں اپنی اور دوسروں کی حفاظت کا خاص خیال رکھوں گی وقت کی پابندی کروں گی اور سفر کے بعد آپ کو تفصیل سے سب کچھ بتاؤں گی۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپ کو صحت و سلامتی عطا فرمائے ۔

آپکی دعاؤں کی طلبگار

فلک بیگم

بخدمت: زاہیدہ بیگم

نزد سرکاری ہائی اسکول بھالکی

(VIII) کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے :۔

(a) موبائل فون کے استعمال سے ہونے والے اثرات :

موبائل فون نے ہماری زندگیوں کو بے پناہ سہولتوں سے آراستہ کیا ہے یہ ایک ایسا اعلی ہے جس نے دنیا کو ہمارے ہاتھوں میں سمیٹ دیا ہے جہاں موبائل کے فوائد ہیں وہیں اس کے منفی اثرات بھی ہیں جو ہماری جسمانی ذہنی اور سماجی صحت پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

موبائل فون کے مثبت اثرات :۔

- موبائل فون کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ لوگوں کو ایک دوسرے سے جڑنے میں مدد فراہم کرتا ہے ۔
- آج کل موبائل فون ایک تعلیمی ٹول کی صورت میں بھی استعمال ہوتا ہے۔
- موبائل فون ایمرجنسی کی صورتحال میں زندگی بچانے والا ثابت ہو سکتا ہے۔
- موبائل فون میں مختلف ایپس گیمز اور میڈیا پلیٹ فارمز کی وجہ سے تفریح کا ایک بڑا ذریعہ بن چکا ہے۔

موبائل فون کے منفی اثرات :۔

- طویل وقت تک موبائل فون کا استعمال جسمانی صحت پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔
- اس سے آنکھوں کی تھکاوٹ نیند کی کمی اور سردرد جیسی بیماریاں ہو سکتی ہیں۔
- موبائل فون کے ذریعے سوشل میڈیا کا زیادہ استعمال ذہنی دباؤ افسردگی اور انزائٹی کا سبب بن سکتا ہے۔
- لوگ آپس میں ملاقات کرنے کی بجائے موبائل پر بات کرتے ہیں جس سے اس کی ذاتی تعلقات میں خلل آتا ہے۔
- بچوں اور نوجوانوں کے موبائل فون کا زیادہ استعمال ان کی تعلیمی اور ذہنی ترقی پر منفی اثر ڈال رہا ہے۔

موبائل فون ایک طاقتور آلہ ہے جو ہماری زندگی کو آسان بنا رہا ہے مگر اس کے استعمال میں توازن ضروری ہے اس کے فوائد اور نقصانات دونوں ہیں اور ہمیں اس کا اعتدال کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے ہمیں اپنے جسمانی اور ذہنی صحت کا خیال رکھتے ہوئے اس کا استعمال کرنا چاہیے تاکہ اس کے فائدے زیادہ اور نقصانات کم ہوں۔

(b) جہیز ایک سماجی برائی :۔

جہیز کا مسئلہ ہندوستان سمیت دنیا بھر میں ایک سنگین سماجی اور مسئلہ بن چکا ہے یہ ایک ایسی روایت ہے جس میں نہ صرف خاندانوں کو مالی اور ذہنی طور پر متاثر کیا ہے بلکہ یہ صنفی امتیاز اور عورتوں کے حقوق کی پامالی کا بھی سبب بن رہی ہے۔

جہیز کے منفی اثرات:۔

- جہیز کے مطالبات کا بڑھنا ایک سنگین معاشی بوجھ بن چکا ہے۔
- جہیز کی رسم میں عورتوں کو اکثر ایک چیز یا ملکیت سمجھا جاتا ہے۔
- جہیز کی کمی یا زیادتی کی وجہ سے شادی کے بعد خاندانوں میں تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔
- جہیز کے مطالبات پورے نہ کرنے پر کئی خواتین ذہنی دباؤ کا شکار ہو جاتی ہیں۔
- اس رسم کی بنا پر امیر اور غریب کے درمیان فرق مزید بڑھ جاتا ہے اور غریب لڑکیوں کو کم اہمیت دی جاتی ہے۔

جہیز کی رسم کا خاتمہ :۔

- سب سے پہلے ہمیں جہیز کے منفی اثرات کے بارے میں عوام میں آگہی بڑھانی چاہیے۔
- حکومت کو جہیز کے خلاف قوانین سخت کرنی چاہیے۔
- ہمیں نئی نسل کو بچپن سے ہی اس بات کی تربیت دینی چاہیے کہ یہ ایک غیر ضروری رسم ہے۔

- ہمیں سماج میں اس بات کا تصور پھیلانا ہوگا کہ جہیز دینے یا لینے کا مطالعہ غیر قانونی ہے۔

جہیز ایک سماجی برائی ہے جو نہ صرف عورتوں کے حقوق کی پامالی کا سبب بنتی ہے بلکہ پورے خاندانوں کو مالی اور نفسیاتی مسائل میں مبتلا کر دیتی ہے اس کا خاتمہ اس وقت ممکن ہے جب ہم سب مل کر اس کے خلاف آواز اٹھائیں ،قانونی اقدامات کریں اور اپنے معاشرتی رویوں میں تبدیلی لائیں اگر ہم اس برائی کے خاتمے کے لیے ایکجا ہو جائیں تو ایک دن ایسا آئے گا جب جہیز کی رسم محض ایک بدعت بن کر رہ جائے گی اور معاشرہ برابری اور انسانیت کی بنیاد پر ترقی کرے۔

16۔ کلاسیکی غزلیں 1۔خواجہ میر دردؔ

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ چلے

2۔ نرم

3۔ شیخ صاحب گھر چھوڑ باہر چلے

4۔ بزرگی والا

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

5۔ محفل

6۔ ردیف

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے :۔

7۔ شاعر دنیا سے اپنے ذمہ تہمتوں کا تحفہ لی کر چلا۔

8۔ شاعر زندگی کو طوفان سے تشبیہ دے رہا ہے۔

9۔ اب زندگی کا چل چلاؤ ہے، لہٰذا جب تک زندگی باقی ہے ساغر کا دور چلتا رہے۔

10۔ شاعر اس دنیا کی محفل میں شمع کی طرح آئے تھے، روتے ہوئے آئے تھے اور جاتے وقت دنیا کو رُلا کر جا رہے ہیں۔

11۔ اس دنیا کے لوگ چند دن کے مہمان بن کر آئے تھے۔اب اپنے انجام کی جانب روانگی ہے۔

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے :۔

12۔ شاعر کو گلوں سے کام اس لئے نہیں کہ وہ پل بھر کے لیئے آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔

13۔ شاعر غزل کو ایک ترتیب کے ساتھ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ جسے تلاش کر رہے ہیں وہ نیک انسان شیخ صاحب اب بدل چکے ہیں یعنی گھر چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔

14۔ شاعر کہتے ہیں کہ زندگی میں کوئی مقصد نہیں ہے اب صرف چل چلاؤ سے کام چل رہا ہے، لہٰذا جب تک زندگی باقی ہے، ساغر کا دور چلتا رہے۔ اب اسی سے کام چلانا ہے۔

15۔ شمع کی مانند ہم اس بزم میں چشمِ ترآئے تھے، دامن تر چلے۔

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

16۔ شاعر کا خیال ہے کہ دنیا میں خواہی نخواہی مصیبتیں جھیلنی پڑتی ہیں۔ انسان چاہے کتنی ہی کوشش کرلے لیکن زمانہ چین سے رہنے نہیں دیتا۔ کچھ نہ کچھ بدنامی آپ کے گلے پڑتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ بدنامیاں اور تہمتیں قسمت میں لکھی تھیں اور وہ ساتھ ہی گئی۔

17۔ حروف تخصیص سے کیا مراد ہے؟ مثالوں کے ذریعے وضاحت کیجئے خوددار انسان کو زندگی میں قدم قدم پر رکاوٹوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ اپنی پریشانی کسی سے کہہ نہیں سکتا۔ ان کی زندگی اسی حال میں گزری کہ زندگی کا سچا لطف نہ اٹھاسکے۔

18۔ اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ یہ دنیا ایک بزم یعنی محفل کی طرح ہے جب ہم دنیا میں آئے تھے تو ہمارے والدین اور رشتہ دار بہت زیادہ خوش ہوتے ہیں اور اس وقت ہم رو رہے رہے ہوتے ہیں لیکن کسی کو اس کی پرواہ نہیں اور جب ہم اس دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو وہی لوگ روتے ہیں۔ ہم صرف آنکھ بھر کے آنسو لائے تھے یا روئے تھے لیکن اب سب رو رو کر اپنا دامن گیلا کر لیئے ہیں۔

19۔ اس شعر میں شاعر دردؔ دنیا سے رخصت ہونے کا منظر پیش کر رہے ہیں اور خود سے سوال کر رہے ہیں کہ اس دنیا میں یہ کوگ آخر آئے کہاں سے تھے اور اتنا صفر طئے کرنے کے بعد آخر کدھر جا رہے ہیں دردؔ کچھ تمہیں معلوم ہے۔

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

20۔ خواجہ میر دردؔ دلی کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے۔ وہ ایک صوفی خاندان کے فرد تھے۔ اور ایک صوفی شاعر تھے۔ ان کا کلام صوفیانہ خیالات کا بہترین نمونہ ہے۔ دردؔ کا کلام بہت کم ہے لیکن پُردرد اور پُراثر ہے۔ وہ ایک خوددار طبیعت کے مالک تھے جس کا عکس ان کے کلام میں دیکھا جا سکتا ہے۔ انہوں نے صبر و قناعت سے زندگی گذاری۔ دردؔ عہدِ زرین کے ایک مشہور شاعر تھے۔ میرؔ، سوداؔ، وغیرہ ان کے ہم عصر شعراء تھے۔

(21) دردؔ کی اس غزل میں ردیف اور قافیوں کی ترتیب اس طرح ہے۔

قافیہ:۔ دھر، کر، اودھر، تر، باہر، ساغر، کدھر

ردیف:۔ چلے

(22) صحیح ترتیب

- چشمِ تر آئے تھے، دامن تر چلے
- شیخ صاحب چھوڑ گھر، باہر چلے
- ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے
- کیا ہمیں کام ان گلوں سے اے صباء

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ عورتوں سے بات کرنا۔

2۔ سید افضل الحسن

3۔ شراب کا پیالہ

4۔ حسرتؔ موہانی

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

5۔ بے خودی

(6) مہینوں

(7) محبت ترک کر دینا

(8) مقطع

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

9۔ شاعر کو اپنا محبوب یاد آتا ہے۔

10۔ شاعر اپنے محبوب کی اس لیے نہ بھلا پایا کہ اس کے نزدیک ترک الفت ایک وہم ہے اس لیے وہ اپنے محبوب کو بھلانے کی ناکام کوشش کرتا ہے

11۔ شاعر کو شراب بے خودی کے ساغر یاد آتے ہیں

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

12۔ حسرتؔ موہانی 1875ء میں قصبہ موہان(یو پی) میں پیدا ہوئے۔

13۔ حسرتؔ موہانی نے غزل کو ایک نیا رنگ دیا۔

14۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ترک الفت ایک دھوکہ ہے اور محبوب آج بھی شاعر کے دل و دماغ میں براجمان ہے

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

15۔ شاعر حسرتؔ موہانی کا تعارف:

نام : سید فضل الحسن

تخلص : حسرتؔ

پیدائش : 1875ء قصبہ موہان (یو۔پی)

ابتدائی تعلیم: گھر پر ہوئی

اعلیٰ تعلیم: علی گڑھ

نعرہ : انقلاب زندہ باد

انتقال: 1951ء

16۔ ہے مشق سخن جاری چکی کی مشقت بھی

اک طرفہ تماشہ ہے حسرت کی طبعیت بھی

17۔ ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

(b) حقیقت : وقت کے ساتھ ساتھ سب کی حقیقت سامنے آجاتی ہے۔

(c) دشت: سورج کی تپش نے دشت کو آگ میں بدل دیا

(d) شراب: ہمارے اسلام میں شراب پینا حرام ہے۔

18۔ ان الفاظ کے واحد لکھیے۔

(b) حق (b) شعر (c) کیفیت

19۔ ان الفاظ کی ضد لکھیے۔

(b) بھول جانا (b) حقیقت (c) ناحق

20۔ ان الفاظ کی جوڑیاں بنایئے۔

	الف	ب
(a)	مشقت	محنت
(b)	قید	آزادی
(c)	دشت	جنگل
(d)	فراموش	بھول جانا
(e)	حقیقت	سچائی
(f)	صہبا	ایک قسم کی لال شراب

درج ذیل شعر کی تشریح کیجئے۔

21۔ نہیں آتی تو یاد اُن کی مہینوں تک نہیں آتی

مگر جب یاد آتے ہیں تو اکثر یاد آتے ہیں۔

اس شعر میں شاعر حسرتؔ موہانی کہتے ہیں کہ کبھی کبھی ایسا وقت آتا ہے کہ جب محبوب کی یاد بہت عرصے تک مہینوں تک نہیں آتی لیکن جیسے ہی وہ یاد ایک بار جاتی ہے تو اس شخص کو یہ دل ہر پل یاد کرنے لگتا ہے

22۔ نہ چھیڑ اے ہم نشیں کیفیت صہبا کے افسانے

شراب بے خودی کے مجھ کو ساغر یاد آتے ہیں۔

اس شعر میں شاعر حسرتؔ موہانی کہتے ہیں کہ اے میرے ہم نشیں وہ گزرے ہوئے دن کیوں یاد دلاتا ہے میں نے اپنے محبوب کی انکھوں کے پیالوں سے جو شراب بے خودی پی تھی مجھے اس کا نشہ اور لذت یاد ا جاتی ہے۔

درج ذیل شعر کی نثر بنایئے۔

23۔ بُھلاتا لاکھ ہوں لیکن برابر یاد آتے ہیں

الٰہی ترک الفت پہ وہ کیوں یاد آتے ہیں۔

میں لاکھ کوشش کرتا ہوں کہ انہیں بھول جاؤں لیکن وہ مسلسل یاد آتے ہیں اے اللہ! جب میں ان سے تعلق ختم کر چکا ہوں تو اب بھی مجھے کیوں یاد آتے ہیں؟

24۔ حقیقت کھل گئی حسرت تیرے ترک محبت کی

تجھے تواب وہ پہلے سے بھی بڑھ کر یاد آتے ہیں۔

اے حسرتؔ! اب مجھے یہ حقیقت سمجھ میں آگئی کہ تم نے جس محبت کو چھوڑا تھا اس کے چھوڑنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا کیونکہ جنہیں تم بھلانا چاہتے تھے وہ اب تمہیں پہلے سے بھی بڑھ کر یاد آتے ہیں۔

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

25۔ شاعر کے دل میں محبوب کی یاد بہت گہرائی کے ساتھ بسی ہوئی ہے اس لیے وہ بھلا نہیں سکا اور شاعر کو اپنے محبوب کی آنکھوں کے پیالے سے پی ہوئی شراب محبت اور اس سے طاری ہونے والی خود فراموشی یاد آتی ہے لاکھ بھلانے کی کوشش کے باوجود ہائے بے بسی کے محبوب کی یاد بار بار یاد آتی ہے اور محبوب کی انکھوں کا نشہ اور لذت مجھے بے حد یاد آتی ہے۔

17۔ ڈائنوسارس

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ (b) ڈائنوسارس

2۔ (c) ہڈیوں پر چمڑا منڈھ کر

3۔ (a) 100فٹ

4۔ (d) دس کروڑ برس پہلے

5۔ (b) گرگٹ

6۔ (b) اسٹائی ریکوسارس

7۔ (a) الاموسارس

8۔ (c) ایڈفوسارس

9۔ (a) ٹواوجنگوسارس

10۔ (a) ٹواوجنگوسارس

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(14) سب سے پہلی معلومات

(15) پھل پتے کھانے والا

(16) قسم

(14) اجسام

(15) دبلا

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

16۔ ڈائنوسارس کو دنیا کا سب سے بڑا جانور کہا جاتا ہے۔

17۔ ڈائنوسارس کا شمار دنیا کے بڑے جانوروں میں ہوتا ہے۔

18۔ بڑے ڈائنوسارس کا قد 100 فٹ ہوتا ہے۔

19۔ ڈائنوسارس اکثر پچھلے پاوں پر کھڑا ہوتا ہے۔

20۔ الاموسارس کے پیر کیسے ہوتے ہیں؟

21۔ ڈائنوسارس کی شکل ہڈیوں پر چمڑا منڈھ اس کی شکل بنائی گئی۔

22۔ ڈائنوسارس کی شکل گرگٹ کے جیسی تھی۔

23۔ چھوٹے سے چھوٹا ڈائنوسارس کا قد کتے کے قد کے برابر ہوتا تھا۔

24۔ ڈائنوسارس چار پیروں والا جانور تھا۔

25۔ ڈائنوسارس پچھلے پاوں پر کھڑا ہوتا ہے۔

26۔ ڈائنوسارس کی گردن پر موجود کان کو کالر کہتے ہیں۔

27۔ ڈائنوسارس کے کان کے ہاشیہ پر چھوٹے بڑے کانٹوں کی قطاریں تھیں۔ان کانٹوں کی وجہ سے اسے سینگ والا ڈائنوسارس کہتے ہیں۔

28۔ الاموسارس کی گردن لمبی اژدھے نما تھی وہ درخت کی پتیاں آسانی سے کھا سکتا تھا۔

29۔ الاموڈائنوسارس کے پیر ہاتھی کے پیر کی طرح موٹے تھے۔

30۔ ایڈفوڈائنوسارس انڈے نہیں بچے دیتا تھا۔

31۔ پیراسارو ڈائنوسارس کی قوتِ شامہ بہت تیز تھی۔

32۔ ڈرپوک قسم کا ڈائنوسارس پیراسارو سارس تھا۔

33۔ ٹوواجنگو ڈائنوسارس کی جلد سبز رنگ کی تھی۔

34۔ ٹوادجنگو ڈائنوسارس کی پشت سے دم تک چرمی کانٹوں کی دو قطاریں تھیں۔

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

35۔ ڈائنوسارس کی شکل گرگٹ جیسی، سر نہایت چھوٹا اور جسم کافی بھاری بھر کم ہوتا ہے۔اس کے ساتھ ایک لمبی دم ہوتی ہے، یہ چار پاوں والا جانور ہے،اس کے اگلے پاوں چھوٹے ہوتے ہیں، پچھلے پاوں پر اکثر کھڑا ہوتا ہے۔ کھڑا ہونے پر اس کی اونچائی 20 فٹ تک ہو سکتی ہے، بعض گوشت خور اور بعض سبزی خور تھے۔

36۔ ڈائنوسارس کی پانچ قسمیں ہیں۔

1۔ اسٹائی ریکوسارس ،2۔ الاموسارس، یہ سبزی خور تھا۔ 3۔ایڈفوسارس، یہ بھی سبزی خور تھا۔ 4۔پیراسارو سارس، یہ سبزی خور تھا۔ 5۔ٹوواجنگوسارس ان کے علاوہ ڈائنا سارس کی اور بھی اقسام ہیں جن کے متعلق سائنسدانوں نے معلومات فراہم کی۔

37۔ یہ کنگرو نما جانور تھا۔ سبزی خور تھا، اس کی قوت شامہ بہت تیز تھی، یہ ڈرپوک قسم کا ڈائنوسارس تھا اور عموماً بڑے قدو قامت کے جانور اسے مار کر کھاتے تھے۔

38۔ چین کے ایک شہر ٹواوجنگ میں اس کی ہڈیاں دریافت ہوئی تھیں۔ اس وجہ سے اس کا یہ نام پڑا۔ اس کی جلد سنز رنگ کی تھی۔ پشت پر سر سے دم تک نوکدار چرمی کانٹوں کی دو قطاریں تھیں۔ یہ چار پیروں پر رینگنے والا سبزی خور تھا اور اس کا جسم بھیڑ کی طرح فربہ اور سات آٹھ فٹ لمبا تھا۔

39۔ الاموسارس کے ابتدائی نقوش ٹیکساس کے مشہور علاقے الامو میں دریافت ہوئے تھے اس مناسبت سے اس کا نام الاموسارس رکھا گیا۔ اس کے پیر ہاتھی کی طرح موٹے تھے۔

40۔ ایڈفوسارس کا چہرہ مینڈک کی طرح اور جسم گرگٹ نما تھا۔ یہ انڈے نہیں بچے دیتا تھا، یہ سبزی خور تھا۔

41۔ پیراسارالوفس کی قوت شامہ بہت تیز تھی۔ یہ کنگرو نما جانور تھا۔ سبزی خور تھا۔

42۔ ڈائنوسارس کا موازنہ بعض موجودہ آبی جانوروں سے کیا جاتا ہے۔ جیسے مگرمچھ، کچھوے وغیرہ۔

43۔ کچھ ڈائنوسارس دو پیروں پر ٹھہرنے والے ہوتے ہیں۔ ان کے اگلے پیر چھوٹے ہوتے ہیں۔ بعض کا وزن چھ تا آٹھ ٹن ہوتا ہے۔

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے لکھیے:۔

44۔ اسٹائی ریکوسارس:۔ یہ ایک بھاری بھرکم گینڈے کی ساخت کا جانور ہے۔ جس کے ماتھے پر ایک سینگ اور آنکھوں کے اوپر دو سینگ ہوتی تھیں۔ اس کی گردن پر دو بڑے کان ہوا کرتے تھے جنہیں کالر کہتے ہیں۔ کان کے حاشیہ پر چھوٹے بڑے کانٹوں کی قطاریں تھیں۔ ان بے شمار کانٹوں کی وجہ سے اسے سینگ والا ڈائنوسارس کہتے تھے۔

45۔ الاموسارس:۔ یہ سبزی خور تھا۔ اس کی گردن کافی لمبی اور اژدھے نما تھی۔ درخت کی پتیاں آسانی سے کھا سکتا تھا۔ اس کی لہراتی ہوئی دم بھی کافی لمبی اور سانپ نما تھی۔ پیر ہاتھی کی طرح موٹے تھے۔ یہ چاروں پیروں پر چلتا تھا۔

اس کے ابتدائی نقوش ٹیکساس کے مشہور علاقے الامومیں دریافت ہوئے، اسی مناسبت سے اس کا نام الاموسارس رکھا گیا۔

46۔ ایڈفوسارس:۔ یہ تیسر قسم ہے۔ اس کی پشت پر بادبانی کشتی کی طرح چرمی پنکھا تھا۔ ایڈفوسارس کا پنکھے نما کوہان حرارت کو جذب کرنے میں مددگار تھا۔ یہ انڈے نہیں بچے دیتا تھا۔ چہرہ مینڈک کی طرح اور جسم گرگٹ کی طرح تھا۔ یہ سبزی خور تھا۔

47۔ پیراسارولوفس:۔ یہ کنگرو نما جانور تھا۔ سبزی خور تھا اس کی قوت شامہ بہت تیز تھی۔ یہ ڈرپوک قسم کا ڈائنوسارس تھا۔ عموماً بڑے قد و قامت ے جانور اسے مار کر کھا لیتے تھے۔ اکثر گروہ بنا کر اس پر حملہ کرتے تھے۔

48۔ ٹوواجنگوسارس:۔ چین کے ایک شہر کے نام سے اس نام موسوم ہے۔ اس کی ہڈیاں چین کے ایک شہر ٹوواجنگ میں دریافت ہوئی تھیں۔ اس کی جلد سبز سنزر نگ کی تھی۔ پشت پر سر سے دم تک نوکدار چرمی کانٹوں کی دو قطاریں تھیں۔ یہ چار پیروں پر رینگنے والا سبزی خور تھا اور
اس کا جسم بھیڑ کی طرح تھا۔

49۔ سائنسدانوں نے دیگر ڈائنوسارس کی مختلف اقسام کا ذکر کیا ہے۔ کچھ ان میں سبزی خور اور کچھ گوشت خور ہیں۔ ان کی عادتیں بھی مختلف ہیں۔ کچھ چار پیروں کو چلنے میں استعمال کرتے ہیں اور کچھ دو پیروں پر کھڑے ہوتے ہیں۔ اگلے پاوں چھوٹے ہوتے ہیں، بعض کا وزن چھ تا آٹھ ٹن ہوتا ہے۔ کھڑا ہونے پر اس کی اونچائی 20 فٹ تک ہو سکتی ہے، بعض ڈائنوسارس زمین پر چلتے ہیں اور بعض سمندری۔ ڈائنوسارس کا موزانہ بعض موجودہ آبی جانوروں سے بھی کیا گیا ہے۔ جیسے مگرمچھ، کچھوے وغیرہ۔

50۔ حروفِ استعجاب:۔

استعجاب کے معنی تعجب کرنے کے ہیں۔ لہذا حروف استعجاب سے مراد وہ الفاظ ہیں جن سے تعجب اور حیرت کا پتہ چلتا ہے۔

حروف استعجاب: ارے ، ہائیں ، کیا ، یہ کیا

مثال: ارے! تم اور یہاں

ہائیں! یہ کیا ہوا

حروفِ تنبیہ :۔

تنبیہ کے معنی خبردار کرنے، تاکید کرنے کے ہیں۔ لہذا حروف تنبیہ سے مراد وہ الفاظ ہیں جو خبردار کرنے یا تاکید کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

حروف تنبیہ : خبردار ، ہوشیار ، سنو ، دیکھو

مثال: خبردار، مجھ سے دور رہو!

ہوشیار، آگے مت بڑھو!

دیکھو، آخری بار کہہ رہا ہوں!

سنبھلنا، راستہ خطرناک ہے!

18۔ رباعیات راہیؔ قریشی

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ راہیؔ قریشی

2۔ ربع

3۔ ہم قافیہ اور ہم ردیف

4۔ تمام

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

(5) بلندی

(6) مہربانی

(7) بے گناہ

(8) نکوئی

(9) وفا

(10) اعمال

(11) سزائیں

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

12۔ شاعر اللہ تعالی سے رحمت مغفرت عنایت اور اعمال میں برکت کی درخواست کی ہے۔

13۔ شاعر راہیؔ قریشی اللہ تعالی سے اس کی عنایت دور نہ کرنے کی گزارش کر رہا ہے۔

14۔ شاعر اپنی زندگی کے بارے میں یہ اعتراف کرتا ہے کہ اس نے ایک عمر گناہوں میں بسر کر دی۔

15۔ شاعر کے مطابق جھوٹے کو دعا ملتی ہے۔

16۔ معصوم کو دنیا میں جفا ملتی ہے ۔

17۔ شاعر اس بات پر افسوس کا اظہار کر رہا ہے کہ صداقت پہ سزا ملتی ہے۔

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

18۔ ان اشعار میں شاعر کا دل گناہوں کے بوجھ سے نادم ہے مگر اسے اپنے رب کی رحمت پر بھروسہ ہے وہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالی اسے اپنی عظمت دکھائے اپنی رحمت سے محروم نہ کرے اور اس کی کوتاہیوں کے باوجود اس کے اعمال کو قبول کرے اور اعمال میں برکت رکھ دے۔

19۔ شاعر کے نزدیک دنیا کا رویہ سچائی اور جھوٹ کے ساتھ بہت غیر منصفانہ اور متضاد ہے ہر کوئی زبان سے صداقت کا درس دیتا ہے لیکن عملی طور پر جو شخص صداقت پر قائم رہتا ہے اسے سزا دی جاتی ہے۔

20۔ رباعی لفظ ربع سے مشتق ہے جس کے معنی چار کے ہیں اصطلاح میں رباعی اس نظم کو کہتے ہیں جو چار مصروں پر مشتمل ہوتی ہے۔

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

21۔ راہیؔ قریشی کا تعارف: ۔

نام : برکت الحق قریشی

تخلص : راہیؔ قریشی

پیدائش : 20اگست1934ء کو اورنگ آباد مہاراشٹرا

علمی قابلیت: عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد سے ماسٹر ڈگری اور کرناٹک کے دھارواڑ سے پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

شعری مجموئے : صحرا کا سفر، ضمیر شب، دیدۂ بے خواب، عکس کی ہجرت، آپکی رباعیات کا مجموعہ "چارسو" کے نام سے شائع ہوا ہے۔

انتقال : 2مئی2010ء کو حیدرآباد میں ان کا انتقال ہوا۔

22۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے۔

(a) برکت : اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ ہمارے رزق میں برکت عطا فرمائے۔

(b) معصوم : چھوٹے بچے معصوم ہوتے ہیں۔

(c) سزا : اگر کوئی قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اُسے سزا ملتی ہے۔

23۔ اس رباعی کا خلاصہ یہ ہے کہ شاعر اللہ تعالی سے دعا کرتا ہے کہ اے میرے رب اپنی عظمت اور بلندی کا جلوہ دکھا دے مجھ گنہگار پر اپنی مہربانی اور عنایت کے دروازے بند نہ کر اگرچہ میں نے اپنی ساری زندگی گناہوں میں گزاری ہے مگر تو اپنی رحمت سے میرے اعمال میں برکت عطا فرما دے اور انہیں قبول کر لے۔

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

24۔ اس رباعی میں شاعر نے معاشرتی نا انصافی اور سچائی کے ساتھ برتے جانے والے ظالمانہ سلوک کو اجاگر کیا ہے شاعر کو دکھ ہے کہ جو لوگ جھوٹ بول کر فریب دیتے ہیں وہ کامیاب سمجھے جاتے ہیں اور ان کے لیے لوگ دعائیں کرتے ہیں جبکہ سچ بولنے والے اور معصوم لوگوں کو دنیا جفاؤں اور ظلم کا نشانہ بناتی ہے یہ ایک گہرا طنز ہے اس سماج پر جو زبان سے تو سچائی کی بات کرتا ہے لیکن حقیقت میں سچ کو برداشت نہیں کر سکتا سچ بولنے والوں کو سزا ملتی ہے اور جھوٹے عزت اور شہرت کے مقام پر فائز ہوتے ہیں یہ رباعی قاری کو یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ ہمیں اپنے رویوں کو بدلنا چاہیئے۔

(VII) خط کے اجزائے ترکیبی کا لحاظ رکھتے ہوئے درج ذیل خط لکھیے:۔

25۔ از :شفاخانم
گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول بیدر
بتاریخ: 12اگست2025
السلام علیکم
بخدمت جناب والد محترم
امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے میں بھی الحمدللہ خیر و عافیت سے ہوں اور اپنی تعلیم میں دل لگا رہی ہوں۔
ابا جان آپ کو اطلاع دینا چاہتی ہوں کہ ہمارے مدرسے کی سالانہ فیس جمع کروانے کی تاریخ قریب آ رہی ہے مدرسے کی جانب سے اطلاع دی گئی ہے کہ ہر طالب علم کو مقررہ تاریخ تک فیس جمع کروانی ہے تاکہ تعلیمی سلسلہ بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رہ سکے ۔

آپ سے درخواست ہے کہ براہ کرم فیس کی رقم جلد از جلد بھیج دیں تاکہ میں وقت پر فیس جمع کرا سکوں اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت دے ۔امی جان کو سلام عرض کیجئے اور سب گھر والوں کو میرا سلام

فقط آپ کی نور نظر

شفا خانم

(VIII) کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے:۔

(a) صنعتی آلودگی :

صنعتی آلودگی کیا ہے؟

صنعتی آلودگی اس صورت کو کہتے ہیں جب فیکٹریوں کارخانوں اور دیگر صنعتی اداروں سے خارج ہونے والا دھواں، کیمیکل، زہریلا پانی اور دیگر مضر اجزاء وہ فضاء پانی اور زمین کو آلودہ کر دیں یہ آلودگی کئی شکلوں میں ہوتی ہے جیسے فضائی الودگی، آبی الودگی ،صوتی آلودگی اور مٹی کی آلودگی ۔

صنعتی آلودگی کے اسباب :۔

- فیکٹریوں سے نکلنے والا دھواں جو کاربن ڈائی آکسائیڈ سلفر ڈائی آکسائیڈ اور دیگر زہریلی گیسوں پر مشتمل ہوتا ہے ۔
- صنعتی فضلہ بغیر کسی صفائی کے ندی نالوں میں ڈال دیا جاتا ہے۔
- زہریلے مادے زمین میں جذب ہو کر مٹی کو غیر زرخیز بنا دیتے ہیں ۔
- شور مچانے والی مشینیں صوتی آلودگی پیدا کرتی ہیں ۔

صنعتی الودگی کے اثرات:۔

- انسانی صحت پر بُرا اثر؛ دمہ ، سانس کی بیماریاں ،جلدی امراض، کینسر اور دیگر سنگین بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں۔
- آبی حیات کا خاتمہ؛ زہریلے پانی سے مچھلیاں اور دیگر جاندار مر جاتے ہیں۔

- زرعی زمین کی تباہی مٹی کی زرخیزی ختم ہو جاتی ہے۔
- ماحولیاتی تبدیلی درج حرارت میں اضافہ بارشوں کا نظام متاثر اور گلوبل وارمنگ میں اضافہ۔

حل اور تجاویز:۔

- صنعتوں سے خارج ہونے والے فضلے کی صفائی کے لیے چند جدید ٹیکنالوجی استعمال کی جائے۔
- حکومت سخت قوانین نافذ کرے تاکہ کارخانے ماحول دوست طریقے سے کام کریں۔
- درخت لگانے کی مہمات چلائے جائیں تاکہ فضا کو صاف رکھا جا سکے۔
- لوگوں میں شعور پیدا کیا جائے تاکہ وہ صنعتی آلودگی کے خطرات سے آگاہ ہوں ۔

صنعتی آلودگی ایک سنجیدہ مسئلہ ہے جس سے نہ صرف موجودہ بلکہ آئندہ نسلیں بھی متاثر ہوں گی اس پر قابو پانا ہم سب کی ذمہ داری ہے اگر ہم نے اب بھی ہوش کے ناخن نہ لیے تو مستقبل کا ماحول نہایت خوفناک ہوگا صنعتی ترقی ضروری ہے لیکن اس کے ساتھ ماحول کی حفاظت بھی اس سے اہم ہے۔

(b) جنگلات کے فوائد :۔

جنگلات قدرت کا انمول خزانہ ہے یہ زمین کا حسن بھی ہیں اور زندگی کی بقا کے ضامن بھی درختوں اور پودوں سے بھرپور جنگلات نہ صرف ہمارے ماحول کو خوبصورت بناتے ہیں بلکہ انسان جانور اور پورے ماحولیاتی نظام کے لیے بے شمار فائدے رکھتے ہیں۔

جنگلات کے فوائد :۔

- درخت ہمیں اکسیجن دیتے ہیں جس سے ہم سانس لیتے ہیں۔
- درختوں کی وجہ سے بادل بنتے ہیں اور بارش اتی ہے ۔
- جنگلات جنگلی جانوروں کے گھر ہوتے ہیں۔
- درخت سایہ دیتے ہیں اور گرمی کم لگتی ہے۔

- درختوں کی وجہ سے مٹی کا کٹاؤ کم ہو جاتا ہے۔
- درختوں سے ہمیں لکڑی پھل شہد اور دوائیاں ملتی ہیں۔

ہمیں کیا کرنا چاہیے:۔

ہمیں درخت نہیں کاٹنے چاہیے ہمیں زیادہ سے زیادہ درخت لگانے چاہیے جنگلات کو بچانا ہماری ذمہ داری ہے۔ جنگلات قدرت کا ایک قیمتی تحفہ ہے جس کی حفاظت ہم سب کی ذمہ داری ہے ہمیں درخت کاٹنے کے بجائے درخت لگانے چاہیے اگر ہم جنگلات کو محفوظ رکھیں گے تو کل ہمیں صاف ستھرا سرسبز اور محفوظ زمین نصیب ہوگی۔

19۔ مچھر کا اعلان جنگ — خواجہ حسن نظامی

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ مچھر

2۔ نقشے

3۔ جنرل

4۔ دشمن

5۔ طاعون

6۔ کم ذات

7۔ زندگی

. 8۔ دم

. 9۔ الٹی میٹم

. 10۔ نمرود

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

11۔ زہریلا کیڑا

(12) باغی

(13) لاپرواہ

(14) تنہائی کی جگہ

(15) سخت غصہ

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

16۔ مچھر سے مقابلے کے لیے ہر روز مہمیں تیار ہوتے ہیں۔

17۔ مچھر کے جنزل کا بہت بڑا مقام ہے اس کے آگے کسی کی نہیں چلتی۔

18۔ امیر ،غریب ،ادنی ،اعلی، بچے ،بوڑھے ،عورت ،مرد کوئی بھی مچھر کے وار سے محفوظ نہیں ہے۔

19۔ مچھر جانتا ہے کہ دشمن کے دوست بھی دشمن ہوتے ہیں۔

20۔ مچھر انسان اور جانور دونوں پر حملہ کرتا ہے اس لیے وہ کہتا ہے کہ دشمن کے دوست بھی دشمن ہوتے ہیں ان جانوروں نے میرے دشمن کی اطاعت کی ہے تو بس ان کو بھی مزہ چکا ہوں گا۔

21۔ مچھر انسان پر بے خبری میں سوتے وقت حملہ کرتا ہے۔

22۔ مچھر آدمی کو کھری کھری سناتا ہے۔

23۔ خواجہ حسن نظامی کا نام علی حسن تھا۔

24۔ خواجہ حسن نظامی 1879 عیسوی میں دہلی میں پیدا ہوئے۔

25۔ خواجہ حسن نظامی کا پہلا مجموعہ سی پارہ دل ہے؟

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

26۔ مچھروں نے راتوں کی نیند حرام کر دی ہے یہ بیماریاں پھیلاتا ہے بچے، بڑے ،بوڑھے، امیر ،غریب ،کسی بھی ذات اور مذہب سے تعلق رکھنے والے کو نہیں بخشتا ہر کوئی چاہتا ہے کہ اس کو مٹا دیا جائے مگر مچھر کے آگے کسی کی نہیں چلتی۔

27۔ انسان مچھروں سے نجات کے لیے ہر روز مہمیں تیار ہوتی ہیں، مقابلہ کیا جاتا ہے، جنگ کے نقشے بنائے جاتے ہیں طرح طرح کے مصالحے بنائے جاتے ہیں کہ ان کی بو سے مچھر بھاگ جائیں۔

28۔ طاعون نے گڑبڑی مچائی تو انسان نے کہا کہ طاعون مچھر اور پسو کے ذریعے پھیلتا ہے ان کو فنا کر دیا جائے تو یہ ہولناک بلا دور ہو جائے گی ملیریا بخار پھیلا تو اس کا الزام بھی مچھر پر عائد ہوا۔

29۔ مچھر اللہ کی یاد سے غافل انسان کو کان میں گا کر اٹھانے کی کوشش کرتا ہے اگر پھر بھی نہ اٹھے تو نشتر چبھوتا ہے مگر انسان شکر گزار ہونے کے بجائے مچھروں کو سلواتے سناتا ہے۔

30۔ مچھر سے ہندو مسلمان سکھ عیسائی یہودی سب بلا اتفاق ناراض ہیں۔

31۔ مچھر نے اپنے بھائی نمرود سے متعلق کہا کہ کیا تم میرے بھائی نمرود کا قصہ بھول گئے جو خدائی کا دعوی کرتا تھا اور اپنے سامنے کسی کی حقیقت نہیں سمجھتا تھا کس نے اس کا غرور توڑا ؟ کون اس پر

غالب آیا ؟جس کے سبب اس کی خدائی خاک میں ملی میرے بھائی مچھر نے ہی اس سرکش کا خاتمہ کیا۔

32۔ مچھر رات میں ڈاکٹر صاحب کی میز پر بیٹھے ہوئے پن پانیر کو پڑھتا ہے تو اپنی بڑائی کے حروف پر بیٹھ کر اس پر خون کی ننھی بوندیں ڈال جاتا ہے جو انسان کے جسم سے یا خود ڈاکٹر صاحب کے جسم سے چوس کر لایا تھا گویا اپنے قاعدے کی تحریر سے انسان کی تحریروں پر شوخیانہ ریمارک لکھ جاتا ہے کہ میاں تم میرا کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

33۔ خواجہ حسن نظامی کا تعارف

نام : علی حسن

قلمی نام : خواجہ حسن نظامی

والد : حافظ سید عاشق علی

پیدائش : 1879ء دہلی

زبانیں: دلی کی ٹکسالی زبان

زبان وبیان: سادگی اور روانی

مجموعہ کلام: سی پارہ دل، غدر دہلی کے افسانے، کرشن بیتی، میلاد نامہ، یزید نامہ، بیگمات دہلی کے آنسو، دیزیڈنٹ کی ڈائری

انتقال : 1955ء

34۔ ذیل میں دیئے گئے محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

(a) تہس نہس کرنا: ہاتھیوں نے رات گنے کا کھیت تہس نہس کر ڈالا۔

(b) نسل منقطع کرنا: بعض نایاب جانوروں کی نسلیں اب منقطع ہونے کے قریب ہیں۔

(c) کھری کھری سنانا: بے جا حرکتوں پر بہت دن صبر کرنے کے بعد احمد نے اس کو کھری کھری سنادی۔

35۔ ایسے الفاظ جو مخاطبت کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں یعنی جو آواز دینے کے لیے یا مخاطب کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں حرف ندا کہلاتے ہیں مثلا اوہ سننا، بھائی صاحب ،ذرا سننا ،اجی وغیرہ

جملے او بھائی صاحب! ادھر تو اؤ۔

اے سننا تو! یہ کیا کہتا ہے

متن کے حوالے سے تشریح کیجئے۔

36۔ یہ جملہ سبق مچھر کا اعلان جنگ سے لیا گیا ہے اس کے مصنف خواجہ حسن نظامی ہیں انہوں نے انسان کی غفلت کو مچھر کی زبان سے ادا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہماری قوم انسان کو ستانے سے خود بخود باز ا جائے ورنہ یاد رکھیے کہ میرا نام مچھر ہے لطف سے نہ جینے دوں گا کہ کمینہ اور قبیح ذات اعلی درجہ والوں کو پریشان اور بے چین کر سکتاہے۔

37۔ یہ جملہ سبق مچھر کا اعلان جنگ سبق سے لیا گیا ہے اس کے مصنف خواجہ حسن نظامی ہیں انہوں نے انسان کی غفلت کو مچھر کی زبانی کہتے ہیں کہ الزام سراسر غلط ہے کہ بے خبری میں آتا ہوں اور سوتے میں ستاتا ہوں یہ تو تم اپنی عادت کے موافق سراسر بے انصافی کرتے ہو حضرت! میں تو کان میں ا کر الٹیمٹم دیتا ہوں کہ ہوشیار ہو جاؤ! اب حملہ ہوتا ہے تو تم ہی غافل رہو تو میرا کیا قصور۔

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

38۔ شاہ صاحب عالم مچھر سے متعلق کہتے ہیں کہ میں مچھر کی زندگی کو دل سے پسند کرتا ہوں دن بھر بیچارہ خلوت خانے میں رہتا ہے اور رات کو جو خدا کی یاد کا وقت ہے تمام شب تسبیح و تقدس کے ترانے گایا کرتا ہے آدمی کی غفلت کی نیند سونے پر غصہ اتا ہے وہ چاہتا ہے کہ بیدار ہو کر خدا کی عبادت کرے لیکن وہ سوتا رہتا ہے تو مجبور ہو کر غیض و غضب میں اس کے چہرے پر ہاتھ پاؤں پر نشترچھبوتا ہوتا ہے پرواہ ارے انسان آنکھ بند کیے ہاتھ پاؤں مارتا ہے تو بےچارے مچھر کو صلواتیں سناتا ہے کہ رات بھر سونے نہیں دیا دراصل شاہ عالم صاحب مچھر پر کوئی الزام نہیں دیتے اور کہتے ہیں کہ انسان اپنی لاپرواہی غفلت کو مچھر پر الزام عائد کر دیتے ہیں۔

39۔ دی گئی عبارت کو غور سے پڑھیئے اور نیچے دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھیئے۔

(a) مچھر کی صورت کالا بھت لمبے لمبے پاؤں بے ڈھول چہرے والا وہ انسان کی شان و شوکت کے وجود گورے چٹے خوش و زا پیاری ادا کی دشمنی بے عقلی اور جہالت اسی کو کہتے ہیں کوئی انسان پر الزام تراشی کرتی ہے۔

(b) پھر انسان کو کھری کھری سناتا ہے اور کہتا ہے کہ جناب ہمت ہے تو مقابلہ کیجئے ذات صفات نہ دیکھیے میں بد رونق پیچ کمینہ ہوں دلیری سے مقابلہ کرتا ہوں اور آدمی کے ناک میں دم کرتا ہوں۔

(VII) کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے:۔

(a) مچھر سے پھیلنے والی بیماریاں اور اُن کا تدراک :

مچھر ایک نہایت مگر خطرناک کیڑا ہے جو دنیا بھر میں لاکھوں انسانوں کی زندگی کو متاثر کرتا ہے مچھر نہ صرف انسانی سکون میں خلل ڈالتے ہیں بلکہ کئی مہلک بیماریوں کا ذریعہ بھی بنتے ہیں یہ بیماریوں کے جراثیم ایک انسان سے دوسرے انسان تک منتقل کرتے ہیں جو انسانی صحت کے لیے شدید خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔

مچھر سے پھیلنے والی بیماریاں

ڈینگی : ڈینگی وائرس ایک مخصوص قسم کے مچھر کے ذریعے پھیلتا ہے ان اس بیماری میں بخار سر درد جوڑوں میں اور پٹھوں میں درد انکھوں کے پیچھے شدید درد ہوتا ہے۔

ملیریا : ملیریا انوفلز مچھر کے کاٹنے سے پھیلتا ہے اس میں سردی لگ کر جاڑا بخار آ جاتا ہے پسینہ آتا ہے کمزوری ہوتی ہے۔

چکن گنیا : یہ بھی ایڈس مچھر کے ذریعے پھیلتا ہے اس میں بخار کے ساتھ ساتھ جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔

زکا وائرس : یہ وائرس زیادہ تر حاملہ خواتین کے لیے خطرناک سمجھا جاتا ہے کیونکہ بچے کی دماغی نشونما پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

تدراک:

مچھر سے بچاؤ کے لیے ہمیں صرف ادویات پر انحصار نہیں کرنا چاہیے بلکہ احتیاطی تدابیر اپنانا بہت ضروری ہے صفائی کا خاص خیال رکھنا۔

گندے پانی کو جمع ہونے نہ دیں۔

پرانے ٹائر گملے پانی کی ٹنکی وغیرہ ڈھانپ کر رکھیں۔

گھروں میں مچھر مار سپرے اور مچھر دانی کا استعمال کریں۔

اسکول کالج محلے کی سطح پر عوام کو اگاہی دی جائے۔

میڈیا پر احتیاطی تدابیر کے بارے میں مسلسل پیغامات نشر کیے جائیں۔

20۔ حکایت: فرمانبرداری

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ حکایت

2۔ a اور b

3۔ ہیرا

4۔ وزیر دربار

5۔ نائب وزیر

6۔ ایاز

7۔ فوراً توڑ دیا

8۔ b اور c

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :-

(9) خیر خواہی

(10) ادنیٰ

(11) وفاداری

(12) کرم

(13) نادانی

(14) دوسرا

(15) پھیکا

(16) معافی

(17) پیروی، نقل

(18) جرات

(19) بھلائی چاہنے والا

(20) سیدھی راہ

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

21۔ سلطان غزنوی نے وزیر دربار سے ہیرے کی قیمت دریافت کی۔

22۔ ایک قیمتی ہیرے کے ذریعے۔

23۔ فوراً توڑدیا۔

24۔ کیونکہ انہوں نے حکم شاہی کو نظر انداز کیا۔

25۔ ایاز نے ان کے لیے معافی کی سفارش کی۔

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

26۔ وزیر نے ہیرا قیمتی سمجھ کر اسے توڑنے سے انکار کر دیا اور وہ خود کو شاہی خزانے کا خیر خواہ اور محافظ سمجھتا تھا۔

27۔ سلطان نے ایاز کی تعریف اس لئے کی کیونکہ ایاز نے حکم شاہی کو ہیرے سے زیادہ قیمتی سمجھا اور سلطان کو ایاز کی سچی فرمانبرداری پسند آئی۔

28۔ ایاز نے ہیرے کو سلطان محمود غزنوی کے حکم سے فورا توڑ دیا کیونکہ اس کے نزدیک حکم شاہی قیمتی اور اہم تھا۔

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

29۔ درباریوں نے ہیرے کو توڑنے سے اس لیے انکار کر دیا کیونکہ ہیرا بہت قیمتی تھا اور ان کی نظروں میں ہیرے کی زیادہ اہمیت تھی اور وہ سب سلطان کے مال و منال کے نگران اور خیر خواہ تھے۔

30۔ ایاز نے کہا کہ حکم شاہی کی عزت ہیرے کی قیمت سے بڑھ کر ہے اس نے سب کو سمجھایا کہ حکم دینے والے کو نظر انداز کرنا غلط ہے اس کے عمل سے سب درباری نادم ہو گئے۔

31۔ ایاز کا کردار دیگر درباریوں سے اس طرح مختلف ہے کہ اس نے حکم شاہی کو قیمتی پتھر سے زیادہ اہم سمجھا درباریوں نے دولت کو اہم جانا جبکہ ایاز نے اطاعت کو مقدم رکھا اس کا عمل خلوص فرمانبرداری اور حکمت عملی کی علامت تھی۔

32۔ درباریوں نے سلطان کے حکم کو کم اہم سمجھا انہوں نے قیمتی ہیرے کو زیادہ قیمتی جانا وہ خود کو خیر خواہ اور خزانے کا محافظ کہنے لگے وہ حقیقت میں حکم شاہی کو نظر انداز کر بیٹھے۔

متن کے حوالے سے تشریح کیجئے۔

33۔ "یہ جملہ جماعت نہم کی نصابی کتاب میں شامل حکایت فرمانبرداری سے لیا گیا ہے یہ جملہ ایاز نے اس وقت کہا جب سلطان محمود غزنوی نے اسے ایک قیمتی ہیرا دے کر اس کی قیمت دریافت کی ایاز نے اسے دیکھ کر اعتراف کیا کہ وہ اس کی اصل قیمت کا اندازہ لگانے سے قاصر ہے کیونکہ یہ ہیرا بظاہر نہایت قیمتی اور نایاب ہے اور اس کی قیمت اندازوں سے بالاتر ہے۔

34۔ "یہ جملہ جماعت نہم کی نصابی کتاب میں شامل حکایت فرمابرداری سے لیا گیا ہے یہ جملہ وزیر دربار کا ہے جو سلطان محمود غزنوی کے دربار میں ادا کیا گیا جب سلطان نے وزیر کو ایک قیمتی ہیرا دے کر اسے توڑنے کا حکم دیا تو وزیر نے نہایت ادب اور احترام سے جواب دیا کہ وہ تو شاہی خزانے کا محافظ ہے اور بادشاہ کے مال کی حفاظت کرنا اس کا فرض ہے اس لیے وہ ایسا قیمتی ہرا توڑنے کی جرات نہیں کر سکتا۔

35۔ "یہ جملہ جماعت نہم کی نصابی کتاب میں شامل حکایت فرمابرداری سے لیا گیا ہے یہ جملہ سلطان محمود غزنوی نے اس وقت کہا جب ایاز نے بغیر کسی عذر یا دلیل کے شاہی حکم پر فورا بیش قیمت ہیرا توڑ دیا سلطان نے یہ جملہ تمام درباریوں کے سامنے اس لیے کہا تاکہ وہ سب سمجھ جائیں کہ اصل آزمائش ہیرے کی قیمت یا خوبصورتی کی نہیں تھی بلکہ اطاعت اور فرمانبرداری کی تھی۔

36۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے۔

(a) وقعت: استاد کا احترام اور باتوں کی وقعت ہر طالب علم کے لیے ضروری ہے۔

(b) ندامت : اپنی غلطی کا احساس ہونے پر اس کے چہرے پر ندامت کے آثار نمایاں تھے۔

(c) بھید : ایاز نے دربار میں بادشاہ کے حکم کی اصل اہمیت کا بھیدسب پر آشکارا کر دیا۔

(VI) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:۔

37۔ سلطان نے ہیرے کو توڑنے کے بعد فرمایا میں دراصل تمہاری وفاداری کا امتحان لینا چاہتا تھا تم سب نے دولت کو حکم شاہی پر ترجیح دی اس لیے تم سب سزا کے حقدار ہو۔

اس حکایت سے ہمیں یہ اہم سبق ملتا ہے کہ

- سچی وفاداری صرف زبان سے نہیں بلکہ عمل سے ظاہر ہوتی ہے۔
- دنیاوی دولت اور چمک دھمک کے مقابلے میں حاکم یا اللہ تعالی کے حکم کی اطاعت سب سے بڑی خوبی ہے۔
- جو شخص صرف فائدہ نقصان کی بنیاد پر فیصلہ کرتا ہے وہ نافرمانی کے گناہ میں مبتلا ہو سکتا ہے۔
- حکایت کا روحانی پیغام یہ ہے کہ اللہ کے احکام کو دنیا کی دولت پر فوقیت دینی چاہیئے۔
- درگزر اور رحم بھی ایک خوبی ہے ایاز کی سفارش پر سلطان نے درباریوں کو معاف کر کے اعلی ظرفی کا ثبوت دیا۔

38۔ ایاز کو ہیرا توڑنے کا حکم اس لیے دیا گیا تاکہ سلطان محمود غزنوی اس کی وفاداری اطاعت اور فرمانبرداری کا امتحان لے سکے سلطان جاننا چاہتا تھا کہ ایاز ہیرے کی قیمت کو اہم سمجھتا ہے یا حکم شاہی کو جب ایاز نے بادشاہ کا حکم مان کر ہیرا توڑ دیا تو درباری اُسے بے وقوف کہنے لگے وہ چیخ اٹھے ارے بیوقوف ! تیری یہ مجال کہ ایسا نایاب ہیرا تو نے توڑ ڈالا انہوں نے اسے طعنہ دیا کہ اس نے اتنا قیمتی ہیرا برباد کر دیا اور نقصان کا خیال نہ کیا درباری دنیاوی دولت کے فریب میں آکر حکم شاہی کو بھول گئے جبکہ ایاز نے اطاعت وفاداری کو ترجیح دی اسی لیے سلطان کی نظر میں سب سے بہتر ثابت ہوا۔

(VII) خط کے اجزائے ترکیبی کا لحاظ رکھتے ہوئے درج ذیل خط لکھیے:۔

39۔ از: آمینہ بیگم

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میلور بیدر

مورخہ: یکم اگست 2025

محترم والد صاحب السلام علیکم

اُمید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اپ کو صحت مند اور خوش رکھے۔

ابا جان یہ خط خاص طور پر امتحانات کی تیاری کے بارے میں لکھ رہی ہوں میرے سالانہ امتحانات قریب آرہے ہیں اور میں پوری سنجیدگی سے اس کی تیاری کر رہی ہوں روزانہ وقت مقرر کر کے تمام مضامین کا مطالعہ کرتی ہوں اساتذہ کرام بھی ہماری بھرپور رہنمائی کر رہے ہیں اور اضافی کلاسز میں بھی شریک ہو رہی ہوں۔

آپ کی دعاؤں سے امید ہے کہ میں اچھے نمبر سے کامیاب ہوں گی اور آپ کا نام روشن کروں گی آپ سے درخواست ہے کہ میرے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

والسلام

آپ کی فرمانبردار دختر

آمنہ بیگم

بخدمت: شیخ احمد صاحب

نزد، سرکاری ہائی اسکول بسواکلیان

21۔ جدید غزل 1۔(شہریارؔ)

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ عورتوں سے باتیں کرنا

2۔ غزل

3۔ مقطع

4۔ عربی

5۔ قافیہ اور ردیف

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

6۔ آسمان

7۔ نزدیکی

(8) احساسات

(9) امیدیں

(10) وقت

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

11۔ شاعر کو زندگی اپنی توقعات سے "کچھ کم" محسوس ہوتی ہے۔

12۔ شاعر کے مطابق گھر کی تعمیر صرف تصور میں ممکن ہے۔

13۔ شاعر کے نقشے کے مطابق زمین "کچھ کم" ہے

14۔ بچھڑے لوگوں سے ملاقات کے بارے میں شاعر کے دل میں امید تو کافی ہے لیکن یقین "کچھ کم" ہے۔

15۔ شاعر کو لگتا ہے کہ دنیا میں "کہیں کچھ زیادہ ہے کہیں کچھ کم ہے"۔

16۔ شاعر کی اداسی کا آج بھی سبب محبوب کی دوری ہے۔

17۔ شاعر کی موجودہ اداسی ماضی جیسی شدید نہیں، اب اداسی کی شدت پہلی کی نسبت "کچھ کم" ہے۔

18۔ شاعر یہ کہنا چاہتا ہے کہ اسے ہر وقت کسی نہ کسی چیز کی کمی یا عدم تکمیل کا احساس ہوتا رہتا ہے۔

19۔ شاعر نے اس غزل میں مایوسی، اداسی، بے یقینی، اور امید جیسے جذبات کا اظہار کیا ہے۔

20۔ غزل کا مرکزی خیال زندگی کی ناہمواری، توقعات اور حقیقت کا تصادم، اور انسانی رشتوں میں امید و یقین کا فقدان ہے۔

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

21۔ ردیف سے مراد وہ لفظ یا الفاظ کا مجموعہ ہے جو غزل کے ہر شعر کے دوسرے مصرعے میں قافیے کے بعد جوں کا توں دہرایا جاتا ہے۔ یہ غزل کو ایک خاص آہنگ اور تسلسل فراہم کرتا ہے۔ ردیف کبھی تبدیل نہیں ہوتا اور ہر شعر میں ایک ہی شکل میں آتا ہے۔ شہریار کی غزل میں ردیف "کچھ کم ہے" ہے۔

22۔ قافیہ سے مراد وہ ہم آواز الفاظ ہیں جو غزل کے ہر شعر کے دوسرے مصرعے میں ردیف سے پہلے آتے ہیں۔ ان الفاظ کی آوازیں (خاص طور پر آخری حصے کی) ایک جیسی ہوتی ہیں، لیکن ان کے معنی مختلف ہوتے ہیں۔ قافیہ کی موجودگی غزل میں ایک خاص آہنگ اور ہم آہنگی پیدا کرتی ہے۔

شہریار کی غزل کے قافیہ یہ ہیں۔ نہیں، کہیں، زمین، یقین

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

درج ذیل شعر کی تشریح کیجیے۔

23۔ تشریح: اس شعر میں شاعر شہریار کہہ رہے ہیں کہ انہیں اپنی زندگی میں وہ سب کچھ حاصل نہیں ہوا جس کی انہوں نے توقع کی تھی۔ وہ ہر لمحہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ کہیں نہ کہیں کوئی کمی باقی رہ گئی ہے یا کچھ نامکمل ہے۔ یہ شعر انسان کی فطری خواہشات اور زندگی کی عملی حقیقت کے درمیان پائے جانے والے تضاد کو اجاگر کرتا ہے۔

24۔ تشریح: اس شعر میں شاعر شہریار کہہ رہے ہیں کہ ایک مثالی (ideal) زندگی یا آدرش گھر کا تصور صرف خیالوں میں ہی مکمل ہو سکتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ حقیقی دنیا یا "زمین" اس تصور کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کافی نہیں ہے، یعنی وسائل، حالات یا مواقع ان کے بنائے ہوئے نقشے کے مطابق میسر نہیں ہیں۔ یہ شعر خوابوں اور حقیقت کے درمیان کے فاصلے کو واضح کرتا ہے۔

25۔ تشریح: اس شعر میں شاعر شہریار بچھڑے ہوئے عزیزوں سے دوبارہ ملنے کی آرزو کا اظہار کر رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان کے دل میں اس ملاقات کی امید تو بہت زیادہ ہے لیکن اس امید کے ساتھ

مکمل یقین موجود نہیں ہے کہ ممکن ہو پائے گا یہ شعر انسانی رشتوں کی نزاکت اور مستقبل کی غیر یقینی صورتحال سے پیدا ہونے والی کیفیت کو بیان کرتا ہے۔

26۔ شاعر شہریار کا تعارف :۔

نام : اخلاق حسین خاں

تخلص : شہریارؔ

پیدائش : 1936ء بلند شہر (اتر پردیش)

اعزازات: 2011ء میں گیان پیٹھ ایوارڈ سے نوازا گیا

وفات : 13 فروری 2012ء

21۔ جدید غــزلیں 2۔(گوہر تریکیروی)

(I) درجہ ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیے گئے ہیں صحیح جواب منتخب کر کے لکھیے۔

1۔ غزل

2۔ مکمل

3۔ قافیہ اور ردیف

4۔ سب سے اچھے شعر کو

5۔ تخلص

(II) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے :۔

6۔ غزل

7۔ امکان

(8) طریقہ

(9) لاحقہ

(10) لاحقہ:

(III) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:۔

11۔ شاعر نے اپنے نفس کو سرخ رو رکھنے پر زور دیا ہے۔

12۔ دل میں کوئی آرزو نہ رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔

13۔ شاعر "چاک دامن" سے زندگی کے تمام غم اور اندرونی زخموں کی نشاندہی کر رہا ہے۔۔

14۔ شاعر کے مطابق آئینہ جھوٹ نہیں بولتا۔

15۔ اپنی تصویر کو روبرو رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔

16۔ سخن کا بنیادی تقاضہ لفظ و معنی کی آبرو رکھنا ہے۔

17۔ نفس کو سرخ رو رکھنے کا تعلق خواہشات پر قابو پانے سے ہے۔

18۔ آئینے کو روبرو رکھنے سے خود شناسی حاصل ہوتا ہے۔

(IV) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے:۔

19۔ ردیف سے مراد وہ لفظ یا الفاظ کا مجموعہ ہے جو غزل کے ہر شعر کے دوسرے مصرعے میں قافیے کے بعد جوں کا توں دہرایا جاتا ہے۔ یہ غزلکو ایک خاص آہنگ اور تسلسل فراہم کرتا ہے۔ ردیف کبھی تبدیل نہیں ہوتا اور ہر شعر میں ایک ہی شکل میں آتا ہے۔ گوہر تریکیروی کی غزل میں ردیف " رکھنا" ہے۔

20۔ قافیہ سے مراد وہ ہم آواز الفاظ ہیں جو غزل کے ہر شعر کے دوسرے مصرعے میں ردیف سے پہلے آتے ہیں۔ ان الفاظ کی آوازیں (خاص طور پر آخری حصے کی) ایک جیسی ہوتی ہیں۔ لیکن ان کے معنی مختلف ہوتے ہیں۔ قافیہ کی موجودگی غزل میں ایک خاص آہنگ اور ہم آہنگی پیدا کرتی ہے۔ گوہر تریکیروی کی غزل میں قافیہ " سرخ رو، آرزو، رفو، روبرو، آبرو، غلو" ہے۔

(V) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے:۔

درج ذیل شعر کی تشریح کیجیے۔

21۔ چاک دامن کے سارے سل جائیں

اتنی گنجائش رفو رکھنا

تشریح: اس شعر میں شاعر گوہؔر تریکیروی کہہ رہے ہیں کہ زندگی میں پیش آنے والے دکھوں یا کمیوں (جنہیں چاک دامن سے تعبیر کیا گیا ہے) کو درست کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیئے، یعنی انسان کو اتنی ہمت، حکمت اور وسائل رکھنے چاہئیں کہ وہ اپنی زندگی میں پیدا ہونے والی مشکلات کو دور کر سکے اور انہیں "رفو" یعنی ٹھیک کر سکے۔ یہ شعر مشکلات سے نمٹنے کی تیاری اور ان کا حل تلاش کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

22۔ جھوٹ کب بولتا ہے آئینہ

اپنی تصویر روبرو رکھنا۔

تشریح: اس شعر میں شاعر گوہؔر تریکیروی کہہ رہے ہیں کہ جس طرح آئینہ ہمیشہ سچ دکھاتا ہے اور حقیقت کو سامے لاتا ہے اسی طرح انسان کو بھی اپنی ذات کا حقیقی جائزہ لیتے رہنا چاہیئے۔ " اپنی تصویر روبرو رکھنا" کا مطلب ہے اپنی خامیوں اور خوبیوں کو دیانتداری سے تسلیم کرنا، خود احتسابی کرنا اور اپنے آپ کو دھوکہ نہ دینا۔ یہ شعر انسان و خود شناسی اور خود تنقیدی کی ترغیب دیتا ہے۔

23۔ بس سخن کا یہی تقاضہ ہے

لفظ و معنی کی آبرو رکھنا۔

تشریح:اس شعر میں شاعر گوہؔر تریکیروی کہہ رہے ہیں کہ بہترین کلام یا شاعری کا سب سے اہم تقاضہ یہ ہے کہ اس میں لفظ اور معنی دونوں کی عزت اور وقار کو برقرار رکھا جائے۔اس کا مطلب ہے کہ جو الفاظ استعمال کئے جائیں وہ نہ صرف خوبصورت ہوں بلکہ ان میں گہرائی اور بامعنی پن بھی ہو۔اور وہ اپنے اندر ایک مکمل مفہوم ہوں۔یہ شعر کلام میں فصاحت،بلاغت اور گہرائی کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔

24۔ میرا شیوہ کبھی نہیں گوہؔر

طرز اظہار میں غلو رکھنا۔

تشریح:اس مقطع میں شاعر گوہؔر تریکیروی اپنے تخلص کا استعمال کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ یہ ان کا کبھی طریقہ یا اصول نہیں رہا کہ وہ اپنے طرز اظہار (بات کہنے کے انداز) میں غلو(حد سے تجاوز،مبالغہ آرائی یا بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا) کریں۔وہ یہ واضح کررہے ہیں کہ وہ حقیقت پسدانہ اور سادہ انداز بیان کو ترجیح دیتے ہیں اور باتوں میں بے جا مبالغہ آرائی سے گریز کرتے ہیں۔یہ شعر سادگی اور حقیقت پسندی کو ظاہر کرتا ہے۔

25۔ تخلیق کار ؛عبدالرحمن خان گوہر تریکیروی

نام : عبدالرحمن خان

تخلص : گوہؔر

پیدائش : 15 مئی 1938ء تریکیر (ضلع چکمنگلورو، کرناٹک)

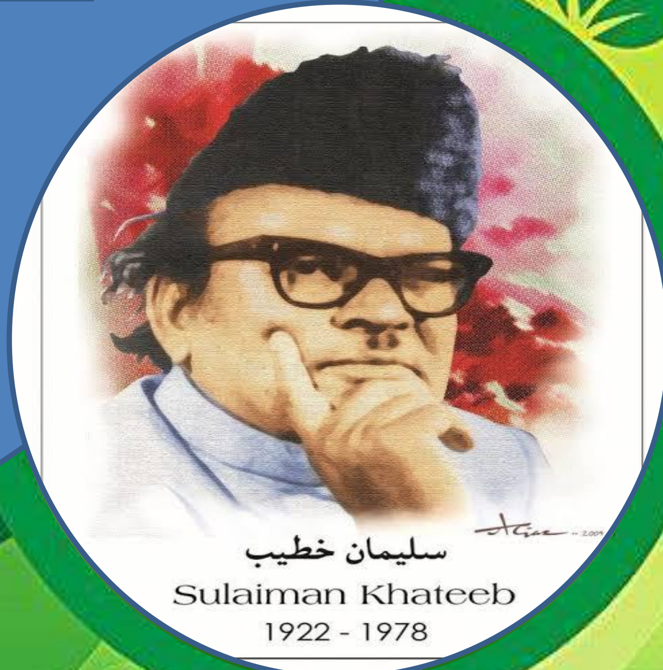
تصانیف: حسنی سرور فن(محترمہ حسنی سرور پر لکھی کتاب)

مجموعہ کلام: متاع گوہر (1989ء) گوہر مژگاں (1996ء) سلک گہر (تقریبا 150 نظموں پر مشتمل۔زیر ترتیب)

اعزازت : اردو اکاڈمی بنگلورو سے اعزاز،ریاست کی کئی ادبی انجمنوں سے اعزازت حاصل کئے۔







ضلعی اِدارہ برائے تعلیم و تربیت (ڈائیٹ) بیدر

ریاستی محکمہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت

بنا شنکری 3 کراس بنگلور 560085